علماء ومشائخِ عالم کی نظر میں پندرھویں صدی کا مجدد

(مصنّف)

خلیفۂ حضور مفتئ اعظم ھند

حضرت مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول قادری رضوی برکاتی

سربراہِ اعلیٰ الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت شریف، یوپی، الھند۔

☆ ناشر ☆

رضا اکیڈمی

۵۲/دوم کارڈ اسٹریٹ ممبی نمبر۹

نام کتاب:- علماء ومشائخِ عالم کی نظر میں پندرہویں صدی کا مجدد

نام مصنف:- مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول قادری رضوی برکاتی پیلی بھیت

کمپوزنگ:- قاری محمد عاشق رضا قادری برکاتی امانتی مدناپوری

ناشر:- رضا اکیڈمی ۵۲/دوم کارڈ اسٹریٹ ممبئی نمبر ۹

سن طباعت:- ۲۸/اکتوبر ۲۰۰۹ء

فہرست

حدیث شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان اللہ تعالیٰ یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد لها دینها

(ابوداؤد شریف)

"ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ جل وعلا اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسی ذات کو مبعوث فرمائے گا جو امت کے لئے دین کی تجدید فرماتا رہے گا"

ابتدائیہ

اوائل شوال مکرم ۱۴۰۷ھ میں نبیرۂ اعلیٰحضرت تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ زید مجدہ السامی نے فقیر نوری سے فرمایا جدی الکریم سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کی مجددیت پر کچھ لکھئے فقیر نوری نے حضرت کے حکم پر ایک مضمون بنام مجدد مناۃ حاضرہ یعنی پندرھویں صدی کا مجدد حضور مفتی اعظم ہند لکھا جس پر حضرت نے تصدیق بھی تحریر فرمائی اور ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف میں اس کو شائع فرمایا نیز استاد العلما بحر العلوم علامہ مفتی جہانگیر صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے بھی اس کی تصدیق تحریر فرمائی۔ حضور امین ملت مخدوم اہل سنت شہزادۂ احسن العلماء سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا قاری صاحب اس کو کتابچہ کی شکل میں چھپوایا جائے تو رضا اکیڈمی بمبئی نے ۱۴۰۸ھ میں اس مضمون کو رسالہ کی شکل میں شائع کیا۔ چند برس بعد صوفی محمد اعظم صاحب رضوی برکاتی بہرائچی کے سوال پر فقیر نوری نے ایک جواب لکھا اور اس پر علمائے کرام کی تصدیقات حاصل کیں اور کچھ مفید اضافہ شامل کیا۔ جو محبی غلام غوث صاحب رضوی کانپوری کی جانب سے شائع ہوا۔

۱۴۲۷ھ میں فقیر نوری کو زیارت حرمین شریفین کی سعادت نصیب ہوئی تو پندرھویں صدی کا مجدد رسالہ پر مدینہ منورہ جدہ پاکستان وغیرہ کی تصدیقات حاصل ہوئیں۔ جو محبی الحاج سمیر اللہ صاحب رضوی کی جانب سے تیسری مرتبہ ۲۰۰۷ء میں ۲۸؍اکتوبر کو جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام کے سالانہ پروگرام میں اس کا اجرا ہوا۔ نیز عرس قاسمی ۷؍نومبر ۲۰۰۷ء مارہرہ مطہرہ میں شہزادۂ حضور احسن العلماء حضرت امین ملت سجادہ نشین خانقاہ

برکاتیہ نے اپنے ہاتھوں سے پندرہویں صدی کا مجدد رسالہ کا اجرا فرمایا۔ مارہرہ مطہرہ کی برکتوں سے اس رسالہ کی عوام وخواص نے اتنی مقبولیت ہوئی کہ چند ہی ماہ میں عرس رضوی بریلی شریف کے موقع پر ۲۳ر صفر ۱۴۲۹ھ مارچ ۲۰۰۸ء میں چوتھی مرتبہ پھر اشاعت کی گئی

حضور مفتی اعظم ہند کی مجددیت پر ہندوستان ہی نہیں بلکہ افریقہ برطانیہ دوبئی، پاکستان، مصر، نیپال، مدینہ طیبہ، جدہ وغیرہ آٹھ ملکوں کے تقریباً تین سو علمائے کرام ومفتیان عظام ومشائخ ذوی الاحترام کی تصدیقات حاصل کرلیں اب یہ رسالہ بنام علماء مشائخ عالم کی نظر میں پندرہویں صدی کا مجدد" پانچویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے، "بمعاونت برادر طریقت وشریعت مکرمی الحاج سعید نوری صاحب بانی وسربراہ رضا اکیڈمی ممبئی" بفضلہ تعالیٰ جل وعلا وبکرم حبیب الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سالانہ جشن دستار فضیلت جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام وعرس اعلیٰحضرت و آل انڈیا مفتی اعظم ہند کانفرنس وجشن ولادت صد سالہ شمس الفیوض حضرت الحاج محمد ہدایت رسول صاحب علیہم الرحمہ منعقدہ ۲۸ر اکتوبر ۲۰۰۹ء کے موقع پر اس رسالہ کا اجرا کیا جاتا ہے۔ مولائے کریم عزوجل مرشد برحق مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے فیضان کرم سے سب کو مستفیض فرمائے۔ آمین

فقیر نوری محمد امانت رسول مصطفوی رضوی برکاتی چشتی قادری غفرلہٗ

بانی ومہتمم سرچشمہ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام

ہدایت نگر پیلی بھیت شریف، یوپی

۲۵ر شوال المکرم ۱۴۳۰ھ

۱۵ر اکتوبر ۲۰۰۹ء

شرفِ انتساب

تاجدارِ مارہرہ احسن العلماء حضرت علامہ

سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں صاحب

سجادہ نشین مارہرہ شریف

سلطان المناظرین حضور مجاہد ملت

حضرت علامہ **شاہ حبیب الرحمٰن صاحب عباسی** رئیس اعظم اڑیسہ

پیکر زہد و تقویٰ **حضرت علامہ مفتی وجیہ الدین** صاحب انصاری امانی

سجادہ نشین آستانۂ ضیائیہ و مفتی پیلی بھیت شریف

والد ماجد محب الاولیاء شمس الفیوض

......۱۳۲۷ھ......

حضرت الحاج محمد ہدایت رسول صاحب قادری

سرپرست اعلیٰ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت شریف

کے نام

(مصنف)

تقریظ جہانگیری

بحرالعلوم، استاذالعلماء، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا حافظ، قاری حاجی

شاہ مفتی محمد احمد جہانگیر خاں صاحب قادری رضوی امجدی اعظمی علیہ الرحمۃ

(مفتی راجستھان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کے اللہ جل جلالہٗ ہر صدی کے شروع میں ایسے لوگوں کو مبعوث فرمائے گا جو اس امت کے دین کو تازہ (اجاگر اور روشن) فرماتے رہیں گے (حدیث شریف)

اس بشارت کے مصداق ہر صدی میں ہوتے رہے ہیں۔ پندھرویں صدی کے شروع میں اس بشارت کے مصداق کون لوگ ہیں یہ سوال ابھرتا ہے۔ اخی فی حب الرسول ﷺ مادام السائل والمسئول حاجی قاری محمد امانت رسول سلمہ ربہ نے سیدی مفتی اعظم ہند کو اس بشارت کا مصداق ثابت کرنے کی سعی بلیغ فرمائی ہے۔ فجزاہ اللہ الجمیل الاجرا لجزیل۔ فقیر گدائے مجدد اعظم اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا بھی تصدیق کرتا ہے کہ یقیناً پندرہویں صدی میں اس بشارت عظمیٰ کے مصداق اعظم سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔ فقط قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ

محمد احمد جہانگیر غفرلہٗ

مفتی راجستھان اودے پور نزیل پیلی بھیت

۲۲ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

مکتوب برکاتی

شہزادئہ سرکار مارہرہ محیِ مسلک اعلیٰ حضرت

تاج المشائخ امین ملت مولانا سید شاہ محمد امین میاں صاحب قبلہ زید مجدہٗ

سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ

۸۶/۹۲ء

برادرم قاری محمد امانت رسول صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید کے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف میں آپ کا مضمون مجدد مئاۃ حاضرہ یعنی پندرہویں صدی کا مجدد حضور مفتیٔ اعظم ہند پڑھا۔ دل کی گہرائیوں سے آپ کے لیے دعائیں نکلیں۔ اس مضمون میں آپ نے بڑی کاوش اور عرق ریزی کی اور اپنے دعوے کے ثبوت میں دلائل کا انبار لگا دیا۔ میری خواہش ہے کہ اس مضمون کو کتابچہ کی شکل میں شائع کرائیں۔ جملہ احباب اہل سنت سے سلام اور دعائیں کہہ دیں۔

فقط

سید محمد امین

خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ)

۱۹/ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الله رب محمد صلی علیه وسلما نحن عباد محمد صلی علیه وسلما وعلی ذویه واله ابد الدهور و کرما

خلیفۂ اعلیٰحضرت برہان ملت حضرت علامہ الحاج شاہ مفتی برہان الحق صاحب جبلپوری. فرماتے ہیں:

ابوداؤد کی حدیث شریف ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله تعالی یبعث لهذه الامة علی رأس کل مائةسنه من یجدد لها دینها.

"ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ جل وعلا اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسی ذات کو مبعوث فرمائیگا جو امت کے لئے دین کی تجدید فرماتا رہے گا"

اس حدیث شریف کے مطابق ہر صدی کے شروع میں مجدد تشریف لاتے رہے۔ اور اپنے اپنے زمانے کے ماحول کی مناسبت سے سنت کو بدعت سے ہدایت کو ضلالت سے علیحدہ وممتاز فرماتے رہے اور اہل بدعت وضلالت کے سروں کو کچل کر انھیں ذلیل فرماتے رہے۔

مجدد کا یہی منصب ہے۔ مناوی شریف میں اس حدیث کے تحت فرمایا:

ای یبین السنة من البدعة و یذل اهلها:

یعنی مجدد سنت کو بدعت سے علیحدہ اور آشکار فرمائے گا اور اہل بدعت کو ذلیل کریگا۔

مجدد کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ جب لوگ کتاب وسنت پر عمل کو ترک کر رہے ہوں اور سنت مٹتی جارہی ہو تو سنت کو زندہ رکھنا اور مقتضائے کتاب وسنت پر عمل کے لئے حکم دینا اور کوشش

کرنا۔ مرقاۃ الصعود میں اپنے وقت کے مجدد علامہ اجل امام جلال الدین سیوطی رضی عنہ اللہ القوی سے مروی ہے۔

والذی ینبغی ان یکون المبعوث علی رأس الماۃ رجلا مشھورا معروفا مشار الیہ و قد کان کل ماۃ ایضا من یقوم بامر الدین والمراد بالذکر من انقضت الماۃ و ھو حی عالم مشھور مشار الیہ

یعنی اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ ہر صدی کے شروع میں۔ جسے تاج مجددیت سے سرفراز فرمایا جائے۔ ایسا شخص ہونا چاہئے جو علم و فضل و کمال و تقویٰ و سیرت حسن میں مشہور و معروف ہو اور دینی معاملات میں اسی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہو۔ اور صدی شروع ہونے سے پہلے بھی اس نے امر دین کو مضبوط رکھا ہو اور اس ذکر سے مراد یہ ہیکہ ختم ہونے والی صدی میں وہ ہونہار مجدد زندہ ہو مشہور عالم ہو اور اس زمانے کے علماء کا مشار الیہ مرجع ہو۔ تصریحات کے مطابق ہر صدی میں مجدد تشریف لاتے رہے اور ماحول کیمطابق احیائے سنت و تجدید دین متین بھی فرماتے رہے۔ شہزادۂ اعلیٰحضرت مجدد ابن مجدد پندرہویں صدی کے مجدد حضور پیر و مرشد سرکار مفتی اعظم ہند ابوالبرکات محمد آل رحمٰن محی الدین جیلانی علامہ شیخ مصطفیٰ رضا خاں صاحب قادری برکاتی رضوی نوری علیہ رحمۃ المولی القوی کی حیات طیبہ پر نظر ڈالی جائے تو ولادت باسعادت سے وفات حسرت آیات تک آپ کی ذات بابرکت کے لمحات حدیث شریف اور اس کی شروح توضیحات کے مطابق نظر آئیں گے اور بعض واقعات و حالات ایسے بھی ملیں گے جنہیں خرق عادت سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

سلطان اولیاء تاجدار مارہرہ کی بشارت

۲۲/ ذی الحجہ المبارکۃ ۱۳۱۰ھ ہجریہ قدسیہ میں چودھویں صدی کے مجدد امام اہلسنت اعلیٰحضرت سرکار فاضل بریلوی قدس سرہٗ القوی مارہرہ مطہرہ میں اپنے مشائخ کرام علیہم رضوان المولی المنعام کے آستانہ عالیہ برکاتیہ پر حاضر تھے۔ اعلیٰحضرت نے وہاں دیکھا میرے گھر فرزند ارجمند کی ولادت ہوئی اعلیٰحضرت فاضل بریلوی اور حضرت اشرفی میاں صاحب کچھوچھوی کے استاد گرامی مخدوم المشائخ غوث زمانہ سلطان العارفین حضرت علامہ مولانا سید شاہ خواجہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواہب کی خدمت بابرکت میں اعلیٰحضرت سرکار حاضر ہوئے تو سرکار نوری میاں صاحب نے بذریعہ کشف وکرامت اعلیٰحضرت سے ارشاد فرمایا بریلی میں آپ کے فرزند ارجمند کی ولادت ہوئی ہے آپ کو مبارک ہو وہ بچہ بہت ہی مبارک ہے وہ بچہ مادرزاد ولی ہے وہ لاکھوں گمراہوں کو دین حق پر واپس لائے گا وہ عمر طویل پائے گا۔ میں اس بچے کو دیکھنے بریلی آؤنگا اور اپنے روحانی بیٹے کی امانتیں اس کے سپرد کرونگا۔

اسم مبارک

سرکار نوری میاں صاحب نے سرکار اعلیٰحضرت سے فرمایا نومولود بچے کا نام آل الرحمٰن ابوالبرکات محی الدین جیلانی رکھتا ہوں۔ اعلیٰحضرت نے عرض کیا فقیر نے بھی اس کا نام محمد آل الرحمٰن مصطفیٰ رضا تجویز کیا ہے۔

چھ ماہ کی عمر میں بیعت وخلافت

عموماً لوگ برسوں پیروں کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ پیروں کے یہاں حاضر ہو کر شرف بیعت حاصل کرتے ہیں داخل سلسلہ ہوتے ہیں لیکن یہاں مفتی اعظم ہند کی بیعت کا اس کے برعکس عجب معاملہ نظر آتا ہے۔ چھ مہینے قبل مارہرہ شریف میں جس بچے کی ولادت و ولایت کی بشارت کے ساتھ اپنے وقت کا قطب عالم روشن ضمیر پیروں کا پیر اولاد حسنین کریمین جلوۂ غوث الثقلین پیر پیراں میر میراں سرکار نوری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان یہ فرما چکا تھا کہ اس بچے کو دیکھنے بریلی آؤں گا۔ سبحان اللہ چھ مہینے کے ننھے سے دودھ پیتے نرالے بچے کو دیکھنے اور مرید کرنے اور سارے سلاسل کی اجازت وخلافت عطا فرمانے منصب قطبیت نیابت غوثیت سرکار غوث اعظم کا خرقہ قادریت بخشنے مارہرہ مطہرہ سے بریلی شریف محلہ سوداگران اس بچے کے مکان پر خود وہی مرشد برحق تشریف لا رہا ہے اللہ اکبر کیا مقام ہوگا اس بچے کا۔ اہل عالم واہل اسلام نے اس بچے کو مفتی اعظم ہند، مفتیٔ اعظم عالم اسلام، تاجدار اہلسنت اور بڑے مولوی صاحب کے لقب سے جانا مانا اور پہچانا ہے۔

امانت کیا کرے مدحت سرائی بندۂ در ہے
ترے مداح ہیں خود تیرے مرشد مفتی اعظم

مادرزاد ولی

۱۳۱۱ھ اواخر جمادی الاخریٰ میں سرکار نوری میاں صاحب نے بریلی شریف آتے ہی اعلیٰحضرت سے فرمایا لایئے اس بچے کو، میں اس کو دیکھنے آیا ہوں۔ اعلیٰحضرت زنان خانے

ے چھے ماہ کے مفتی اعظم ہند کو اپنی گود میں لا رہے تھے کہ سرکار نوری میاں صاحب نے بڑھ کر اس بچے کو اپنی گود میں لے لیا اور بہت دیر تک اس بچے کی پیشانی چومتے رہے اور اعلیٰحضرت کو مبارک باد دیتے رہے اور پیشن گوئی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ بچہ مادرزاد ولی ہے۔ یہ بچہ بہت ہی مبارک ہے۔ یہ بچہ طویل عمر پائے گا۔ یہ بچہ دین وملت کی بڑی خدمت کرے گا۔ مخلوق خدا کو اس کی ذات سے بہت فیض پہنچے گا۔ یہ بچہ علم وعرفان کے دریا بہائے گا۔ اس کی نظروں سے لاکھوں گمراہ انسان ہدایت پائیں گے۔ یہ میرا فرزند روحانی ہے۔ یہ بچہ تو شیخ المشائخ ہے۔ پھر اپنی مبارک انگلیاں مستقبل کے مجدد مفتی اعظم ہند بننے والے بلند اقبال کے دہن مبارک میں ڈالدیں۔ تو وہ شیر مادر کی طرح چوسنے لگے اور چاروں سلاسل ولایت کے بحر بیکراں سے سیراب ہوگئے پھر مرید فرمایا۔ اور اسی وقت چھ مہینے کی عمر کے انوکھے نرالے پیارے بچے کو سرکار نوری میاں صاحب نے تمام سلاسل مبارکہ کی اجازتیں خلافتیں عطا فرمادیں اور خاندانی خرقہ سرکار غوث الثقلین و دیگر تبرکات عطا فرما کر ارشاد فرمایا ''ابتک مجھ کو میرے مشائخ سے جو کچھ ملا ہے وہ سب اس بچے کو دیتا ہوں''

ہوئی بچپن ہی میں ظاہر ولایت مفتی اعظم
تھے تم چھ ماہ کے پائی خلافت مفتی اعظم
شہِ نوری میاں کی ہو بشارت مفتی اعظم
سراپا ہو کرامت ہی کرامت مفتی اعظم

سرکار مارہرہ کا علم غیب

دنیا والوں نے اپنی نگاہوں سے دیکھ لیا کہ جو کچھ بھی سرکار مارہرہ قطب عالم حضور پرنور سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ نے حضور مفتی اعظم ہند کی پیدائش و بیعت کے وقت فرمایا تھا وہ حرف بحرف بالکل صحیح ثابت ہوا.......... کہاں ہیں علم غیبِ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے منکرین.......... خانقاہ عالیہ برکاتیہ میں حاضری دیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کر کے مسلکِ اہل سنت مسلک حق یعنی مسلکِ اعلیٰحضرت کو اختیار کریں اور ملاحظہ فرمائیں کر

جب چودہویں صدی کے اولیاء کرام میں سے آل رسولِ مقبول قطب زمانہ سرکار نوری میاں صاحب قدس سرہٗ کا علم غیب یہ ہے تو پھر ان کے آقا و مولیٰ تاجدار عرب و عجم امام الانبیاء علیہ الصلاۃ والسلام والثناء کے علم غیب کا کیا عالم ہوگا۔ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

تمھارے اعلیٰحضرت قبلہ والد مفتی اعظم
برادر آپ کے سرکار حامد مفتی اعظم

مجدد ایسے ہو ابن مجدد مفتی اعظم
ہو پندرہوں صدی کے تم مجدد مفتی اعظم

محی الدین ابولبرکات لور شیخ المشائخ بھی
کہیں تم کو تمھارے پیرو مرشد مفتی اعظم

ولادت پر ترے استاد فرمائیں مجدد پھر
کریں صاد اعلیٰحضرت قبلہ والد مفتی اعظم

استاد العلماء مفتی رحم الٰہی صاحب کی پیشن گوئی اور مستقبل کا مجدد

اعلیٰحضرت سرکار کو بیٹے کی ولادت پر سب سے پہلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے استاد الاساتذہ شیخ المحدثین حضرت علامہ شاہ مفتی رحم الٰہی صاحب منگلوری علیہ رحمتہ الباری نے عرض کیا۔ کسی کوشش کے بغیر ایک تاریخی مادّہ فقیر کی زبان پر آگیا ہے جو بلند اقبال شہزادے کے سال ولادت کو انکے تابناک مستقبل کے ساتھ ظاہر کرتا ہے۔

اعلیٰحضرت سرکار نے مادۂ تاریخ سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ جل وعلا آپ کی زبان مبارک کرے۔ نیز فرمایا میں تو دین کا ادنیٰ خادم ہوں میری دعا ہے الٰہی میرا بیٹا بھی دین کی خدمت کو اپنا شعار بنائے۔ (استقامت مفتیٔ اعظم نمبر: ۱۹۷)

حضور مفتیٔ اعظم ہند نے دین متین کی کیسی کیسی خدمات انجام فرمائیں ان سے اہل زمانہ خوب اچھی طرح واقف ہیں۔

فقیہِ بے بدل ہو فرد واحد مفتیٔ اعظم
مجدد ایسے ہو ابن مجدد مفتیٔ اعظم
ولادت پر ترے استاد فرمائیں مجدد پھر
کریں صاد اعلیٰحضرت قبلہ والد مفتیٔ اعظم

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ماہنامہ استقامت کے مفتیٔ اعظم نمبر ماہِ رجب ۱۴۰۳ھ مطابق مئی ر ۱۹۸۳ء میں صفحہ ۱۹۷ پر حضرت مولانا وقار صاحب صدیقی نے اپنے ایک مضمون بنام ماہِ رضا، حضور مفتیٔ اعظم ہند کی سوانح حیات پر استاد الاساتذہ حضرت علامہ مفتی رحم الٰہی صاحب پورا واقعہ نقل کیا اور مادۂ تاریخ ولادت بھی تحریر فرمایا:

طبیبِ دین مجید مجدد ابنِ مجددِ اعظم

۱۳۱۰ھ

کتابت کی غلطی سے مجید کے بجائے احمد تحریر ہو گیا احمد کے اعداد ۵۳ ہیں اور مجید کے اعداد ۵۷ ہیں۔ مجید سے جب پورے مادے کے اعداد شمار کیے جائیں گے تو ۱۳۱۰ھ نکلیں گے اور حضور مفتیٔ اعظم ہند کی سال ولادت ۱۳۱۰ھ ہی ہے اور یہ صحیح ہے مجید کے بجائے احمد کے ساتھ پورے مادے کے اعداد نکالئے تو ۱۳۰۶ھ نکلیں گے۔ پتہ یہ چلا کہ مجید کے بجائے احمد کاتب کی غلطی سے ہو گیا ایک صاحب نے فقیر نوری سے کہا: یہ مادہ حضرت مفتی رحم الٰہی صاحب کا ہرگز نہیں ہے اور اعلیٰحضرت کے سامنے بھی یہ مادہ نہیں پیش کیا گیا ہوگا ورنہ اعلیٰحضرت تو فن تاریخ گوئی کے امام تھے۔ وہ ضرور اس غلطی کو پکڑتے حضور مفتیٔ اعظم ہند کے استاد گرامی حضرت مولانا رحم الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی سے یہ امید ہرگز نہیں کی جا سکتی کہ انھوں نے مہمل خارج از بحر مادہ کہا ہوگا۔ اس مصرع کے اعداد فن تاریخ گوئی کے اصولوں کے اعتبار سے ۱۳۱۰ھ نہیں ہیں۔ فقیر نوری نے انھیں جواب دیا: جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا کہ کتابت کی غلطی سے مجید کے بجائے احمد تحریر ہو گیا۔ مجید سے ۱۳۱۰ھ نکلے

گے اور یہ مصرع ہے ہی نہیں تو خارج از بحر کیسا، مہمل کیسا، حضرت مفتی رحم الٰہی صاحب تو خود فرما رہے ہیں کسی کوشش کے بغیر ایک تاریخی مادہ زبان پر آ گیا۔ یہ تو تاریخی مادہ ہے شعر و شاعری تو ہے نہیں جو مصرع کہا جائے یا خارج از بحر کہا جائے۔ افسوس صد افسوس جنھوں نے نہ استاذ الاساتذہ کو دیکھا نہ ان سے پڑھا وہ حضرت استاد الاساتذہ کے تاریخی مادے کو مصرع اور مہمل اور خارج از بحر کہیں یہ ان کی کم علمی کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے۔ اب اس واقعہ کی سند مجھ سے سنیئے اور احمد کے بجائے مجید سے اعداد کا شمار کیجئے تو بالکل صحیح ۱۳۱۰ھ اعداد نکلیں گے۔

میرے استاد مکرم حضرت علامہ قاری غلام محی الدین صاحب خطیب ہلدوانی استاد الشعراء بھی ہیں استاد القراء بھی اور استاد العلماء بھی ہیں۔ جنھوں نے خود استاد الاساتذہ حضرت علامہ مفتی رحم الٰہی صاحب سے پڑھا بھی اور یہ مادۂ تاریخ ان کی زبانی سنا بھی اور اعلیٰحضرت سرکار کو بھی دیکھا اور ان کا فیض صحبت بھی پایا اور چند اسباق بھی پڑھے اور شیخ المحدثین حضرت علامہ فقیہ مفتی شاہ وصی احمد صاحب حنفی انصاری محدث سورتی ثم پیلی بھیتی کی شاگردگی کا بھی شرف حاصل کیا اب ان کے ارشادات مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

استاد الاساتذہ کے ارشات

۱۴۰۰ھ شعبان معظم میں دوسری بار زیارت حرمین شریفین کے لئے راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی کی روانگی تھی۔ فقیر کے استاد مکرم تلمیذِ اعلیٰحضرت و تلمیذِ حضور محدث سورتی و تلمیذ حجۃ الاسلام و تلمیذِ صدر الشریعۃ نبیرۂ حضور شاہ جی میاں فخر خاندان شیریہ حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی حافظ الحاج قاری غلام محی الدین خانصاحب شیری نقشبندی خطیب ہلدوانی راقم الحروف سے ملنے تشریف لائے تو شہزادۂ اعلیٰحضرت مرشد برحق سرکار مفتی اعظم

ہند کے متعلق فرمانے لگے قاری امانت رسول یہ ۱۴۰۰ھ چل رہی ہے پانچ ماہ بعد پندرہویں
صدی شروع ہوگی۔ چودھویں صدی کے مجدد تو اعلیٰحضرت فاضل بریلوی ہیں اندازہ ایسا کہتا
ہے کہ پندرہویں صدی کے مجدد شہزادۂ اعلیٰحضرت مفتی اعظم ہند ہوں گے۔ شہزادۂ اعلیٰحضرت
کی ولادت پر آپ کے استاد گرامی حضرت علامہ مفتی رحم الٰہی صاحب نے ایک تاریخی مادہ
شہزادۂ اعلیٰحضرت کو مجدد فرمایا تھا۔ اس سے حضرت مفتی اعظم ہند کی مجددیت اور ان کے
استاد گرامی کی ولایت و فراست کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ پھر حضرت مولانا قاری غلام محی
الدین خانصاحب نے فرمایا سنو! اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین و ملت فاضل بریلوی
علیہ الرحمہ کے سال وصال ۱۳۴۰ھ ہی میں جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں میری
دستار بندی ہوئی اور سند فراغت ملی اور ۱۳۴۰ھ ہی میں میرے ساتھ شیر بیشۂ اہلسنت حضرت
مولانا حشمت علی صاحب اور حضرت محدث احسان علی صاحب کی بھی دستار بندی ہوئی بفضلہ
تعالیٰ فقیر کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ اعلیٰحضرت سرکار اور استاد الاساتذہ حضرت مفتی رحم الٰہی
صاحب منگلوری سے بھی چند اسباق پڑھنے کی سعادت ملی۔ حضرت مفتی رحم الٰہی صاحب کی
شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ حضور مفتی اعظم ہند کے خاص اساتذہ میں سے ہیں آپ
نے ۱۳۶۳ھ میں رحلت فرمائی۔ درس کے دوران اکثر حضرت مفتی اعظم ہند کے بچپن کے
حالات بیان فرماتے تھے۔ استاد الاساتذہ حضرت علامہ مفتی رحم الٰہی صاحب ایک دن فرمانے
لگے۔ میری عمر درس و تدریس میں ہی گزر رہی ہے۔ ہزاروں طلباء فقیر کے پاس آئے لیکن
شہزادۂ اعلیٰحضرت مولانا مصطفیٰ رضا جیسا بچہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ ان کا بچپن بھی نرالا تھا
انھوں نے کبھی چوتھائی سے زیادہ کتاب نہیں پڑھی اور کتاب سنادی۔ کبھی کتاب بند ہے اور
پڑھ رہے ہیں۔ کبھی دوران تعلیم چھپی ہوئی گھر کی غیب کی باتیں بتارہے ہیں۔

اس بچے کے بہت سے حیرت انگیز واقعات میں نے خود مشاہدہ کئے۔ پھر فرمایا جب مولانا مصطفیٰ میاں پیدا ہوئے تو سب سے پہلے مبارکباد دینے خادم حاضر ہوا۔ اور شہزادے کی ولادت پر مبارکباد پیش کی اور اعلیٰحضرت سرکار سے عرض کیا کہ کسی کوشش کے بغیر ایک تاریخی مادہ زبان پر آگیا جو بلند اقبال شہزادے کے سال ولادت کو اس کے تابناک مستقبل کے ساتھ ظاہر کرتا ہے۔

اعلیٰحضرت نے مادۂ تاریخ سن کر فرمایا اللہ عزوجل آپ کی زبان مبارک کرے فقیر دین کا ادنیٰ خادم ہے اور فقیر کی دلی تمنا یہی ہے کہ میرا بیٹا بھی خدمت دین کو اپنا شعار بنائے۔

اس کے بعد حضرت مولانا قاری غلام محی الدین خانصاحب نے فرمایا قاری امانت رسول استاد الاساتذہ کے اس تاریخی مادے کے بعد کوئی شک و شبہ بھی باقی نہیں رہا بس پندرہویں صدی کا پاجانا شرط ہے مجھے یقین ہے کہ چودھویں صدی کے مجدد نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا اللہ عزوجل آپ کی زبان مبارک کرے تو یہ دعا قبول ہو چکی۔ پھر حضرت قاری صاحب نے فرمایا علم لدنی میں کشف و کرامات میں اور تقوے میں بھی حضرت مفتی اعظم ہند کا جواب نہیں ہے۔ ایک مرتبہ ہلدوانی سے بریلی شریف حاضر ہوا اور دل میں سوچا کہ خاندان شیریہ کا میں ایک فرد ہوں جد امجد حضور شاہ جی محمد شیر خانصاحب قطب پیلی بھیت علیہ الرحمۃ کے سلسلہ شیریہ مجددیہ نقشبندیہ کی خلافتیں بھی مجھے حاصل ہیں۔ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کی بارگاہ سے میں نے علم دین متین حاصل کیا کاش! کہ یہاں کی خلافت بھی مجھے حاصل ہوتی جب حضور مفتی اعظم ہند کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تو حضرت نے بر

بستہ فرمایا قاری صاحب آپ کیا سوچ رہے ہیں آپ کو تو سب حاصل ہے۔ فقیر بھی آپ کو سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ کی اجازت و خلافت پیش کرتا ہے۔ حضرت قاری صاحب فرمانے لگے کہ حضرت کے اس کشف سے میری آنکھوں میں آنسو آگئے پھر تحریری خلافت نامہ بھی حضرت مفتی اعظم ہند نے مجھے عطا فرمایا۔

اعلیٰ حضرت کے سامنے مجدد کی پیشگوئی

حضور مفتی اعظم ہند کی ذہانت و ولایت و کرامت اور بزرگی کا اعتراف بچپن ہی سے آپ کے اساتذۂ کرام نے کیا۔ آپ کے اساتذہ میں سے حضرت مفتی رحم الٰہی صاحب نے عالم طفلی کے حیرت انگیز واقعات مفتی اعظم ہند کے کشف و کرامات دیکھ کر ایک دن اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ سے عرض کیا۔ میں اپنے لئے بڑا اعزاز تصور کرتا ہوں کہ آپ نے مستقبل کے مجدد کی تعلیم کے لئے مجھے منتخب فرمایا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ حقیقی تعلیم و تربیت آپ ہی فرمائیں گے۔ چونکہ صاحبزادے صاحب میں جو آثارِ بزرگی میں ابھی سے دیکھ رہا ہوں وہ حیرت انگیز ہیں۔ (ماہنامہ استقامت مفتی اعظم نمبر صفحہ: ۱۹۴، مئی ۱۹۸۳ء، حیات مفتی اعظم صفحہ: ۴۸)

ذہانت پر ترے استاد فرمائیں مجدد پھر
کریں صاد اعلیٰحضرت قبلہ والد مفتی اعظم

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی حضور اعلیٰحضرت فاضل بریلوی اور شیخ المحدثین کے ارشادات و اشارات سے نیز حضرت مفتی اعظم ہند کی خدمات دینی تبحر علمی مرجع العلماء والفقہاء والمفتین ہونے سے ظاہر و ثابت ہوا کہ حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

قطب مدینہ طیبہ کی نظر میں

مقبول بارگاہ سید المرسلین مکین دیار رحمت للعالمین قطب مدینہ حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ ضیاء الدین احمد مدنی کی قدم بوسی کا شرف ۱۳۹۶ھ میں حاصل ہوا۔ پہلی بار کی حاضریٔ حرمین طیبین کے موقعہ پر والد ماجد شمس الفیوض حضرت الحاج محمد ہدایت رسول صاحب قادری کے ہمراہ راقم الحروف محمد امانت رسول حاضر ہوا۔ اور مرشد برحق مفتی اعظم ہند علیہ رضوان الحق کا گرامی نامہ جو حضرت نے راقم الحروف کے متعلق حضرت قطب مدینہ کے نام تحریر فرمایا تھا وہ پیش کیا حضور مفتی اعظم ہند کے اس مبارک خط کو حضرت مدنی سر پر رکھتے، چومتے، آنکھوں سے لگاتے اور بار بار فرماتے تھے کہ یہ میرے سرکار مفتی اعظم ہند قبلہ کے دست مبارک سے لکھا ہوا ہے۔ شہزادۂ اعلیٰحضرت میرے مخدوم مکرم حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ مدظلہ ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور فقیر مدنی ۱۲۹۴ھ میں پیدا ہوا۔ فقیر اس وقت استاد المحدثین حضور محدث سورتی علامہ شاہ وصی احمد حنفی انصاری علیہ رحمۃ الباری کے مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت میں زیر تعلیم تھا۔ فقیر کی عمر اس وقت سولہ سال کی تھی۔ فقیر نے حضور مفتی اعظم ہند کو اپنی گود میں بھی لیا ہے۔ ہر جمعرات کو پیلی بھیت سے چل کر حضور محدث سورتی کے ہمراہ بریلی شریف میں حاضر ہوتا تھا۔ فقیر مفتی اعظم ہند کو جتنا جانتا ہے دوسرا نہیں جانتا۔ فقیر نے ان کا بچپن دیکھا جوانی دیکھی اور اب بڑھاپا بھی دیکھ رہا ہے۔ لوگ بڑھاپے میں عمل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں بڑھاپے میں عمل کی طرف متوجہ ہونا کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔ جوانی دیوانی مشہور ہے جوانی میں منہیات شرعیہ سے محفوظ رہنا اور شریعت مصطفویہ پر عمل پیرا ہونا سب سے بڑا کمال ہے۔ ضیاء الدین احمد بڑے فخر کے ساتھ گنبد خضریٰ کے سامنے مدینہ پاک میں کہہ رہا ہے کہ فقیر نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مفتی اعظم ہند بچپن ہی سے پیکر زہد

تقویٰ ہیں اس وقت ان کے علم وفضل زہد وتقویٰ، بزرگی و پرہیزگاری فقر وعرفان کا بھلا
کوئی اندازہ لگا سکتا ہے۔ اعلیٰحضرت سرکار خود ان پر فخر فرماتے تھے اور اعلیٰحضرت سرکار نو سال
کی عمر سے برابر مفتیِ اعظم ہند کے لئے فرمایا کرتے تھے یہ میرا بچہ ولی اللہ ہے۔ فقیر توان کو سراپا
اعلیٰحضرت ثانی اعلیٰحضرت کہتا ہے۔ پھر فرمایا قاری صاحب فقیر مدنی عمر میں تو حضرت مفتیِ
اعظم ہند قبلہ سے سولہ سال بڑا ضرور ہے لیکن مراتب میں حضرت قبلہ مجھ سے بہت بڑے
ہیں۔ مرشد برحق اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے وصال کے بعد مفتیِ اعظم ہند کو میں اپنا مرشد
سمجھتا ہوں۔

ضیاء الدین احمد قطب طیبہ نے کہا مجھ سے
امانت ہیں۔ سراپا اعلیٰحضرت مفتیِ اعظم

قطب مدینہ حضور ضیاء الملت کے شہزادۂ عالی مرتبت شیخ الفضیلت حضرت علامہ
مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب مدنی زید مجدہ السامی نے فرمایا: قاری امانت رسول۔ حضور مفتیِ
اعظم ہند قبلہ مدظلہ الاقدس جب مدینہ طیبہ میں
تشریف فرماتے اس وقت اگر لوگ میرے والد ماجد حضرت ضیاء الملت مدنی زید مجدہ السامی
سے مرید ہونے آتے تو والد صاحب قبلہ ان لوگوں کو ڈانٹتے ہوئے فرماتے شہنشاہ کی موجودگی
میں مجھ سے مرید ہونا چاہتے ہو جاؤ حضور مفتیِ اعظم ہند کے ہاتھ پر بیعت ہو جاؤ وہ منصب
غوثیت پر فائز ہیں۔

حضور مفتی اعظم ہند کے ارشادات اور مجدد کے شرائط

پیلی بھیت میں ایک مرتبہ پندرہویں صدی کے مجدد کے سلسلے میں گفتگو ہو رہی تھی حضرت مفتی اعظم ہند کے بارے میں حضرت علامہ مولانا مولوی محمد احمد صاحب برکاتی کانپوری نے فرمایا: وہی اس صدی کے مجدد ہیں۔ تو ایک صاحب بولے وہ تو نوے سال کے ہیں۔ بہت بوڑھے ہیں وہ کیسے مجدد ہوں گے۔ لہٰذا عالم معتمد تارک الدنیا حضرت مولانا محمد احمد صاحب کانپوری زید مجدہ کو ساتھ لے کر فقیر نوری محمد امانت رسول اپنے مرشد برحق سرکار مفتی اعظم ہند قبلہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ اس کو برادر طریقت عالی جناب نواب رحمت نبی خاں صاحب نے اپنے ایک مضمون میں یوں تحریر فرمایا: مرشد برحق شہزادۂ اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہٗ کے یوم چہلم شریف مورخہ ۱۴؍صفر ۱۴۰۲ھ کے موقع پر جناب قاری محمد امانت رسول صاحب پیلی بھیتی نے جو حضرت مفتی اعظم ہند کے خلیفہ و مجاز بھی ہیں مجھے ایک واقعہ ۲۲؍ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ کا سنایا جو تاریخ ولادت حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ہے اور اس واقعہ کو جناب عبدالنعیم صاحب عزیزی نے اپنی تالیف ''مفتی اعظم'' کے چھٹے ایڈیشن کے ضمیمہ میں بھی قلمبند کیا ہے۔ حضرت قاری صاحب نے فرمایا: مولانا محمد احمد صاحب کانپوری اور فقیر نوری سرکار مفتی اعظم ہند قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت بابرکت میں بریلی شریف حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجدد کے لئے کیا کوئی عمر کی بھی قید ہے؟ جواب میں سرکار مفتی اعظم ہند نے ارشاد فرمایا: ہاں بالغ تو ہو۔ پھر عرض کیا، کیا نوے سالہ مجدد نہیں ہوسکتا؟ جواب ملا ہاں ہوسکتا ہے۔ پھر عرض کیا کہ مجدد کے شرائط کیا ہیں؟ جواب میں ارشاد فرمایا جس صدی میں اس کی ولادت ہوئی اس صدی میں اس کے علم و فضل زہد و تقویٰ پرہیزگاری اور خدمت دینی کی شہرت ہوگئی ہو۔ نیز دوسری صدی یعنی جس کا وہ مجدد ہے اس کا بھی کچھ حصہ

اس کو مل جائے سنتوں کو زندہ کرے بدعتوں کو مٹائے اور وہ مشہور عالم مرجع العلماء ہو بعدہ حضرت کانپوری صاحب نے عرض کیا ہم اس بات پر جتنا ناز کریں کم ہے کہ ہمارے پیر و مرشد حضور مفتی اعظم ہند موجودہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں یہ پندرہویں صدی چل رہی ہے۔ حضور نے یہ صدی پالی بلکہ ایک سال پالیا آٹھ دن باقی ہیں۔ کہ ۱۴۰۲ھ دوسرا سال شروع ہوگا۔ حضور میں جملہ شرائط بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں حضور تو مجدد ابن مجدد ہیں۔ حضرت قاری صاحب نے فرمایا حضور مفتی اعظم ہند یہ سن کر آدھا منٹ خاموش رہے پھر میری طرف متوجہ ہو گئے گفتگو کا پہلو بدلتے ہوئے فرمایا کچھ سنایئے یہ گفتگو حضرت قاری محمد امانت رسول صاحب پیلی بھیتی کے پاس ریکارڈ ہے۔ اب اس واقعہ کے بعد رحمت نبی خان کو کسی تائید اور تصدیق کی حاجت نہیں رہی حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند قدس سرہ کا سکوت آپ کا اقرار لسانی کے مساوی ہے۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ پندرہویں صدی کے بالیقین مجدد ہیں اور تا اختتام صدی مجدد مانے جاتے رہیں گے۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضور مفتی اعظم ہند کو اپنے مجدد ہونے کا علم بھی تھا جبھی تو انکار نہیں فرمایا۔

اولیائے کرام

اولیائے کرام کے اقسام بیان کرتے ہوئے صوفیائے کرام علیہم رضوان المولی المنعام فرماتے ہیں ایک ولی وہ ہوتا ہے جو اللہ عزوجل کے علم میں ولی ہے نہ وہ خود جانتا ہے کہ میں ولی ہوں نہ اس کو مخلوق جانتی ہے۔ ایک ولی وہ ہوتا ہے جو اللہ عزوجل کے علم میں ولی اور مخلوق کے علم میں بھی ولی ہے۔ لیکن خود اس کے علم میں نہیں کہ میں ولی ہوں۔ اور ایک ولی وہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ ولی ہے اور مخلوق کے علم میں بھی ولی ہے نیز وہ خود بھی یہ

جانتا ہے کہ میں اللہ کا ولی ہوں۔ جیسے شہنشاہ جیلانی محبوب سبحانی ،قطب ربانی، سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلطان الاولیاء شہنشاہ ہندوستان سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ۔اسی کی جھلک جانشین غوث وخواجہ سرکار مفتیٔ اعظم ہند قبلہ میں بھی پائی جاتی ہے۔رحمت عالم نور مجسم فخر حضرت آدم و بنی آدم تاجدار حرم رسول امم نبی اکرم محبوب رب اعظم ﷺ وعلی الہ وصحبہ وشرف وکرم کے ارشاد مبارک اور ائمہ دینِ متین کی تشریحات کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح اور روشن ہوگئی کہ اللہ وعزوجل اس امت کے لئے ہر صدی میں ایسا بندہ مبعوث فرتا ہے جو مردہ سنتوں کو زندہ فرماتا ہے اور بدعات کی بیخ کنی فرماتا ہے۔دشمنانِ اسلام اور باطل طاقتوں گمراہ جماعتوں کو شکست فاش دیتا ہے۔حضور مفتیٔ اعظم ہند نے اپنے والد ماجد چودہویں صدی کے مجدد اعلیٰحضرت سرکار علیہ رحمۃ الغفار کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے جو دینی اسلامی خدمات،تبلیغ واشاعت دین متین ،رد بدعات ومنکرات، احیائے سنت، خدمت خلق، احقاق حق ابطال باطل فتویٰ نویسی وغیرہ کے اعلیٰ کارنامے اور ان کے فرائض کو جس حسن وخوبی سے انجام فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہیں سواد اعظم کے جمہور علمائے کرام ومفتیان عظام مسائل شرعیہ میں آپ کی رائے کو حرف آخر تسلیم کرتے ہیں اور جب مسائل پیچیدہ میں الجھتے ہیں تو حضور مفتیٔ اعظم ہند کے حضور زانوئے ادب طے کر کے ان مسائل پیچیدہ لاینحل کو پیش کرتے۔حضور مفتیٔ اعظم ہند ان مسائل لاینحل کو منٹوں میں حل فرماتے ہوئے نظر آتے حضور مفتیٔ اعظم ہند نے چودہویں صدی کے نصف سے ۱۴۰۲ھ تک کے عرصے میں ہزار ہا قسم کے مسائل جدیدہ وپیچیدہ کا حل جس انداز میں قرآن مجید وحدیث حمید اور فقہ سے استنباط فرمایا اسے دیکھ کر پوری دنیائے علم انگشت بدنداں ہے۔اکابر ومشائخ نے یوں ہی مفتیٔ اعظم ہند نہیں فرمادیا۔

صدر الافاضل کی نظر میں مفتی اعظم ہند

حضرت صدر الافاضل فخر الاماثل علامہ مولانا شاہ حکیم مفتی سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ رحمت الہادی کی ذات محتاج تعارف نہیں آپ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ القوی کے اجلّہ خلفاء میں سے ہیں آپ کو سرکار اعلیٰحضرت نے صدر الافاضل کا لقب عنایت فرمایا ۱۳۰۰ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ الاستمداد میں اعلیٰحضرت سرکار آپ کے متعلق فرماتے ہیں۔

میرے نعیم الدین کو نعمت
اس سے بلا میں سماتے یہ ہیں

حضور مفتی اعظم ہند سے عمر میں دس برس بڑے ہیں جامع فضائل صدر الافاضل ہونے کے باوجود حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خانصاحب ازہری میاں جانشین مفتی اعظم ہند مدظلہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا حضرت صدالافاضل سے جب کوئی مسئلہ پوچھتا حضرت اس مسئلہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ وہ اپنی رائے بتاتے پھر کوئی کہتا حضرت مفتی اعظم ہند تو یہ فرماتے ہیں تو کہتے بس بس جو مفتی اعظم ہند فرماتے وہی حق وصحیح ہے۔

سلطان المناظرین حضور اجمل العلماء کی نظر میں

اجمل العلماء شیخ الدلائل سلطان المناظرین محقق عصر حضرت علامہ مولانا قاری الحاج الشاہ مفتی محمد اجمل صاحب سنبھلی علیہ الرحمۃ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ۱۳۱۸ھ میں آپ کی ولادت ہوئی ۱۳۳۲ھ میں آپ کے استاد گرامی حضرت صدر الافاضل مراد آبادی نے اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ رحمۃ القوی سے آپ کو بیعت کرایا

آپ دینِ متین کی عمر بھر خدمت فرماتے رہے۔ کئی تصنیفات آپ نے تحریر فرمائیں اور آپ نے سرزمین سنبھل پر مدرسہ اہل سنت اجمل العلوم کی بنیاد ڈالی آپ نے اپنے شاگردوں میں پچاسیوں مناظرین بنائے۔ شہزادۂ اجمل العلماء حضرت علامہ مفتی اختصاص الدین صاحب رضوی اجملی مفتیٔ سنبھل مدظلہ نے راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی غفرلہٗ سے فرمایا قاری صاحب ۱۹۵۰ء میں جب آپ کے اور میرے پیرومرشد قطب عالم حضور مفتی اعظم ہند شہزادۂ سرکار اعلیٰحضرت قدس سرہٗ ہمارے شہر کے مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل کے جشن دستار فضیلت میں تشریف لائے تو ہمارے والد ماجد حضور اجمل العلماء نے حضور پر نور مفتیٔ اعظم ہند کی آمد پر برجستہ ایک منقبت تحریر فرمائی تھی اس منقبت سے پتہ چلے گا کہ حضرت مفتی اعظم ہند کا کیا مقام و مرتبہ ہے اور کس فضیلت و برکت کے آپ حامل ہیں۔ شہزادۂ اجمل العلماء نے فرمایا ۱۹۵۰ء ہی میرا سال ولادت بھی ہے۔ شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ حافظ قاری مفتی محمد حشمت علی صاحب لکھنوی ثم پیلی بھیتی حضور محدث اعظم ہند حضرت علامہ مفتی سید محمد اشرفی کچھوچھوی وغیرہ بڑے بڑے اکابر علماء اس وقت اجمل العلوم کے جشن میں جلوہ فرماتھے۔ حضور والد ماجد اجمل العلماء نے عین دستار بندی کے وقت شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم ہند کی بارگاہ میں منظوم خراج عقیدت پیش فرمایا۔ مندرجہ ذیل منقبت خود پڑھکر اپنے نرالے انداز میں سنائی ملاحظہ فرمائیں۔

خراج عقیدت بارگاہ شہزادۂ سرکار اعلیٰحضرت

بقلم حضور اجمل العلماء

ہمارے شہر میں تشریف لائے مفتی اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیدار لقائے مفتی اعظم

یہی ہیں وہ کہ جن کی ہند میں اب عام شہرت ہے
یہی ہیں وہ کہ جن کی ملک مین علمی وجاہت ہے
یہی ہیں وہ کہ جن کی سب میں اعلیٰ قابلیت ہے
یہی ہیں وہ کہ جن کو آج حاصل افضلیت ہے

ہمارے شہر میں تشریف لائے مفتیٔ اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیدار لقائے مفتیٔ اعظم

انھیں اہل سنن اپنا سپہ سالار کہتے ہیں
انھیں اہل کمال اپنا بڑا سردار کہتے ہیں
انھیں علمی سمندر کا دُرِ شہوار کہتے ہیں
انھیں ممدوح کے دربار کو دُربار کہتے ہیں

ہمارے شہر میں تشریف لائے مفتیٔ اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیدار لقائے مفتیٔ اعظم

یہی تو اب سمائے فضل کے مہتابِ تاباں ہیں
یہی تو آسمان علم کے مہر درخشاں ہیں
یہی تو عرصۂ تحقیق کے شمعِ فروزاں ہیں
یہی تو بزمِ افتاء کے مسلّم صدر ایواں ہیں

ہمارے شہر میں تشریف لائے مفتیٔ اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیدار لقائے مفتیٔ اعظم

بریلی سے جو یہ فیضان کا بادل ابھرتا ہے
زمینِ خشک کو سیراب کرتا ہی گزرتا ہے
جہاں سیراب کرنے کے ارادے سے اترتا ہے
وہاں ہر نخل کو ہر چیز کو سیراب کرتا ہے

ہمارے شہر میں تشریف لائے مفتیِ اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیداور لقائے مفتیِ اعظم

لقب اُن کا رکھا ہے عالمو نے مفتیِ اعظم
کہا ہے اُن کو سارے فاضلوں نے مفتیِ اعظم
پکارا ہے انھیں سب واعظوں نے مفتیِ اعظم
کہا ہے اُن کو سارے مفتیوں نے مفتیِ اعظم

ہمارے شہر میں تشریف لائے مفتیِ اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیداور لقائے مفتیِ اعظم

تبرک کے لئے صد بانے حاصل کی سند ان سے
بصد اصرار کتنے عالموں نے لی سند ان سے
حلب کی فاضلانِ مکہ نے خود ہی سند ان سے
مدینے کے افاضل نے بھی لکھوائی سند ان سے

ہمارے شہر مں تشریف لائے مفتیِ اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیداور لقائے مفتیِ اعظم

یہی تو ایک اب نورِ نگاہ اعلیٰحضرت ہیں
یہی تو ایک فرزندِ امام اہلسنت ہیں
یہی تو اک مسلّم پیشوائے شرع و ملت ہیں
یہی تو ایک اعظم مفتیِ دین و شریعت ہیں

ہمارے شہر میں تشریف لائے مفتیِ اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیدار لقائے مفتیِ اعظم

ہمارے شہر سنبھل میں جنھیں آنکھیں ترستی تھیں
نگاہیں مدتوں سے دید کو جن کی پھڑکتی تھیں
تمنائیں دلوں میں کتنے عرصے سے تڑپتی تھیں
وہ آئے آرزوئیں جن کی ہر دم راہ تکتی تھیں

ہمارے شہر میں تشریف لائے مفتیِ اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیدار لقائے مفتیِ اعظم

ان آنکھوں سے نہ دیکھا تھا امام اہلسنت کو
بناتے اس کا مورد اپنی اس حرمان قسمت کو
تسلی ہوگئی دیکھا تمھاری شان و صورت کو
تمھیں دیکھا تو گویا ہم نے دیکھا اعلیٰحضرت کو

ہمارے شہر میں تشریف لائے مفتیِ اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیدار لقائے مفتیِ اعظم

"بحمداللہ ہمارے سامنے مفتی اعظم ہے
ہمیں اس لذت دیدار کا اب لطف پیہم ہے
ہمارا ہر جوان و پیر اب مسرور و خرم ہے
کرم ان کا بھی ہے لیکن یہ فضل رب عالم ہے

ہمارے شہر میں تشریف لائے مفتی اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیداور لقائے مفتی اعظم

نہ کیوں ہم آج اپنی خوبیٔ قسمت پہ نازاں ہوں
کہ ہم لوگوں کے اندر آج یہ مفتی دوراں ہوں
ہم اس قابل کہاں تھے ایسے ہم پہ جود واحساں ہوں
کہ اس بستی میں یہ آقا ہمارے گھر میں مہماں ہوں

ہمارے شہر میں تشریف لائے مفتی اعظم
ہمیں حاصل ہے اب دیداور لقائے مفتی اعظم

حضور محدث اعظم ہند کا فرمان

شہزادۂ اجمل العلماء مفتی سنبھل حضرت علامہ مولانا شاہ مفتی اختصاص الدین صاحب اجملی سربراہ اعلی مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل نے فرمایا قاری امانت رسول سنو! سنبھل میں گل گلزار اشرفیت حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمۃ تشریف فرماہیں اور شہزادۂ اعلیحضرت حضور مفتی اعظم ہند فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ بھی جلوہ فرماہیں میری موجودگی کی بات ہے کہ محدث اعظم ہند کچھوچھوی سے کچھ لوگ بیعت ہونے آئے تو

محدث اعظم ہند نے فرمایا حضور مفتی اعظم ہند تشریف فرما ہیں جاؤ ان سے بیعت ہو جاؤ میں حضور مفتی اعظم ہند کی موجودگی میں بیعت نہیں کرتا ہوں۔ شہزادۂ اجمل العلماء نے فرمایا سنبھل میں جب محدث اعظم ہند اور حضور مفتی اعظم ہند بیک وقت جلوہ افروز ہوئے تو محدث اعظم ہند نے لوگوں کو مُرید نہیں کیا اور فرمایا حضرت مفتی اعظم ہند سے جا کر بیعت ہو جاؤ وہ میرے استاد معظم اعلحضرت امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے فرزند ارجمند ہیں میرے مخدوم محترم ہیں۔ شہزادۂ اجمل العلماء نے فرمایا قاری صاحب اس واقعہ کے شاہد متعدد حضرات ابھی سنبھل میں باحیات موجود ہیں۔

پندرہویں صدی اور منصب تجدید

عالی جناب حضرت الحاج نواب رحمت نبی خانصاحب رضوی نوری ایم اے بریلوی تحریر فرماتے ہیں: آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ پندرہویں صدی ہجری کے بالیقین مجدد ہیں۔ راقم الحروف نے ایک رسالہ موسومہ "پندرہویں صدی ہجری اور منصب تجدید" ماہ صفر ۱۴۰۱ھ میں تحریر وتکمیل کیا۔ جو جمادی الاخریٰ میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا تھا مضمون کی پیشانی سوال کی شکل میں حسب ذیل تھی محی الدین رابع پیشوائے سواد اعظم حضرت سیدنا ومولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خانصاحب بریلوی مفتی اعظم ہند

آپ پندرہویں صدی ہجری کے مجدد بھی ہیں۔ مضمون کے متن میں راقم الحروف نے دلائل وبراہین سے ثابت کیا تھا کہ مجدد کی جو علامت علمائے سلف نے بیان کی ہیں وہ سب کی سب حضرت موصوف کی ذات اقدس میں جمع ہیں۔ افسوس صد افسوس کے ایک سال کے

اندر ہی حضرت واصل بحق ہو گئے۔ لیکن اس ایک سال کے قلیل عرصہ ہی میں جن لوگوں سے میری ملاقات ہوئی یا جن لوگوں نے مجھے خطوط وغیرہ ارسال کرنے کی تکلیف کی سب ہی نے میری رائے کی تائید کی اس قسم کے صرف ایک خط کا اقتباس لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں:

''پندرہویں صدی ہجری اور منصب تجدید'' پڑھنے کے بعد ایمان میں انجلا اور روح میں بالیدگی پیدا ہوئی ایک مضمون بعنوان ''پندرہویں صدی کا سلام اس صدی کے مجدد کے نام'' ارسال خدمت کروں گا جس میں بہت سارے دلائل و براہین سے مجدد مأۃ حاضرہ سیدنا سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے پندرہویں صدی کے مجدد ہونے کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے۔

محمد اشرف رضا قادری الجامعۃ الاشرفیہ

مبارک پور، اعظم گڑھ مورخہ ۲۵ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

بعض شعرا نے اپنے کلام میں بھی اسکا اظہار کیا ہے۔ جو رسائل واخبارات میں شائع ہوا ہے۔

حضرت قاری محمد امانت رسول صاحب پیلی بھیتی کی منقبت کا ایک شعر

ہو پندرہویں صدی کے تم مجدد مفتئ اعظم
یہی کہتے ہیں پیران طریقت مفتئ اعظم

مولانا وکیل احمد صاحب بہرائچی کی منقبت کا یہ شعر

عابد و زاہد اعلم عالم میرے آقا مفتی اعظم
ہیں جو مجدد جان عالم میرے آقا مفتی اعظم

شہزادۂ محدث سورتی سلطان الواعظین کا فرمان

سلطان الواعظین مخدوم العلماء والعرفاء خلیفہ اعلیٰحضرت علامہ مولانا مولوی حکیم مفتی الحاج الشاہ عبدالاحد صاحب ابن شیخ المحدثین استاد الاولیاء والعارفین کنز الکرامت جبل الاستقامت حضرت علامہ مفتی فقیہ شاہ وصی احمد صاحب حنفی حنیفی انصاری محدث سورتی ثم پیلی بھیتی علیہما الرحمہ سرزمین پیلی بھیت پر ۱۳۰۰ھ میں پیدا ہوئے اپنے زمانے میں بہترین عالم فاضل مقرر مدرس محدث ابن محدث ہوئے اخیر عمر تک مدرسہ الحدیث پیلی بھیت میں درس دیتے رہے آپ کے اور آپ کے والد ماجد حضور محدث سورتی کے شاگردوں میں حضرت محدث اعظم ہند مولانا سید شاہ محمد صاحب اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمۃ قابل ذکر ہیں۔

حضور محدث سورتی قدس سرہٗ نے اپنے فرزند ارجمند سلطان الواعظین کو اعلیٰحضرت کے دست حق پرست پر بیعت کرایا، ۱۳۲۳ھ کے سفر حرمین شریفین میں اعلیٰحضرت آپ کو اپنے ہمراہ بھی لے گئے آپ کو امام اہل سنت اعلیٰحضرت سرکار فاضل بریلوی کی بارگاہ سے مثالی خلافت بھی عطا ہوئی اپنے رسالہ مبارکہ بنام الاستمداد میں اعلیٰحضرت سرکار آپ کے متعلق فرماتے ہیں۔ ؎

اک اک وعظِ عبدِ احد پر
کیسے نتھنے پھلاتے یہ ہیں

اعلیٰحضرت سرکار نے آپ کو سلطان الواعظین کا لقب بھی عطا فرمایا نبیرۂ محدث سورتی حضرت مولانا شاہ مانا میاں فضل الصمد صاحب رضوی فرماتے ہیں حضور دادمیاں صاحب قبلہ قطب عالم حضور محدث سورتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ کو اور والد ماجد بھائی میاں سلطان الواعظین کو اعلیٰحضرت سرکار فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کرایا۔

اعلیٰحضرت سرکار کے وصال کے بعد میرے والد ماجد شہزادہ محدث سورتی حضرت سلطان الواعظین فرماتے تھے اپنے پیرو مرشد حضور اعلیٰحضرت کے وصال کے بعد میں اپنا مرشد شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند کو سمجھتا ہوں میرے مرشد برحق اعلیٰحضرت سرکار کی سراپا تصویر ہیں مفتیٔ اعظم ہند صورت و سیرت میں ہو بہو سراپا اعلیٰحضرت ہیں۔ اعلیٰحضرت کے بعد مفتی اعظم ہند جیسا فقیہ متقی بزرگ عامل و کامل ولی ابن ولی ابن ولی میری نظر سے نہیں گزرا ۔ نیز حضرت شاہ مانا میاں صاحب رضوی نے فرمایا قاری صاحب میں بھی پیرو مرشد اعلیٰحضرت عظیم البرکت آقائے نعمت باعث برکت دریائے رحمت مجدد اعظم دین و ملت پیشوائے امت مولانا شاہ امام احمد رضا خاں صاحب

علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضور مفتیٔ اعظم ہند قطب عالم قبلہ عالم کو اپنا مرشد سمجھتا ہوں۔

شیخ طریقت خلیفہ اعلیٰحضرت برہان ملت حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ برہان الحق صاحب قبلہ جبلپوری علیہ رحمت الباری فرماتے ہیں۔ مخدوم و محترم فرزند مجدد اعظم جان قبلہ حضرت مفتی اعظم ہند؛ والمجد والکرم کی زبان کا ایک ایک جملہ اور ان کی تحریر پُر تنویر کا ایک ایک لفظ اپنی جگہ ایک قانون ہے حضور مفتی اعظم ہند قبلہ مدظلہ اپنے اقوال و افعال میں اپنے والد ماجد اعلیٰحضرت قبلہ کے نقش قدم پر گامزن ہیں اور صورت و سیرت میں بھی ہم شبیہ اعلیٰحضرت ہیں۔ حضرت مفتی اعظم ہند کے وصال پُر ملال کے بعد جب حضور برہان الملۃ والحق جبلپوری بریلی شریف تشریف لائے تو راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی بھی بریلی شریف حاضر تھا۔ حضور مفتی اعظم ہند کے مکان دارالافتاء والی سہ دری بیٹھک میں جہاں

حضرت مفتی اعظم ہند تشریف فرما ہوتے تھے۔ وہاں حضرت برہان ملت جلوہ فرما ہیں رقت طاری ہے۔ فرمانے لگے قاری امانت رسول یوں تو میری پیدائش حضور مفتی اعظم ہند قبلہ کی ولادت سے ۹ ماہ قبل ۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۱۰ھ پنجشنبہ کو ہوئی لیکن حضرت مجھ خادم سے مرتبے میں بہت بڑے ہیں۔ حضرت مفتی اعظم ہند کے وصال پر ملال کی خبر سنتے ہی فقیر پر غشی طاری ہوگئی طبیعت بگڑ گئی جب کچھ فرق ہوا تو برجستہ یہ رباعی فقیر کی زبان پر جاری ہوگئی۔

مفتیٔ اعظم کا ظلِ عاطفت ☆ آہ ہم خدام پر سے اٹھ گیا
اعلیٰحضرت کی شبیہِ پاک کا ☆ دل کے آئینے میں نقشہ رہ گیا

اس رباعی میں بھی حضرت برھان ملت نے اپنے کو حضرت مفتی اعظم ہند کا خادم فرمایا۔ پھر فرمایا قاری صاحب حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ کی کوئی منقبت سنایئے۔ راقم الحروف نے حسب الحکم حضرت برھان ملت کو اپنی لکھی ہوئی منقبت سنائی جس کا مطلع ہے۔

رضائے مصطفیٰ آقائے نعمت مفتیٔ اعظم
مسلم پیشوائے اہلِ سنت مفتیٔ اعظم

حضرت برھان ملت کثیر مُریدین کے ساتھ جلوہ فرما ہیں اور رقت طاری ہے۔ راقم الحروف نے جب یہ شعر پڑھا

ہو پندرھویں صدی کے تم مجدد مفتیٔ اعظم

یہی کہتے ہیں پیران طریقت مفتی اعظم

تو بار بار اس شعر کو پڑھوایا۔ اور حضرت برہان ملت نے فرمایا قاری صاحب پیران طریقت کی جگہ پیران شریعت پڑھیئے پھر اس شعر کو کئی مرتبہ پڑھوایا اور فرماتے رہے سبحان اللہ بیشک مجد دھو مجد دھو پھر اپنے جیب مبارک سے مٹھی بھر نوٹ نکال کر عطا فرمائے اور بہت دیر تک رقت طاری رہی۔

رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب کی تحریر

رئیس القلم شہنشاہ خطابت مناظر اعظم ہندوستان حضرت الحاج الشاہ مفتی علامہ ارشد القادری صاحب امیر سربراہ اعلیٰ جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی کی عیادت کو راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول دہلی حاضر ہوا محبی محمد اعظم رضوی اور کئی احباب فقیر کے ساتھ تھے جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء میں حضرت علامہ صاحب سے ملاقات کی علالت و کمزوری کی بنا پر ملاقات پر پابندی کے باوجود حضرت نے فقیر کو ایک گھنٹہ عطا فرمایا اور حضور مفتئ اعظم ہند کے فضائل پر گفتگو فرماتے رہے۔ راقم الحروف نے حضرت رہان ملت والا مزکورہ واقعہ بیان کیا کے حضور برہان ملت کے سامنے جب منقبت کا یہ شعر پڑھا و۔

ہو پندرھویں صدی کے تم مجدد مفتی اعظم
یہی کہتے ہے پیران طریقت مفتی اعظم

تو حضرت برہان ملت نے فرمایا قاری صاحب پیران طریقت کی جگہ پیران شریعت پڑھیئے تو حضرت علامہ ارشد القادری صاحب جھوم اٹھے اور فرمایا قاری صاحب حضرت برہان ملت علیہ الرحمۃ نے پیران طریقت کے بجائے پیران شریعت فرما کر جان ڈال دی یہ منصب پیران

طریقت کا نہیں ہے بلکہ یہ منصب پیران شریعت ہی کا ہے حضور برہان ملت نے خوب اصلاح فرمائی پھر فقیر نوری نے ایک استفتا اور اس کا جواب حضرت علامہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا اس کو ملاحظہ فرما کر حضرت علامہ صاحب نے حضور مفتی اعظم ہند کی مجددیت پر مندرجہ ذیل تحریر قلمبند فرمائی:

مسلماً و محمداً و مصلیاً و مسلماً

بلاشبہ مجدد کی علامتیں واضح طور پر حضور پُر نور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان میں موجود ہیں۔ لیکن ان علامتوں کی بنیاد پر اس صدی کے ممتاز علماء و مشائخ کو مجتمع کرنے کی سعادت حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب قبلہ خلیفہ مفتی اعظم ہند کے حصے میں آئی۔

علامتوں کی بنیاد پر صدی کے مجدد کی تلاش کرنے والے کو حضور مفتی اعظم ہند کی بارگاہ میں پہنچ کر اطمینان ہو جائے گا کہ ہم ایک مجدد کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں۔ اس موضوع پر دل تو بہت کچھ لکھنے کو چاہتا ہے لیکن علالت کی وجہ سے اتنے ہی پر بس کرتا ہوں۔ خدا نے توفیق بخشی تو اس موضوع پر بہت کچھ لکھنا ہے۔

فقیر ارشد القادری

امیر و سربراہ جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء (ذاکر نگر، نئی دہلی)

۵ جمادی الاولی ۱۴۲۰ھ

شہزادۂ استاذِ زمن اور تاجدار اہل سنن

راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی ہر جمعرات کو پہلی بعیت سے بریلی شریف اپنے مرشد برحق حضور مفتی اعظم ہند قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ جمعہ کو دار الافتاء والی سہ

دری بیٹھک میں ہم لوگ حاضر تھے کہ استاد العلماء برادرزادۂ اعلیٰحضرت علامہ مولانا مفتی حکیم مولوی شاہ حسنین رضا خانصاحب تشریف لے آئے اور فرمایا قاری صاحب کچھ سنایئے میں نے حضور مفتئ اعظم ہند کی، وہ منقبت پڑھنا شروع کردی جو عرس رضوی کے مشاعرہ میں پیش کی تھی جس کا مصرع تھا۔

جمالِ حضرت احمد رضا کا آئینہ تم ہو

وہ منقبت ملاحظہ فرمائیں۔

ضیائے محفلِ اہلِ سنن اے مصطفیٰ تم ہو
ولی ابن ولی ابنِ نقی ابنِ رضا تم ہو

جہاں پہنچے پہنچتے ہی جمع ہوجاتے پروانے
شہِ مفتئ اعظم شمعِ بزمِ اولیا تم ہو

حضورِ اعلیٰحضرت کو نہ دیکھا جس نے وہ دیکھے
مرے مفتئ اعظم تم کو ہمشکلِ رضا تم ہو

محی الدیں ابولبرکات رکھا نام مرشد نے
بشارت احمدِ نوری میاں کی با خدا تم ہو

نمازِ فرض اب بھی باوجودِ ضعف و کمزوری
کھڑے ہوکر پڑھے جو شخص وہ مردِ خدا تم ہو

سراپا اعلیٰحضرت دیکھنا ہو جس کو وہ دیکھے
جمالِ حضرت احمد رضا کا آئینہ تم ہو

فصاحت میں بلاغت میں فقاہت میں صداقت میں

جمال حضرت احمد رضا کا آئینہ تم ہو

تمہیں کردے عطا مولا تعالیٰ عمرِ خضر آقا

کرم فرما ہمارے سر پہ یعنی دائما تم ہو

امانت قادری کو کچھ نہیں طوفان غم کا ڈر

جب اس کے اور اہل سلسلہ کے ناخدا تم ہو

چھے ماہ پہلے دینا میں

حضرت علامہ حسنین رضا خانصاحب اس منقبت کو سن کر بے حد مسرور ہوئے اور رقت طاری ہوگئی پھر فرمانے لگے قاری صاحب بڑے خوشنصیب ہو جو مفتی اعظم ہند جیسا شیخ کامل پایا۔ میں مفتیٔ اعظم ہند سے چھے ماہ پہلے دینا میں آیا ہوں لیکن مفتی اعظم ہند مجھ سے بہت بڑے ہیں اور بہت بڑے منصب پر فائز ہیں۔

چراغ لیکر زمانے میں ڈھونڈو تو نہ پاؤ

حضرت علامہ حسنین رضا خانصاحب نے پھر فرمایا قاری صاحب میں سچ کہتا ہوں حضور مفتی اعظم ہند قطب الارشاد ہیں مظہر غوث اعظم ہیں۔ میں ان کا چچیرا بھائی ہوں ان کا ہم عمر، ہم سبق ہوں، گھر کا ایک فرد ہوں۔ قاری صاحب ان کا اور میرا بچپن ایک ساتھ گزرا وہ بچپن میں بھی لہو ولعب کھیل کود سے دور ہی رہے۔ میں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

گھر میں دیکھا باہر دیکھا۔ قاری صاحب میرا یہ قول نوٹ کرلو " چراغ لیکر اگر دینا میں

ڈھونڈو گے تو واللہ مفتی اعظم ہند جیسا شیخ نہیں پاؤ گے"

ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس دہر میں تھک جاؤ گے
مفتئ اعظم ہند جیسا نہیں پاؤ گے

یہ اس بزرگ ترین استاد المتکلمین ہستی کے ارشادات ہیں جو اعلیٰحضرت سرکار کے حقیقی بھتیجے ہیں۔ اعلیٰحضرت سرکار کے شاگرد خلیفہ ہیں۔ اعلیٰحضرت سرکار کے داماد ہیں۔ اعلیٰحضرت سرکار کے منجھلے بھائی استاد زمن علامہ حسن رضا خان صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ اور محدث بریلی حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی تحسین رضا خانصاحب کے والد ماجد ہیں۔

حضرت محدث اعظم ہند کا ارشاد

حضور پُرنور مفتئ اعظم ہند قدس سرہٗ کا فتوی "لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز درست نہیں" اسی فتوے کی تصدیق کرتے ہوئے چشم و چراغ خاندان اشرفیہ محدث اعظم ہند حضرت علامہ مفتی شاہ سید محمد صاحب اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔

هذا حكم العالم المطاع و ما علينا الا الاتباع

فقیر اشرفی ابو المحامد سید محمد اشرفی غفرلہٗ

"یعنی یہ ایک عالم مطاع کا حکم ہے اور ہمارے لئے اتباع کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں۔"

حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں کی تشریح

شہزادۂ محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب اشرفی کچھوچھوی اپنے والد ماجد کے اس جملہ کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آج تک حضور مفتی اعظم ہند کا تعارف کراتے ہوئے جو کچھ لکھا گیا ہے اور آئندہ جو کچھ لکھا جائے گا

ان سب کو اگر ایک پلڑے پر اور حضور محدث اعظم ہند کے قلم سے نکلے ہوئے اس فقرے کو دوسرے پلڑے پر رکھ دیا جائے تو اس کا وزن زیادہ ہوگا۔ ہم اس عظیم فرد کے فضل وکمال کا کیا تعارف کرا سکیں گے جسے حضور محدث اعظم ہند جیسی شخصیت کی زبان بھی ''عالم مطاع واجب الاتباع'' قرار دے۔ یہ دلیل ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند کی اتباع عین اتباع رسول تھی ورنہ اسے محدث اعظم ہند جیسا فقیہ ومحدث واجب قرار نہ دیتا (استقامت مفتی اعظم نمبر صفحہ:۱۳۱) نیز حضور محدث اعظم ہند اکثر مجالس کے اختتام پر دعا کرتے تھے کہ خدایا سید محمد اشرفی کی بقیہ عمر کا حصہ حضور مفتی اعظم ہند کو عطا فرمادے۔

فتوے سے بڑھ کر تقویٰ ہے

یہی محدث اعظم ہند کچھوچھوی اشرفی فخر خاندان اشرفیہ مخدومیہ علیہ الرحمہ شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: ''آج کی دنیا میں جن کا فتوے سے بڑھ کر تقویٰ ہے ایک شخصیت مجدد مأۃ حاضرہ کے فرزند دلبند کا پیارا نام مصطفیٰ رضا بے ساختہ زبان پر آتا ہے اور زبان بے شمار برکتیں لیتی ہے''

نور چشم اعلیٰحضرت راحتِ دل خستگاں
مفتئ اعظم بنامِ مصطفیٰ شاہِ زماں

(ماہنامہ نوری کرن، بریلی شریف، صفحہ:۲۲، اپریل ۱۹۶۵ء)

تاجدارِ مارہرہ کا فرمان

تارک الدنیا حضرت مولانا مولوی محمد احمد صاحب برکاتی کانپوری کا بیان ہے کہ سید العلماء سند الحکماء شیخ التصوف حضرت علامہ مفتی الحاج سید شاہ آل مصطفیٰ میاں صاحب قبلہ

برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے ارشاد فرمایا شہزادہ اعلیٰحضرت فقیہ زمانہ مظہر مشائخ مارہرہ حضور پرنور مفتی اعظم ہند کے فضائل فقیر برکاتی کیا بیان کرسکتا ہے بس دور حاضر میں حضور مفتی اعظم ہند قبلہ دنیائے اسلام کی بزرگ ترین ہستی ہیں میری دعا ہے رب کائنات جل جلالہٗ کے حضور غدایا میری بقیہ عمر حضور مفتی اعظم ہند کو عطا فرمادے۔

حضور حافظ ملت کی نظر میں

جلالۃ العلم استاذ العلماء حافظ ملت بانی سنی عربی یونیورسٹی الجامعہ الاشرفیہ مصباح العلوم، علامہ الحاج شاہ عبدالعزیز صاحب انصاری محدث اعظم مبارکپوری فرماتے ہیں اپنے زمانے کے اعلم العلماء افقہ الفقہاء فرزند اعلیٰحضرت امام احمد رضا حضور مفتی اعظم ہند علامہ مفتی شاہ مصطفیٰ رضا خانصاحب بریلوی مدظلہ العالی امر بالمعروف نہی عن المنکر کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ حق گوئی میں وہ ایسے مرد مجاہد فی الدین ہیں کہ معاصرین میں یہ بات عموماً نہیں ملتی۔ قدم قدم پر بندگان خدا کو برائیوں سے روکنا نیکیوں کی تلقین کرنا اور بلا خوف و جھجک ہر شخص کو غیر شرعی عمل پر ٹوک دینا ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ سنی عربی یونیورسٹی کے سنگ بنیاد کے موقع پر سرکار مفتی اعظم ہند مبارکپور تشریف لائے اور اپنے مبارک ہاتھوں سے رسم سنگ بنیاد ادا فرمائی جس میں ملک کے سینکڑوں علماء و فضلاء اکابر و مشائخ تشریف لائے۔ اسی موقع پر حضور سید العلماء حضور مجاہد ملت حضور برہان ملت اور حضور پرنور مفتی اعظم ہند وغیرہ اکابر تشریف فرما تھے۔ اس وقت یہ واقعہ پیش آیا۔ ایک صاحب کو لیکر حضور مفتی اعظم ہند کی خدمت میں فقیر حاضر ہوا اور عرض کیا حضور اس شخص کے بارے میں دعا فرمادیں۔ اس نے سب سے پہلے یونیورسٹی کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ پیش کیا ہے۔ اس شخص کے ٹائی بندھی ہوئی تھی بس حضور مفتی اعظم ہند اس کی ٹائی پکڑ لی اور غصے میں فرمایا ٹائی باندھ کر آئے ساٹھ ہزار روپے اس مدرسے کو دیئے۔

حافظ ملت اور اہل مدرسہ پر بڑا احسان کیا توبہ توبہ اس ٹائی کو اتارو یہ نصاریٰ مذہب کا شعار ہے۔ اس کا باندھنا ناجائز و حرام و موجب عذاب نار ہے توبہ کرو اور اس کو اتارو پھر خود توبہ کرائی۔ بعدہٗ اس شخص پر بہت مہربانی فرماتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھا اور دعاؤں سے نوازا۔ اور اس شخص کو اس پیش قدمی پر مبارک باد دی۔ راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی غفرلہٗ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کے ساتھ حاضر تھا یہ واقعہ فقیر نوری کے سامنے کا ہے۔

حضور مفتی اعظم ہند کی مجددیت پر حضور مجاہد ملت کی تائید

سلطان مناظرین---- ۱۴۰۱ھ----(مادہ تاریخ وصال مجاہد ملت از راقم الحروف) فخر العارفین استاد الاصفیا والعلماء والاتقیاء حضور مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد حبیب الرحمٰن صاحب عباسی علیہ الرحمہ رئیس اعظم اڑیسہ سے کسی نے سوال کیا حضور مفتی اعظم ہند قبلہ مدظلہ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ راقم الحروف بھی حاضر ہے حضور مجاہد ملت نے فرمایا: سرکار مفتی اعظم ہند قبلہ ادام اللہ تعالیٰ ظلہ النورانی تو اپنے زمانے کے شہنشاہ اولیاء ہیں فقیران کا کفش بردار ہے۔ یہ ۱۳۹۹ھ چل رہی ہے اگر انھوں نے پندرہویں صدی پالی تو بیشک وہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ ماہ ذی الحجہ المبارک ۱۴۰۰ھ میں فقیر راقم الحروف محمد امانت رسول مدینہ طیبہ طاہرہ منورہ میں حاضر ہے۔ برادر معظم الحاج حافظ محمد عنایت رسول صاحب رضوی اور بحر العلوم حضرت علامہ شاہ مفتی محمد احمد جہانگیر خانصاحب زید مجد السامی بھی تشریف فرما ہیں۔ حضور مجاہد ملت مدینہ پاک میں تشریف لائے حضرت مجاہد ملت کی قیام گاہ پر اور قطب مدینہ حضور ضیاء الملت کے مکان پر حضور مجاہد ملت سے خوب گفتگو رہی گھنٹوں حضرت کی بارگاہ میں حاضر رہے حضور مجاہد ملت سے عرض کیا گیا حضور مفتی اعظم ہند کے متعلق حضرت کا کیا خیال ہے ایک شخص نے کہا ہے بوڑھا مجدد نہیں ہوسکتا۔ حضور مجاہد ملت

نے فرمایا سرکار مفتیٔ اعظم ہند تو اس زمانے کے سب سے بڑے عالم ظاہر و باطن ہیں شہنشاہ اولیاء امام العلماء ہیں فقیر ان کا کفش بردار ہے یہ سنہ چودہ سو چل رہی ہے ان میں مجدد ہونے کے سب شرائط موجود ہیں بس ایک شرط باقی رہ گئی ہے وہ یہ کہ جس صدی کا جو مجدد ہو اس صدی کا بھی کچھ حصہ پالے اگر انھوں نے پندرہویں صدی کے ایک دو دن بھی پا لیئے تو بلاشبہ وہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

صدی پندرہویں بھی اک سال سے زائد ملی تم کو
ہوئی یہ شرط پوری ہو مجدد مفتیٔ اعظم
مجدد ہو گئے تم شرط پوری ہو گئی جس دم
بفرمانِ حبیبِ حق مجاہد مفتیٔ اعظم

۱۴۰۲ھ شب ۱۴ محرم الحرام میں حضور مفتیٔ اعظم ہند نے وصال فرمایا پندرہویں صدی کے ایک دو دن نہیں بلکہ ایک سال تیرہ دن پائے لہٰذا حضور مجاہد ملت کے بقول بلاشبہ حضور مفتیٔ اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

سید الاصفیاء کا ارشادِ نورانی

حضور احسن العلماء سید الاصفیاء زینت الاولیاء جانشین سرکار مارہرہ حضرت علامہ مولانا حافظ مفتی سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں صاحب قبلہ دام ظلہ النورانی سجادہ نشین سرکار کلاں خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف نے فرمایا حضور مفتیٔ اعظم ہند جیسا متقی فقیہ جامع الفضائل میری نظر سے نہیں گزرا اور میرے جد کریم خاتم الاکابر نور العارفین غوث زمانہ سیدنا نوری میاں

صاحب مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفتیٔ اعظم ہند مظہر اتم اور ان کی
زندہ کرامت ہیں۔ فقیر برکاتی ان کے مراتب کیا بیان کر سکے شہزادہ
مارہرہ صاحب البرکات سید السادات کے نور نظر سیدنا ابوالحسین احمد
نوری میاں صاحب نے ان کی ولادت پر انھیں ولی فرمایا محی الدین
جیلانی ابوالبرکات نام رکھا اور صرف چھ مہینے کی عمر میں جملہ اجازت
خلافتیں بخش دیں فقیر برکاتی نے اپنی اہلیہ محترمہ سیدہ کو اور اپنے
دوصاحبزادگان سید محمد افضل سید نجیب حیدر کو حضور مفتیٔ اعظم ہند کے
ہاتھ پر بیعت کرایا۔

حسب الحکم امین البرکات حضرت مولانا ڈاکٹر سید شاہ محمد امین
میاں صاحب قبلہ برکاتی مارہروی مدظلہ العالی راقم الحروف فقیر محمد امانت
رسول غفرلہ کا مضمون ''مجدد ماۃ حاضرۃ'' یعنی پندرہویں صدی کے مجدد
حضور مفتیٔ اعظم ہند کو رسالے کی شکل میں شائع کیا۔ وہ رسالہ لیکر راقم الحروف
فقیر محمد امانت رسول رضوی برکاتی حضور احسن العلماء مدظلہ العالی کی خدمت
برکت میں حاضر ہونے مارہرہ جارہا تھا آستانہ رضویہ پر حاضری دی کہ حضرت
ازہری میاں صاحب قبلہ سے ملاقات ہوئی فرمایا کہاں کا ارادہ ہے عرض کیا
مارہرہ مطہرہ جارہا ہوں۔ فرمایا حضور احسن العلماء مدظلہ کی بارگاہ میں قدم بوسی
عرض کرنا اور میرا خط بھی پیش کر دینا اس خط کا عکس ملاحظہ ہو۔

راقم الحروف حضور احسن العلماء مدظلہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا قدم بوسی کے بعد وہ
خط پیش کیا۔

حضرت ازہری میاں صاحب قلمی خط بخدمت حضور احسن العلماء

۷۸۶
۹۲

حضور اشیخ المنور قبلہ حسن میاں صاحب نجیب زیدمجدہ العالی۔ سلام مسنون نیاز معروض

طالب خیر بفضلہ تعالیٰ مع الخیر۔ حضور کی دعاؤں کے صدقہ میں حصہ سراپا تقصیر گداگر آستانہ برکات کو حضرت سرکار غوث اعظم کا سہرا شرف ملا۔ خدایا ایں کرم بار دگر کن۔ حامل عریضہ قاری محمد امانت رسول صاحب مستحق خدمت ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ایک مضمون حضور مفتی اعظم کی مجددیت پر لکھا ہے۔ حضور ملاحظہ فرما کر تائید و دعا سے سرفراز فرمائیں عین کرم ہوگا۔ جملہ مخادیم کرام وحضار آستانہ سے سلام مسنون کہ آستانہ عالیہ برکاتیہ میں سلام مسنون مع صاحبزادگان بعد سلام

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

تاجدارِ مارہرہ کی تائید

حضور احسن العلماء مدظلہ الاقدس کی طبیعت اس وقت ناساز تھی ارشاد فرمایا ان دنوں علیل ہوں صحت یاب ہونے پر اسکو دیکھ کر اسی وقت کچھ لکھ دوں گا نیز فرمایا برخوردار سید امین میاں نے تو اس کی تصدیق کی ہے اس رسالہ کی آپ کے مضمون کی بڑی تعریف کی ہے وہ فقیر برکاتی ہی کی تصدیق سمجھو قاری صاحب یہ رسالہ تو آپ آج دے رہے ہیں مجھے خوب یاد ہے ۱۴۰۰ھ میں آپ نے میرے اعلیٰحضرت مجدد مأۃ ماضیہ چشم و چراغ خاندان برکاتیہ کی سوانح حیات بنام "تجلیات امام احمد رضا" تحریر کی اور ۱۴۰۷ھ میں کتابت شدہ "تجلیات امام احمد رضا" قدس سرہٗ فقیر کے پاس لائے فقیر نے اسے دیکھا پڑھا اس کی تصدیق

لکھی اس میں آپ نے حضرت مفتئ اعظم ہند کو پندرھویں صدی کا مجدد لکھا تو میری تمنا پوری ہوئی حالانکہ یہ بات بہت پہلے ہی ہو چکی۔

برتا، پرکھا، جانچا

پھر حضور احسن العلماء نے فرمایا قاری صاحب میرے جد اکرم قطب عالم سیدنا ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب کی نشانی ان کے فرزند روحانی محمد ابوالبرکات آل رحمٰن محی الدین جیلانی حضرت مفتی اعظم ہند نوری برکاتی کو میں نے دسترخوان سے لیکر مسند افتاؤ سجاد کی عبادت، ریاضت تک دیکھا۔ خلوت میں بھی دیکھا جلوت میں بھی دیکھا، برتا، پرکھا، جانچا یہ سب تفصیل وہ ہر جگہ اپنی بھرپور جلالت علمی تقوی پرہیزگاری اتباع سنت کے ساتھ جلوہ افروز ہوا کرتے تھے۔ وہ بہت بڑے عابد وزاہد وقائد ومجاہد فی الدین تھے۔ دورِ حاضر میں ان جیسا فقیہ متقی میں نے نہیں دیکھا ان کے تجدیدی کارنامے ظاہر وباہر ہیں وہ بیشک پندرھویں صدی کے مجدد ہیں۔

فخر خاندانِ اشرفیہ کا فرمان

صدر المشائخ نبیرۂ حضور اشرفی میاں پیر طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید محمد اشرف صاحب مدظلہ اشرفی سجادہ نشین کچھوچھہ شریف تحریر فرماتے ہیں حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ بلاشبہ ان اکابرین میں سے تھے جو دین وسنت کو فروغ دینے کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت کی پوری زندگی پر ایک طائرانہ نگاہ ہی ڈالئے تو یہ حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ خلوص للّٰہیت سے عاری ہو وہ اگر ایک طرف متبحر عالم مستند اور معتبر فقیہ مختلف علوم وفنون کے ماہر اور شعر وادب کے مزاج آشنا تھے تو دوسری جانب ریاضت وعبادت مکاشفہ مجاہدہ اور اسرار باطنی کے بھی محرم تھے اور ہر میدان میں ان کے خلوص وللّٰہیت کی جلوہ گری نمایاں طور پر دکھائی دیتی تھی۔"

ایک ایسی شمع تھے جس کے گرد لاکھوں پروانے اکتساب نور کی خاطر زندگیوں کو داؤں پر چڑھائے رہتے تھے۔ میرے گھرانے کے بزرگوں سے ان کے دیرینہ اور گہرے تعلقات تھے۔ اس پس منظر میں مجھے ان کا قرب خاص حاصل تھا۔ ایسے کئی موقع آئے جب حضرت نے تنہائی فضا پاکر انشراح صدر کے ساتھ مجھ سے باتیں فرمائیں اور ایک موقع پر فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے یہاں تک کہدیا اگر دین وسنت کے ماحول میں انتشار کا خوف واندیشہ نہ ہوتا تو بعض لوگوں کے چہروں پر پڑی ہوئی نقابوں کو الٹ کر ان سے اپنی بیزاری کا اعلان کر دیتا۔ حضرت نے اپنی مدھم لے میں مگر کسی قدر جوش کچھ اور باتیں بھی ارشاد فرمائیں جنھیں میں سمجھ نہ سکا اس لئے کہ میں پہلے ہی سے اس فکر میں ڈوب گیا تھا کہ دین وسنت سے خلوص وللّٰہیت رکھنے والے اس معیار کے کہاں ملیں گے۔ جن میں صبر وتحمل بھی ہو فکر وتدبر بھی اور حلم ومروت بھی۔

فقط والسلام، سید مختار اشرف سجادہ نشین کچھوچھا شریف، (ماہنامہ استقامت مفتئ اعظم نمبر صفحہ:۳۴)

شمس العلماء کے کلمات

مرشد برحق عاشقِ موجودِ مطلق حضور مفتی اعظم ہند قبلہ علیہ الرحمہ کی خدمت بابرکت میں راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی حاضر ہے کہ غواص بحر معرفت مصنف قانون شریعت شمس العلماء حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی قاضی شمس الدین احمد صاحب جونپوری تشریف لائے حضور مفتی اعظم ہند کی دست بوسی قدم بوسی فرما کر سر جھکائے خاموشی کے ساتھ بیٹھ گئے اور کچھ مسائل دریافت فرمائے حضور مفتی اعظم ہند نے جواب عنایت فرمایا کچھ دیر کے بعد حضور مفتی اعظم ہند سے اجازت لے کر جب چلے تو راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی نے حضرت شمس العلماء سے عرض کیا حضور مفتی اعظم ہند کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے تو حضرت شمس العلماء نے فرمایا فقہ کا اتنا بڑا ماہر اس زمانے میں کوئی دوسرا نہیں میں حضرت کی

خدمت میں جب حاضر ہوتا ہوں تو سر جھکا کر بیٹھا رہتا ہوں اور خاموشی کے ساتھ حضرت کی باتیں سنتا رہتا ہوں۔ حضرت سے زیادہ بات کرنے کی ہمت نہیں پڑتی ایک مفتی اعظم ہند بقیۃ السلف ہیں باقی تو سب اٹھ گئے (استقامت مفتی اعظم نمبر) نیز شمس العلماء نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ سرکار مفتی

اعظم ہند مدظلہ الاقدس نے کسی تحریر کو ملاحظہ فرمایا ہے تو اس تحریر کی تصدیق آنکھ بند کر کے کر دوں گا۔ حضرت مفتی شمشاد احمد صاحب بدایونی کا بیان ہے جامعہ حمیدیہ رضویہ بنارس میں درس حدیث کے دوران شمس العلماء ہمارے استاد گرامی اکثر حضور مفتی اعظم ہند کے فضائل میں اسطرح فرمایا کرتے تھے۔

۱۴۰۰ھ میں ہمراہ برادر معظم الحاج حافظ محمد عنایت رسول صاحب رضوی زید مجدہٗ دوسری بار کی حاضری حرمین طیبین کے موقع پر مدینہ پاک میں حضرت قطب مدینہ ضیاء الملت والدین کے مکان پر راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی اور حافظ عنایت رسول صاحب حاضر ہیں۔ غزالی دوراں محقق پاکستان شیخ الدلائل حضرت علامہ مفتی سید شاہ احمد سعید صاحب کاظمی نے حضور مفتی اعظم ہند کے متعلق ارشاد فرمایا حضور مفتی اعظم ہند تو مفتی اعظم عالم ہیں اس زمانے میں ان جیسا فقیہ و مفتی میں نے دوسرا نہیں دیکھا۔ قران پاک میں خدائے قدیر جل مجدہٗ خود ارشاد فرماتا ہے:

"اِنْ اَوْلِیَآءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ" "ترجمہ: اللہ کے ولی نہیں مگر متقی"

انھیں دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے یہ خود ان کی ولایت کی دلیل ہے۔ بفضلہ تعالیٰ فقیر

کاظمی کو بھی سرکار مفتئ اعظم ہند قبلہ مدظلہ العالی سے خلافت واجازت کا شرف حاصل ہے۔

پاکستان کے شیخ العلماء کا فرمان

رمضان شریف ۱۴۰۰ھ مدینہ پاک میں حضرت ضیاء الملت کے مکان پر منعقدہ محفل ضیائیہ میں بہت سے مشائخ مدینہ بھی تشریف فرما تھے۔ علامہء کبیر حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ مفتی جہانگیر صاحب مدظلہ اور برادرم حافظ حاجی محمد عنایت رسول صاحب کے ہمراہ راقم الحروف فقیر امانت رسول رضوی بھی حاضر تھا۔ پیر طریقت شیخ القراء حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج قاری مصلح الدین صاحب قبلہ پاکستانی نے تقریر فرمائی دوران تقریر فرمایا حضور پرنور مفتی اعظم ہندوستان متع اللہ المسلمین بطول بقاءِ کے مراتب مجھ جیسا خادم کیا بیان کرسکے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ سرکار دوعالم شہنشاہ مدینہ علیہ التحیۃ والثناء کے آب وضو وغیرہ کو صحابہ کرام علیہم رضوان المولی المنعام زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے بلکہ اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں پر اور اپنے اجسام پر مل لیتے تھے۔ فقیر جب ہندوستان حاضر ہوا تو حضور تاجدار مدینہ علیہ الصلاۃ والسلام کے نائب اکرم ومظہر اتم سرکار مفتی اعظم ہندوسندھ کی یہ شان دیکھی کہ وہ رضا مسجد میں وضو فرمارہے ہیں اور لوگوں کا ہجوم لگا ہے۔ ان کے آبِ وضو کو بھی لوگ اپنے ہاتھوں میں، اپنے برتنوں میں لے رہے ہیں، کوئی چہرے پر مل رہا ہے۔ کوئی جسم پر اور کوئی پانی کو پی رہا ہے۔ اس زمانے میں بہت سے مشائخ کی زیارت نصیب ہوئی لیکن یہ بات کسی میں نہیں پائی بیشک مفتی اعظم ہند اپنے وقت کے امام الاولیاء اور قطب الارشاد ہیں۔ فقیر کو بھی بفضلہٖ تعالیٰ ان کی خلافت وتلمذ کا شرف حاصل ہے۔

حرمین شریفین کے مفتیان و علمائے کرام

جب حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ ۱۳۹۱ھ میں تیسری مرتبہ حج و زیارت سے سر فراز ہوئے تو اس موقع پر مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے سینکڑوں افراد حضرت کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور بڑے بڑے علمائے اعلام و فضلائے کرام و مفتیان عظام نے آپ کے سامنے زانوئے ادب طے فرمائے اور شرف تلمذ حاصل کیا۔ نیز خلافتیں اجازتیں بھی حاصل کیں۔ جن میں سے چند حضرات ے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے جن کا ذکر راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول کے سامنے فرمایا:

- مفتی حرم شریف حضرت العلام مولانا مفتی سید محمد مغربی، مالکی۔ مکی۔
- شیخ العلماء حضرت مولانا مفتی سید امین قطبی، مکی۔
- حضرت بقیۃ السلف علامہ مفتی سید محمد نور صاحب، مکی،
- استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی جعفر بن کثیر۔
- حضرت مولانا شیخ عمر ہمدان، مکی
- حضرت علامہ شیخ عمر ہمدان، مکی
- حضرت علامہ سید عباس علوی، مالکی، مکی
- حضرت علامہ شیخ عبد المالک۔
- حضرت علامہ موزوقی۔
- شہزادۂ حضور ضیاء الملت حضرت علامہ شیخ فضل الرحمٰن المدنی۔

شانِ مجددیت

مجدد وقت اور نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ اظہار حق کرنے میں کسی حکومت یا کسی بھی باطل طاقت سے کبھی نہیں ڈرتے نہ گھبراتے کوئی دور ہو کسی کی حکومت ہو کیسا ہی ماحول ہو وہ اس منصبِ اعلیٰ پر فائز ہوتے ہیں کہ انھیں تو احقاقِ حق اور ابطال باطل کرنا ہی ہے۔ ۱۹۷۶ء میں ایمرجنسی ویسا کے موقع پر جب نسبندی کے جواز کا فتویٰ علمائے باطل دے چکے اور علماء حق اور مفتیان اس پر فتن دور میں خاموش ہو گئے عجب حال تھا، عجب کشمکش تھی پورے ہندوستان میں ایمرجنسی ویسا لاگو تھی جس عالم سے اس کے متعلق سوال کیا جائے نہایت خائف نظر آئے اور یہی فرمائے اس بارے میں جو حضور مفتئ اعظم ہند فرمائیں وہی ہمارا جواب ہے۔ انھیں سے رجوع کیجئے۔ ایمرجنسی کی وجہ سے زبانوں پر تالے سے لگے ہوئے تھے۔ حکومت کے ڈر سے خانقاہیں اور مدرسے خاموش نظر آ رہے تھے۔

افضل الجہاد تقریر قطب الارشاد

حضور اکرم رحمت عالم نور مجسم ﷺ وعلی الہ وصحبہ وشرف وکرم کا ارشاد مبارک ہے افضل الجہاد اعلاء کلمة الحق عند السلطان الجائر. یعنی افضل ترین جہاد یہ کہ ظالم بادشاہ کے روبرو حق بات کہدی جائے چنانچہ حضور پر نور شہنشاہ بغداد معلیٰ امامِ الاولیاء گیارہویں والے آقا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق گوئی اور اعلان کلمة الحق میں نہایت ہی جری اور نڈر تھے بڑے بڑے سلاطین اور امراء کو حق کے مقابلے میں آپ جھنجھوڑ کر رکھ دیتے۔ خلیفہ بغداد المقتفی لامر اللہ نے جب ابوالوفا یحییٰ جیسے ظالم کو قاضی کا عہدہ سپرد کر

دیا تو آپ نے برسرِ ممبر خلیفۂ وقت کو اپنے وعظ میں للکارا اور صاف صاف کہ دیا کہ اے خلیفۂ تو نے ایک جابر و ظالم کو خدا کے بندوں پر حاکم بنا دیا تو ہوش رکھ کہ خداوند جبار و قہار کے دربار میں تجھ کو نادم و شرمسار ہو کر اس کا جواب دینا پڑے گا۔ آپ کے قہر و جلال کی ہیبت سے خلیفہ کے جسم کا رونگٹا رونگٹا اور بدن کا بال بال لرزہ براندام ہو گیا اور اس نے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے ابوالو فا یحییٰ کو فوراً ہی عہدۂ قضا سے معزول کر دیا۔ (حقانی تقریریں صفحہ: ۳۷۰)

حکومت وقت اور نسبندی

اب نائب و جانشین غوث و خواجہ حضور مفتئ اعظم ہند قبلہ کی بارگاہ میں پھر چلئے۔ ۱۹۷۶ء میں ایمر جنسی اور میسا پورے ہندوستان میں لاگو ہے جبراً نسبندی کی جاری ہے جس عالم اہلسنت سے مسئلہ پوچھا جا رہا ہے نسبندی کے متعلق کیا حکم شرع ہے کہتا ہوا نظر آ رہا ہے جو حضور مفتئ اعظم ہند فرمائیں حق ہے۔ انھیں سے سوال کیجئے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے جو عالم نسبندی کو ناجائز کہے حکومت کی جانب سے فوراً گرفتار ہو جائے بڑے بڑے حضرات حکومت کے خوف سے لرز رہے تھے اس متعلق کچھ نہیں کہہ رہے تھے ہنگامی حالات تھے یہ نہیں معلوم تھا صبح کیا ہو گا شام کیا ہو گا لیکن اس نازک پر آشوب و پرفتن دور میں اگر کوئی شخصیت احیائے سنت اور کلمہ حق و صداقت پرچم شریعت بلند کرتی ہوئی نظر آ رہی تھی تو وہ پندرہویں صدی کے مجدد حدود اسلامیہ کے محافظ و مشید شریعت محمدیہ کے ناصر و موئید مجدد ابن مجدد اور فرد واحد و مجاہد نظر آتی ہے بغیر کسی خوف و خطر کے۔

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم و لا هم یحزنون

کے مصداق تاجدار اہل سنت فی الآفاق مفتئ اعظم علی الاطلاق شہزادۂ اعلیٰحضرت بستر علالت پر

جلوہ فرما ہوتے ہوئے محلہ سوداگران بریلی شریف سے اعلاء کلمۃ الحق فرمارہے تھے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ فتویٰ صادر فرمارہے تھے۔ چھترپور (ایم پی) سے مرزا بیگ رضوی صاحب نے سوال کیا تھا نسبندی کے متعلق شرعاً کیا حکم۔ تو اس کا یہ جواب عطا فرمایا

ضبط تولید پر فتویٰ

الجواب بعون الملک الوہاب: ضبط تولید کے لئے مرد کی نسبندی یا عورت کا آپریشن متعدد وجوہ سے شرعاً ناجائز و حرام ہے قرآن عظیم میں ہے

ولا مرنهم فليغيرن خلق الله

یعنی شیطان بولا میں ان کو بہکاؤں گا تو وہ اللہ کی پیدا کردہ چیزوں کو بدلیں گے تفسیر صاوی میں ہے من ذالک تغییر الجسم یعنی اس میں سے ہے جسم کی تغییر اور تفسیر کبیر میں ہے ان معنی تغییر خلق ھھنا ھو الا ختصاء الخ یعنی اس آیت میں تغییر الخلق کا معنی خصی وغیرہ کرنا ہے بخاری و مسلم کی حدیث ہے لعن لله المغیر ات خلق الله (ملخصاً) یعنی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو (جسم کی قدرتی بناوٹ) بدلنے والی ہیں نیز اس میں بے وجہ شرعی ایک نس اور عضو کو کاٹا جاتا ہے وہ بھی ایسی نس اور ایسا عضو جو توالد و تناسل کا ذریعہ ہے بے ضرورت شرعی دوسرے کے سامنے ستر وہ بھی ستر غلیظ کھولا جاتا ہے اور وہ اس کو چھوتا بھی ہے اور یہ تینوں امور بھی حرام کما فی کتب الفقه اور یہ قاطع توالد ہونے کے سبب معنیٰ خصا میں داخل ہے اور انسان کا خصی ہونا یا کرنا بھی بنص قرآن وحدیث حرام ہے جیسا کہ آیت وحدیث سے اوپر گزرا نیز اور حدیث میں آں حضرت علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا لیس منا خصی ولا اختصی یعنی جس نے دوسرے کو خصی کیا یا خود خصی ہوا وہ ہم میں

سے نہیں یہ گمان کہ کثرت اولاد مفلسی کے اسباب سے ہیں مولا تعالیٰ فرماتا ہے و لا تقتلوا اولا دکم من املاق نحن نرزقکم و ایام ولا تقربوا الفوا حش ماظھر منھا وما بطن اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے باعث، ہم ہی تمہیں اور انھیں سب کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جوان میں کھلی ہیں اور جو چھپی ہے الی صلنسہندی یا آپریشن شریعت اسلامیہ میں ہرگز جائز نہیں لہذا اس سے سخت احتراز لازم ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہٗ

۳ر رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ مطابق ۳۰ر ستمبر ۱۹۷۶ء

اس فتوے کو حضور مفتی اعظم ہند نے اس ایمرجنسی کے دور میں چھپوا کر ملک کے اندر تقسیم کروادیا یہ ہے میرے مفتی اعظم ہند ہندوستان کی شان مجددیت اور شان ولایت مشائخ واکابر کے اقوال اور حضرت قبلہ کی دینی خدمات رد بدعات ومنکرات احیائے سنت احقاق حق اور خدمت خلق سے ظاہر وثابت ہوگیا کہ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں اس میں کس کو کلام ہوسکتا ہیں یہ ضروری نہیں کے صرف ایک ہی ہو راقم الحروف نے ۱۹۷۶ء کے حالات کو اپنے اشعار میں یوں عرض کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

مرجع الاولیا مصطفائے رضا

مرشد الاصفیا مصطفائے رضا

مرجع الاولیا مصطفائے رضاؔ

دور میسا کا تھا ڈر حکومت کا تھا

جبل کا سامنا مصطفائے رضا

اچھے اچھے تھے خاموش اس دور میں

شیر دل سورما، مصطفائے رضا

اس زمانے میں بھی تم نے فتویٰ دیا

حق کہا حق لکھا مصطفائے رضا

ضبطِ تولید ناجائز و معصیت

لکھ کے چھپوادیا، مصطفائے رضا

جبلِ استقامت کہوں یا کہوں

کوہِ صدق و صفا مصطفائے رضا

چودھویں کے مجدد تھے احمد رضا

اس کے شاہِ ہدیٰ مصطفائے رضا

یعنی پندرہویں کے ہو مجدد تمہیں

ابن احمد رضا مصطفائے رضا

تم نے جس پر نگاہِ کرم ڈال دی

متقی بن گیا مصطفائے رضا

سیکڑوں کو عطا کردی روحانیت

کر دیا پارسا مصطفائے رضا

اہل باطن بتادو امانت کو بھی

غوث کا واسطہ مصطفائے رضا

حضرت کی مجددیت پر نانپارہ کی تحریر

۷؍ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ میں طوطیٔ ہند مفتیٔ نانپارہ حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد رجب علی صاحب قبلہ مدظلہ کی خدمت میں راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی نے مندرجہ ذیل منقبت پیش کی تو حضرت مفتیٔ نانپارہ بہت خوش ہوے۔ اور بڑی دعائیں دیں اور فرمایا قاری صاحب اس منقبت کو عام کیجئے اور رسائل اہلسنت میں بھی اس منقبت کو شائع کرائے بیشک امام العلماء مرشد برحق سیدنا مرشدنا مفتیٔ اعظم ہند قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجدد مئاۃ حاضرہ ہیں پھر اس منقبت کے نیچے اپنے قلم مبارک سے حضور مفتیٔ اعظم ہند کی مجددیت کی تائید تحریر فرمائی جو منقبت کے بعد من وعن نقل کی جارہی ہے۔

تمہارے اعلیٰحضرت قبلہ والد مفتیٔ اعظم
برادر آپ کے سرکارِ حامد مفتیٔ اعظم
رسول اللہ کے عاشق محامد مفتیٔ اعظم
ہو پندرہویں کے تم مجدد مفتیٔ اعظم

فقیہ بیدل ہو فردِ واحد مفتیٔ اعظم
مجدد ایسے ہو ابنِ مجدد مفتیٔ اعظم
نظر آتا نہیں تم جیسا عابد مفتیٔ اعظم
ہو تم اس دور کے بے مثل زاہد مفتیٔ اعظم
مجدد ہو گئے تم شرط پوری ہوگئی جس دم

بفرمانِ حبیب حق مجاہد مفتئ اعظم

صدی پندرہویں بھی اک سال سے زائد ملی تم کو
ہوئی یہ شرط پوری ہو مجدد مفتئ اعظم

تمھارے پیچھے پیچھے اہل حق، اہل ولایت ہیں
ہو تم سرکار کی امت کے قائد مفتئ اعظم

بزرگو کے جو ارشادات دیکھے ہو گیا ظاہر
تمھاری ذات ہے فخر اماجد مفتئ اعظم

حدود دینیہ اسلامیہ کے ہو محافظ بھی
امام بو حنیفہ کے مقلد مفتئ اعظم

غلامی میں بہت سے اولیاء اللہ ہیں شامل
امام الاولیاء ہو پیرو مرشد مفتئ اعظم

عمل کرنا تمھارے حکم پر واجب ہے۔ فرمائیں
کچھوچھے کے محدث اعظم ہند مفتئ اعظم

محی الدین ابوالبرکات پھر شیخ المشائخ بھی
کہیں تم کو تمھارے پیرومرشد مفتئ اعظم

ولادت پر ترے استاد فرمائیں مجدد پھر
کریں صاد اعلیٰحضرت قبلہ والد مفتئ اعظم

ہزاروں گمرہوں کو دین حق پر لائے ہو واپس

ہو سلطانِ ہدائی مردِ مجاہد مفتیٔ اعظم

مدینہ میں ضیا الدین احمد نے بھی فرمایا

سدا مقہور ہونگے تیرے حاسد مفتیٔ اعظم

امانت کیا کرے مدحت سرائی بندۂ در ہے

ترے مداح ہیں خود تیرے مرشد مفتیٔ اعظم

حضرت مفتی نانپارہ نے مندرجہ ذیل عبارت اپنے قلم حق رقم سے تحریر فرمائی ۸۶ء

جناب قاری امانت رسول صاحب رضوی نوری بعد سلام مسنون ماشاء المولیٰ تعالیٰ آپ کے یہ اشعار منقبت خوب ہیں۔ان کو سنی رسالوں میں بھی شائع کرادیں۔حضرت سیدی سرکار مفتیٔ اعظم ہند صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے بلاشبہ تجدیدی دینی کارنامے شرق وغرب میں مشہور ہو چکے ہیں۔ ایسی فضلہٖ تعالیٰ مجدد ہونے میں کیا شبہ ہے۔والدعاء

رجب علی قادری غفرلہٗ

۷/ربیع الآخر شریف ۱۴۱۰ھ مبارکہ

پھر راقم الحروف کی مذکورہ منقبت سے متاثر ہوکر حضرت مفتیٔ نانپارہ نے حضور مفتیٔ اعظم ہند کی ایک منقبت تحریر فرما کر فقیر نوری کو دی جس کے ایک شعر میں بھی حضرت مفتیٔ اعظم ہند کی مجددیت کا اقرار واظہار فرمایا

تعجب کیا مجدد کا جو منصب آپ نے پایا

ہے مومن کو مسلّم رب کی قدرت مفتیٔ اعظم

رجب کو شکل دکھلا کر قدم بوسی عطا کیجے

ہٹا کر پردہ ہائے سنگِ تربت مفتیٔ اعظم

حضرت کی مجددیت قطب بلگرام کی تصدیق

مخدوم الاولیاء والاصفیا قطب بلگرام سید السادات شیخ الشیوخ حضرت علامہ مولانا قاری حکیم سید شاہ آل محمد ستھرے میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین خانقاہ واحدیہ بلگرام شریف از اولادِ امجاد مخدومِ مشائخ مارہرہ سید الاولیاء گیارہویں صدی کے مجدد سیدی مولائی میر سید شاہ عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ السامی۔ راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی جب حضرت بلگرامی کی خدمت بابرکت میں پہلی بار ۱۱ر بجے شب میں حاضر ہوا پردہ کراکے اسی وقت اپنے پاس بلایا۔ قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ تو اپنے بڑے صاحبزادۂ محترم حضرت سید محمد عارف میاں صاحب قبلہ سے فرمایا قاری صاحب اور ان کے ساتھ دو لوگ ہیں ان کا بھی بستر میرے پلنگ کے قریب چارپائی پر لگا دیجئے۔ مستورات کو دوسری طرف حویلی میں بھیج دیجئے۔ میں نے عرض کیا حضور باہر خانقاہ میں قیام کیا جائے گا۔ حضرت نے فرمایا نہیں آپ میرے مفتی اعظم ہند کے خلیفہ ہیں میرے پاس ہی رہیں گے۔ حضرت کا حکم مجبوراً وہیں رہنا پڑا۔ صبح حضور مفتی اعظم ہند کا ذکر چھڑ گیا حضرت بلگرامی نے فرمایا: قاری صاحب کتابوں میں اولیائے کرام کے بزرگان دین کے واقعات پڑھیئے اور فقہا کے واقعات ونکات شرعی کو دیکھئے وہ خوبیاں بزرگیاں دور حاضر کے علماء فقراء میں عموماً نظر نہیں آتیں چند مرتبہ حضور مفتی اعظم ہند علامہ مفتی شیخ مصطفیٰ رضا شاہ صاحب بلگرام شریف تشریف لائے اور فقیر بھی بریلی شریف حاضر ہوا۔ قاری صاحب وہ وہ خوبیاں بزرگیاں حضور مفتی اعظم ہند میں پائیں جو اولیاء فقہاء میں ہوتی تھیں۔ وہ بے نظیر ولی اللہ ہیں۔ بے بدل فقیہ ہیں۔ مجسمۂ علم وعمل ہیں۔ مفتی اعظم ہند جیسا سادات کا ادب واحترام کرنے والا میری نظر سے نہیں گزرا۔ میں نے عرض کیا حضور اس صدی کا مجدد کون ہے؟ فرمایا اب کوئی

شک نہیں مفتئ اعظم ہندہی اس صدی کے مجدد ہیں ایک مرتبہ بلگرام شریف حاضر ہوا بحر العلوم
حضرت علامہ مفتی جہانگیر صاحب کا فتویٰ حضور مفتئ اعظم ہند کی مجددیت پر لکھا ہوا پیش کیا،
حضرت بلگرامی نے بغور پڑھا اور اس پر اس طرح دستخط فرمائے۔

اصح جواب سیہ کار شرمسار سید آل محمد ستھرے میاں کان اللہ لہ۔

ملک العلماء خلیفہ و تلمیذ اعلیٰحضرت علامہ مولانا شاہ مفتی ظفر الدین صاحب بہاری قدس سرہٗ اپنی
تصنیف ''چودہویں صدی کے مجدد اعظم'' کے صفحہ ۴۰ پر فرماتے ہیں علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی
اور امام جلال الدین سیوطی کے رسائل دیکھنے سے معلوم ہوا کہ

مجدد مائة اولی (پہلی صدی کے مجدد) بالاتفاق خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔

مجدد مائة ثانیه (دوسری صدی کے مجدد) بالاتفاق امام شافعی تھے۔

مجدد مائة ثالثه (تیسری صدی کے مجدد) قاضی ابو العباس ابن شریح شافعی امام ابو
الحسن اشعری، حضرت محمد جریر طبری تھے۔

مجدد مائة رابعه (چوتھی صدی کے مجدد) حضرت امام ابو بکر باقلانی اور حضرت ابو طیب
صعلوکی وغیرہ تھے۔

مجدد مائة خامسه (پانچویں صدی کے مجدد) امام محمد بن محمد غزالی تھے۔

مجدد مائة سادسه (چھٹی صدی کے مجدد) فخر الدین رازی تھے۔

مجدد مائة سابعه (ساتویں صدی کے مجدد) امام تقی الدین ابن دقیق العید تھے۔

مجدد مائة ثامنة (اٹھویں صدی کے مجدد) علامہ زین الدین عراقی، علامہ شمس الدین جوزی، علامہ سراج الدین بلقینی تھے۔

مجدد مائة تاسعه (نویں صدی کے مجدد) امام جلال الدین سیوطی؛ علامہ شمس الدین سخاوی تھے۔

مجدد مائة عاشره (دسویں صدی کے مجدد) علامہ شہاب الدین رملی، حضرت ملا علی قاری تھے (انتہیٰ کلامہ)

فقیر ظفر الدین قادری غفرلہٗ کہتا ہے اور

مجدد مائة حاوی عشر الف ثانی (گیارہویں صدی کے مجدد) امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی (متولد ۹۷۱ھ متوفی ۱۰۳۴ھ اور صاحب تصانیف کثیرہ شہیرہ زاہرہ وباہرہ حضرت شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث بریلوی متولد ۹۰۸ھ متوفی ۱۰۵۲ھ اور سید الاولیاء والعلماء حضرت علامہ سید میر عبدالواحد بلگرامی صاحب سبع سنابل متولد ۹۱۲ھ متوفی ۱۰۱۷ھ تھے۔

مجدد مائة ثانی عشر (بارہویں صدی کے مجدد) سلطان دین پرور مالک بحر و بر ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی (متولد ۱۰۲۸ھ متوفی ۱۱۱۷ھ) حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی دہلوی (متوفی ۱۱۴۳ھ) قاضی محب اللہ بہاری (متوفی ۱۱۱۹ھ)

مجدد مائة ثالث عشر (تیرہویں صدی کے مجدد) حضرت علامہ مولانا شاہ عبد

العزیز محدث دہلوی (متولد ۱۱۵۹ھ متوفی ۱۲۳۹ھ) تھے۔

مجدد مائۃ رابع عشر (چودہویں صدی کے مجدد) اعلیٰحضرت عظیم البرکت صاحب تصانف قاہرہ وتالیفاتِ باہرہ علامہ مولانا حافظ قاری مفتی امام محمد احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی قادری برکاتی (متولد ۱۲۷۲ھ متوفی ۱۳۴۰ھ) تھے۔

فقیر محمد امانت رسول کہتا ہے اور

مجدد مائۃ خامس عشر (پندرہویں صدی کے مجدد) شہزادۂ اعلیٰحضرت مجدد ابن مجدد قطب عالم ہمشبیہ غوث اعظم مظہر غوث وخواجہ فقیہ زمانہ ابوالبرکات محی الدین جیلانی محمد آل الرحمٰن علامہ شیخ مصطفیٰ رضا خانصاحب مفتیٔ اعظم ہند بریلوی قدس سرہٗ القوی ہیں (متولد ۱۳۱۰ھ متوفی ۱۴۰۲ھ)

حضور مفتی اعظم ہند کی مجددیت پر ایک سوال اور اس کا مدلل مفصل جواب

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند وخلیفۂ قطب مدینہ وخلیفۂ حضور مجاہد ملت وخلیفۂ حضور احسن العلماء مارہروی و خلیفۂ حضور سیدی شاہ آل محمد ستھرے میاں صاحب بلگرامی حضرت مولانا الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قادری برکاتی رضوی زید مجدہٗ۔ بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس متعلق کہ تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰحضرت مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ شاہ مفتی مصطفیٰ رضا خانصاحب علیہ الرحمہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں یا نہیں جواب عنایت فرمائیں بینو اتوجروا

محمد اعظم رضوی برکاتی امانتی غفرلہٗ

محلہ امام گنج درگاہ شریف سید الشہداء فی الہند حضرت سیدنا سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ ،بہرائچ شریف، ۲۰ / ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ

الجواب

فقیر نوری محمد امانت رسول رضوی برکاتی قادری غفرلہٗ نے ماہ صیام ۱۴۰۷ھ میں ایک مضمون بنام "مجدد مائة حاضرہ" یعنی پندرہویں صدی کے مجدد حضور مفتی اعظم ہند لکھا جس میں اکابر علمائے کرام و مفتیان عظام کے اقوال پیش کئے اور حضور مفتی اعظم ہند کی مجددیت ثابت کی۔ نبیرۂ اعلیٰحضرت علامہ شاہ مفتی محمد اختر رضا خانصاحب ازہری میاں زید مجدہ السامی نے اسکی تصدیق فرمائی اور اپنے ماہنامہ "سنی دنیا" بریلی شریف میں اس کی اشاعت بھی فرمائی۔ نیز امین ملت حضرت علامہ مولانا سید شاہ ڈاکٹر محمد امین میاںصاحب سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے اس مضمون کو بہت پسند فرمایا اور تحریر فرمایا قاری صاحب میری خواہش ہے کہ اس مضمون کو کتابچہ کی شکل میں شائع کرائیں حضرت امین ملت کے حسب الحکم اس کو رسالہ کی شکل میں رضا اکیڈمی بمبئی نے شائع کیا اس کو ملاحظہ کیجئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ان اللہ عزوجل یبعث لھزہ الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد لھا دینھا (رواہ ابو دائود)

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسی ذات کو مبعوث فرمائے گا جو اس امت کے لئے دین کی تجدید فرماتا رہے گا۔ سراج منیر میں ہے یعنی تجدید دین کا معنیٰ ہے کتاب وسنت پر عمل کو زندہ کرنا جو مٹتا جا رہا ہو اور کتاب وسنت کی منشا کے مطابق حکم جاری کرنا۔ عین الودود میں ہے امام سیوطی نے حضرت سلیمان بن عینیہ سے روایت کی کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد یقیناً ہر سو سال پر علماء میں

سے ایک ایسا شخص ظاہر ہو گا جس سے اللہ تعالیٰ دین کو قوت دے گا۔ مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد میں مجدد وقت علامہ اجل حضرت امام جلال الدین سیوطی سے ہے

والذی ینبغی ان یکون المبعوث علی راس المائة رجلا مشهوراً معروفاً مشارا الیه وقد کان قبل کل مائة ایضاً من یقوم بامر الدین المراد بالذکر من انقضت المائة و هو حی عالم مشهور مشار الیه۔

یعنی اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ ہر صدی کے شروع میں جسے تاج مجددیت سے سرفراز فرمایا جائے ایسا شخص ہونا چاہئے جو علم و فضل و کمال و تقویٰ و سیرت حسن میں مشہور و معروف ہو اور دینی معاملات میں اسی کی طرح اشارہ کیا جاتا ہو اور صدی شروع ہونے سے پہلے بھی اس نے امر دین کو مضبوط رکھا ہو اور اس ذکر سے مراد یہ ہے کہ ختم ہونے والی صدی میں وہ ہونہار مجدد زندہ ہو مشہور عالم ہو اس زمانے کے علماء کا مشارالیہ مرجع ہو حضور مفتی اعظم ہند تیرا سال کی عمر سے لیکر اکیانوے سال کچھ ایام کی عمر تک یعنی تقریباً اناسی سال تک فتویٰ نویسی تجدیدی مذہبی دینی اسلامی خدمات، تبلیغ و اشاعت دین متین، ردِ بدعات و منکرات خدمتِ خلق، احقاق حق ابطال باطل اور احیائے سنت فرماتے رہے آپ کے تجدیدی دینی کارنامے شرق سے غرب تک مشہور و معروف ہو چکے اور ان کو جس حسن و خوبی سے آپ نے انجام فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہیں چودھویں صدی ہجری کے نصف آخر سے لیکر پندرھویں صدی کی ابتدا تک علمائے اسلام و مفتیان و فقہائے عظام میں آپ کی ذات انفرادی امتیازی شان اور خصوصی عظمت و فضیلت کی حامل رہی۔ سواد اعظم کے جمہور علماء ربانیین و مفتیان دین متین اور عارفین و کاملین مسائل شرعیہ میں آپ کی رائے کو حرف آخر تسلیم کرتے اور جب مسائل

پیچیدہ میں الجھتے تو حضور مفتی اعظم ہند کے حضور زانوئے ادب طے کر کے ان مسائل کو پیش کرتے حضور مفتی اعظم ہند ان مسائل کو منٹوں میں حل فرماتے ہوئے نظر آتے۔ حضور مجاہد ملت عارف باللہ حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی حبیب الرحمان صاحب عباسی قدس سرہٗ سے سوال کیا حضور مفتی اعظم ہند کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے تو حضور مجاہد ملت نے فرمایا

سرکار مفتی اعظم ہند مدظلہ الاقدس تو اس زمانے کے سب سے بڑے عالم ظاہر و باطن ہیں اور شہنشاہ اولیاء ہیں۔ فقیر ان کا کفش بردار ہے یہ سنہ چودہ سو چل رہی ہے ان میں مجدد ہونے کے سب شرائط موجود ہیں بس ایک شرط باقی رہ گئی ہے وہ یہ کے جس صدی کا مجدد ہو اس صدی کا بھی کچھ حصہ پالے اگر انھوں نے پندرہویں صدی کے ایک دو دن بھی پالئے تو بلا شبہ وہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

سرکار مفتی اعظم ہند نے ۱۴۰۲ھ شب چودہ محرم الحرام میں وصال فرمایا بفضلہٖ تعالیٰ جل وعلا پندرہویں صدی کے ایک دو دن نہیں بلکہ ایک سال تیرہ دن پائے اور حضور مفتی اعظم ہند اپنے زمانے میں مرجع العلماء والمفتیان والمحدثین رہے۔ لہذا ثابت ہوا افقہ الفقہاء امام العلماء شہزادۂ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قطب مارہرہ سرکار نوری میاں صاحب کے فرزند روحانی ابوالبرکات محی الدین جیلانی محمد آل الرحمن علامہ الحاج شاہ مفتی شیخ مصطفےٰ رضا خانصاحب نوری مفتی اعظم ہند و سندھ بلکہ مفتی اعظم عالم اسلام یقیناً پندرہویں صدی ہجری کے مجدد ہیں بلاشبہ مجدد ابن مجدد اعظم ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر نوری محمد امانت رسول رضوی برکاتی غفرلہٗ

خادم الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام۔

ہدایت نگر، پیلی بھیت۔ ۲۲ رذی الحجۃ المبارکۃ ۱۴۱۹ھ

تصدیقات

تاج المشائخ برکاتی، رفیق حضور امین ملت علامہ **سید محمد امین میاں** صاحب قبلہ قادری برکاتی

سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

۲۸۶/۹۲

بلبل برکات امانت اعلیٰ حضرت مولانا قاری امانت رسول قادری ... خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند و حضور احسن العلماء علیہما الرحمۃ والرضوان

نے فرزند اعلیٰ حضرت چشم و چراغ خاندان برکات مرشد اجازت حضرت ابو البرکات محی الدین جیلانی آل الرحمن علامہ
... مفتی شاہ مصطفےٰ رضا مفتی اعظم ہند کی مجددیت پر بنام ''پندرھویں صدی کا مجدد'' رسالہ لکھا جو فقیر برکاتی نے دیکھا ...
... ابھی ۱۹۹۹ء کے عرس قاسمی میں کیا۔ اس وقت فقیر برکاتی اور دیگر علمائے ہند کی تصدیقات تھیں ہندوستان کے مختلف ...
... علاوہ مصر، دبئی، نیپال، پاکستان، افریقہ، برطانیہ اور مدینہ طیبہ کے علمائے کرام کی تصدیقات دیکھیں یقیناً قاری صاحب نے
... کوششوں اور محنتوں سے یہ تصدیقات حاصل کی ہونگی آٹھ ملکوں کے تقریباً ساڑھے تین سو علماء و مشائخ مفتیان کرام کی
... تصدیقات دیکھکر دل باغ باغ ہوگیا دل کی گہرائیوں سے قاری صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے مدلل اور مفصل انداز سے
... اپنے دعوے پر دلائل کا انبار لگادیا وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا بڑا کام انجام دیا اور حضور مفتی اعظم ہند کی مجددیت پر علماء و مشائخ
... متفق کیا یہ سعادت اور یہ کمال انہیں کے حصے میں آئی یہ بارگاہ مفتی اعظم ہند میں قاری صاحب کی مقبولیت ہے حضور مفتی اعظم ہند
... اپنے زمانے کے نائب غوث اعظم مظہر امام اعظم تھے، انکی فقہی بصیرت کا اندازہ فتاویٰ مصطفویہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ انکی ثقاہت
... ورع تقویٰ پرہیزگاری کا غیروں نے اعتراف کیا وہ بڑے باپ کے بیٹے تو تھے ہی خود بھی بہت بڑے تھے۔ وہ اپنے مرشد اعظم کی
... صورت تھے پیدائشی ولی تھے خانوادہ برکاتیہ کے بچے بچے کے خون میں مفتی اعظم ہند کی محبت دوڑ رہی ہے بلاشبہ حضور مفتی اعظم ہند
... پندرھویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔

فقط

سید محمد امین

خادم سجادہ

درگاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

۱۶ اگست ۲۰۰۱ء

علی گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فقیر برکاتی کی ملاقات عزیزم قاری محمد امانت رسول صاحب قادری برکاتی رضوی خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ اور خلیفۂ احسن العلماء علیہ الرحمہ سے ہوئی سیدی سرکار مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی فقاہت اور تقوے کا غیروں نے بھی اعتراف کیا ہے۔ میں نے سرکار والا کی بہت قریب سے زیارت کی بلاشبہ وہ اپنے وقت کے نائب غوث اعظم تھے ان کی فقہی بصیرت کا اندازہ فتاوئ مصطفویہ سے ہوتا ہے وہ بڑے باپ کے بیٹے تو تھے ہی خود بھی بہت بڑے تھے۔ وہ اپنے مرشد کی بشارت تھے۔ خانوادۂ برکاتیہ کے بچے بچے کے خون میں مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کی محبت دوڑ رہی ہے۔ بلاشبہ میرے علم کے مطابق وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ قاری محمد امانت رسول سلمہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں کہ انھوں نے مدلل اور مفصل انداز سے اپنے دعوے پر دلائل کا انبار لگا دیا۔ میرے علم کے مطابق جواب درست ہے۔ مولیٰ عزوجل ان کے علم کی روانی کو برقرار رکھے آمین۔

سید محمد امین سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ مارہرہ ایٹہ

۱۱ر رجب ۱۴۲۰ھ رجب یوم وصال جد امجد

سرکار سیدنا ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ عنہ مطابق ۲۱ر اکتوبر ۱۹۹۹ء

آقائے مارہرہ [illegible] السادات

حضرت علامہ سید شاہ یحییٰ حسن میاں صاحب

سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا نبی اللہ محبی مخلص عزیزی الحاج مولانا قاری محمد امانت رسول قادری برکاتی رضوی چشتی سہروردی نقشبندی بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر وخلیفہ حضرت مفتی اعظم ہند پیلی بھیت زید اقبالہٗ نے میرے جدامجد قطب مارہرہ درویش وقت شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے ولد روحانی پیدائشی ولی چھے ماہ کی عمر میں سرکارنوری سے خلافت واجازت و بیعت پانے والے شہزادہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا، چشم وچراغ خاندان برکات ابولبرکات محی الدین جیلانی محمد آل الرحمان علامہ مفتی شیخ مصطفےٰ رضا مفتی اعظم ہند بلکہ مفتی اعظم عالم اسلام فاضل بریلوی کی مجددیت پر رسالہ لکھا بنام "پندرہویں صدی کا مجدد" جسمیں دلائل کیساتھ روز روشن کی طرح یہ بات ثابت کردی کہ مفتی اعظم ہند مجدد مأۃ حاضرہ ہیں۔ فقیر برکاتی بھی اسکی تصدیق کرتا ہے کہ میرے جدامجد سرکارنور کا منھ بولا بیٹا سرکار نور کا نوری برکاتی خلیفہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا کا لاڈلہ علامہ مفتی مصطفےٰ رضا برکاتی یقیناً پندرہویں صدی کا مجدد ہے اور وہ مفتی اعظم ہند ہی نہیں بلکہ مفتی اعظم عالم اسلام ہے۔ ہم بڑے فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ جودھویں صدی کا مجدد اعلیٰحضرت برکاتی ہے اور پندرہویں صدی کا مجدد شہزادہ اعلیٰحضرت برکاتی ہے۔ قاری صاحب قابل ستائش ومبارکباد ہیں کہ انھوں نے اس سلسلہ میں پہل کی اور اس بات پر بزرگان دین اور مفتیان شرع متین کی کثیر تصدیقات حاصل کرلیں یہ قاری صاحب ہی کا حصہ تھا۔ قاری صاحب اپنی تحریر وتقریر سے

برکاتی مشن کو خوب آگے بڑھا رہے ہیں۔ قاری صاحب بڑی خوبیوں کے مالک ہیں۔ اپنے پیر مفتئ اعظم ہند کے خلیفہ و شاگرد بھی ہیں۔ انکی بارگاہ کے شاعر و واعظ و نعت خوان بہترین قاریٔ قرآن بھی ہیں اور انکی نشانی بھی ہیں مولا تعالیٰ قاری صاحب کو عمر دراز عطا فرمائے اور علم و عمل و اقبال میں ترقی بخشے آمین۔

فقیر سید شاہ محمد یحییٰ حسن قادری برکاتی نوری

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ

۵ جمادی الاول ۱۴۲۸ھ ۲/ جون ۲۰۰۷ء

شہزادۂ حضور سید العلماء

حضرت علامہ سید شاہ حسنین نظمی میاں صاحب

سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ نوریہ مارہرہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

حدیث شریف میں ہے (ترجمہ) بیشک اللہ عزوجل اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسی ذات کو مبعوث فرمائیگا جو امت کے لئے دین کی تجدید فرماتا رہے گا (ابوداؤد شریف) چونکہ یہ قول غیب داں نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے صادر ہوا اس لئے قرآنی شہادت وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ کے مصداق سو فیصد سچ ثابت ہوا آیئے صدیوں کی تاریخ کا جائزہ لیں،

علامہ ابن حجر عسقلانی اور امام جلال الدین سیوطی اور دوسرے محققین کی تحریروں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے شریعت و طریقت کا اس امر میں اتفاق ہے:

پہلی صدی ہجری کے مجدد خلفائے راشدین کے سلسلے کے آخری خلیفہ ارشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے،

دوسری صدی ہجری کے مجدد حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے،

تیسری صدی ہجری کے مجدد قاضی ابوالعباس ابن شریح شافعی امام ابوالحسن اشعری، حضرت محمد جریر طبری رحمۃ اللہ علیہم تھے،

چوتھی صدی ہجری کے مجدد حضرت امام ابوبکر باقلانی اور حضرت ابوطیب صعلوکی رحمۃ اللہ علیہما تھے۔

پانچویں صدی ہجری کے مجدد امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

چھٹی صدی ہجری کے مجدد حضرت امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

ساتویں صدی ہجری کے مجدد حضرت امام تقی الدین ابن دقیق العید قدس سرہ العزیز تھے۔

آٹھویں صدی ہجری کے مجدد حضرت علامہ زین الدین عراقی، علامہ شمس الدین جوزی اور علامہ سراج الدین بلقینی قدس سرہم تھے۔

نویں صدی ہجری کے مجدد حضرت امام جلال الدین سیوطی اور علامہ شمس الدین سخاوی قدس سرہما تھے۔

دسویں صدی ہجری کے مجدد حضرت علامہ شہاب الدین رملی اور حضرت ملا علی قاری قدس سرہما تھے۔

گیارہویں صدی ہجری کے مجدد امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی، حضرت شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی اور صاحب سبع سنابل شریف حضرت میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہم تھے۔

بارہویں صدی ہجری کے مجدد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر، حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی دہلوی اور قاضی محب اللہ بہاری قدس سرہم تھے۔

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ تھے۔

چودھویں صدی ہجری کے مجدد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ تھے۔

ہم اور آپ جس صدی میں جی رہے ہیں وہ پندرہویں صدی ہجری ہے سنی دنیا نے جب اس صدی کے مجدد کی تلاش شروع کی تو اسے کہیں دور نہیں جانا پڑا پندرہویں صدی کے مجدد کی نشاندہی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا پیر خانہ مارہرہ مطہرہ برسوں پہلے کر چکا تھا۔

جمعہ ۲۲ ذی الحجہ الحرام ۱۳۱۰ھ مطابق سات جولائی ۱۸۹۳ء۔ چودہویں صدی کے مجدد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا برکاتی اپنے مرشدانِ عظام کے آستانے مارہرہ شریف میں حاضر ہیں مگر ۔۔۔۔۔ انھیں تو ان دنوں بریلی میں ہونا چاہیے تھا۔ دنیا کا ہر شوہر اس بات کی کوشش کرتا ہے جب گھر میں کسی بچے کی آمد آمد ہو تو وہ اپنی اہلیہ کی دل جوئی اور حوصلہ افزائی اور تسکین کے لئے گھر پر ہی رہے مگر امام احمد رضا ایسے نازک وقت میں بریلی سے میلوں دور مارہرہ میں کیا کر رہے ہیں مسجد برکاتی میں جمعہ کی جماعت ابھی ابھی ختم ہوئی ہے اور ضروری وظائف و اوراد سے فراغت کے نمازی مسجد سے باہر نکل رہے ہیں۔ سیڑھیوں سے اترنے والوں میں سب سے آگے ہیں مارہرہ کے سلسلۂ ہفت اقطاب کے آخری قطب حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب اور ان سے ایک پائیدان پیچھے ہیں آبروئے سنیت مجدد اہل سنت چشم و چراغ خاندان برکات امام احمد رضا محدث بریلوی۔ مسجد کی سیڑھیاں اترتے اترتے حضرت نوری میاں صاحب اعلیٰ حضرت کو مخاطب کرتے ہیں: مولانا صاحب، مبارک ہو اللہ تعالیٰ فضل و کرم سے آپ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے وہ بچہ بہت ہی مبارک ہے میں اس کا نام آل الرحمن ابوالبرکات محی الدین جیلانی رکھتا ہوں۔ آپ کا یہ بیٹا مادرزاد ولی ہے لاکھوں گمراہوں کو دین حق پر واپس لائیگا انشاء اللہ لمبی عمر پائیگا میں اس بچے کو دیکھنے بریلی آؤں گا۔ لیجئے اعلیٰ حضرت کی مارہرہ میں موجودگی کا راز معلوم ہو گیا جی ہاں وہ اپنے وقت کے ایک ولی زبان سے بیٹے کی آمد کی خوشخبری اور اسکی ولایت کی بشارت سننے کے لئے ہی تو

حاضر ہوئے تھے۔ نئے اسلامی سال ۱۳۱۱ھ کا ماہ جمادی الآخر۔ اپنے وعدے کے مطابق قطب مارہرہ حضرت نوری میاں صاحب بریلی تشریف لائے۔ آتے ہی اعلیٰ حضرت سے فرمایا لائیے اس بچے کو میں اسی دیکھنے آیا ہوں اعلیٰ حضرت زنان خانے سے چھے ماہ کے بچے کو نہالچہ میں لپیٹے ہوئے لائے میاں صاحب نے کمال شفقت سے مولد کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا اور دیر تک پیشانی چومتے رہے پھر اعلیٰ حضرت سے فرمایا یہ بچہ دین وملت کی بڑی خدمت کریگا یہ بچہ شیخ المشائخ ہے یہ میرا فرزند روحانی ہے اسکے بعد نوری میاں صاحب نے نومولد کو اپنی گود میں لٹا کر اپنی انگشت شہادت انکے منہ میں ڈال دی اور چھے ماہ کے اس نورانی بچے کو مرید فرمایا اور اسی وقت اپنے خاندان کے جملہ چودہ سلاسل کی خلافتوں اور اجازتوں سے سرفراز فرمایا۔ یہ چودہ سلاسل اس طرح ہے۔

۱) خانوادۂ زیدیہ۔	حضرت عبد الواحد بن زید قدس سرہ سے منسوب۔
۲) خانوادۂ عیاضیہ۔	حضرت فضیل بن عیاض قدس سرہ سے منسوب۔
۳) خانوادۂ ادہمیہ۔	حضرت سلطان ابراھیم ادہم قدس سرہ سے منسوب۔
۴) خانوادۂ ہبیریہ۔	خواجہ ہبیرۃ البصری قدس سرہ سے منسوب۔
۵) خانوادۂ چشتیہ۔	خواجہ ابو اسحاق شامی قدس سرہ سے منسوب۔
۶) خانوادۂ حبیب عجمیہ۔	خواجہ حبیب عجمی قدس سرہ سے منسوب۔
۷) خانوادۂ طیفوریہ۔	خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ سے منسوب۔
۸) خانوادۂ کرخیہ۔	خواجہ معروف کرخی قدس سرہ سے منسوب۔
۹) خانوادۂ سقطیہ۔	خواجہ سری سقطی قدس سرہ سے منسوب۔
۱۰) خانوادۂ جنیدیہ۔	خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ سے منسوب۔

۱۱) خانوادۂ گازرونیہ۔ خواجہ اسحاق گازرونی قدس سرہ سے منسوب۔

۱۲) خانوادۂ طوسیہ۔ اسی میں سے خانوادۂ غوثیہ قادریہ نکلا ہے۔

۱۳) خانوادۂ سہروردیہ۔ شیخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردی قدس سرہ سے منسوب۔

۱۴) خانوادۂ فردوسیہ۔ شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ سے منسوب۔

ان میں سے کچھ خانوادوں کی ذیلی شاخیں اس طرح ہیں:۔

خانوادہ سقطیہ۔

(الف) نقشبندیہ۔ خواہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے منسوب۔

(ب) مجددیہ۔ شیخ احمد الف ثانی قدس سرہ سے منسوب۔

(ج) نوریہ۔ شیخ ابوالحسن نوری قدس سرہ سے منسوب۔

خانوادۂ جنیدیہ

(الف) گشیریہ۔ (ب) حلاجیہ۔ (ج) نوریہ۔ (د) عیدرویہ۔

(ہ) یسویہ۔ (و) رفاعیہ۔ (ز) انصاریہ۔

خانوادۂ گازرونیہ

(الف) زاہدیہ۔ خواجہ فخر الدین سرقندی قدس سرہ سے منسوب۔

(ب) اولیائیہ۔ شاہ اولیاء قدس سرہ سے منسوب۔

خانوادہ طیفوریہ

(الف) شطاریہ۔ خواجہ عبداللہ شطار قدس سرہ سے منسوب۔

(ب) طبقانیہ یا شاہ مداریہ۔ حضرت بدیع الدین قطب مدار قدس سرہ سے منسوب۔

نومولد اپنے مرشد گرامی کی انگلی چوستا رہا اور روحانی دولتیں سمیٹتا رہا۔ اس مجلس

بیعت کے آخر میں حضرت نوری میاں صاحب نے فرمایا: اب تک مجھے میرے مشائخ سے کچھ ملا ہے وہ سب اس بچے کو دیتا ہوں۔ آنے والے وقت نے دیکھا کہ ننھے مرید کو مرشد نے جن جن دعاؤں سے نوازا تھا وہ ساری دعائیں بارگاہ رب العزت میں قبول ہوئیں۔ حضرت نے اپنے فرزند کا نام محمد آل الرحمٰن مصطفےٰ رضا رکھا۔ وہ سراپا رضائے مصطفےٰ بن کر افق سنیت پر طلوع ہوئے اور فضل وکمال کا ایسا سورج بنکر چمکے جس کی ایک ایک کرن سے علم وفن کے نہ جانے کتنے سورج پیدا ہوئے۔

ممبئی میں جن دنوں آل انڈیا سنی جمیعۃ العلماء کا قیام میں عمل میں آیا تو انکی صدارت کے لئے خانوادۂ کچھوچھہ کے بزرگ رہنما حضور محدث اعظم ہند کا نام تجویز کیا گیا لیکن انھوں نے یہ کہکر معزرت ظاہر کی: اس وقت دنیائے سنیت میں مجدد اعظم ہند کے فرزند حضور مفتیٔ اعظم ہند کے جیسا بزرگ کوئی نظر نہیں آتا۔ وہ میرے مربی حضور اعلیٰ حضرت کے لائق وفائق فرزند ہیں۔ فضل وکمال میں بے نظیر ہیں۔ اسی لئے سنیوں کی قیادت کے لئے ان سے زیادہ موزوں کوئی ہستی نہیں ہے۔ حضور مفتیٔ اعظم ہند سے جب سنی جمیعۃ العلماء کی صدارت سنبھالنے کی بات کی گئی تو انھوں نے میرے والد ماجد حضور سید العلماء کا نام یہ کہکر تجویز کیا: قیادت کا حق ایک سید زادے کو ہی پہونچتا ہے۔ میری نظر میں اس وقت سید میاں سے بہتر کوئی صدر نہیں ہوسکتا۔ حضور سید العلماء کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو انھوں نے اس ذمہ داری سے خود کو الگ رکھنا چاہا مگر حضور مفتیٔ اعظم ہند نے فرمایا: میں آپ کو حکم تو نہیں دے سکتا لیکن آپکے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیکر یہ درخواست ضرور کرتا ہوں کہ آپ اس منصب کو قبول کر لیجئے اور ہم سنیوں کی رہنمائی فرمایئے۔ حضور سید العلماء نے سنی جمیعۃ العلماء کی صدارت قبول کر لی اور آخر سانسوں تک جماعت کے صدر بنے رہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک بار نصرت اللہ

عباسی، قاسم اشرفی، عبدالخالق وغیرہم نے سنی جمیعۃ العلماء کے فنڈ میں کچھ خرد برد کی تھی۔ حضور سید العلماء نے صدر کی حیثیت سے اس بدعنوانی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اپنا استعفیٰ حضور مفتی اعظم ہند کی خدمت میں بریلی شریف بجھوادیا۔ ایک ہفتہ بعد ہی حضور مفتی اعظم ہند ممبئی پہونچ گئے اور سیدھے کھڑک مسجد تشریف لے گئے اور سید میاں سے استعفیٰ واپس لینے کی درخواست کی۔ جب سید میاں نے مجبوری ظاہر کی تو حضور مفتی اعظم ہند نے اپنا عمامہ شریف ان کے قدموں پر رکھ دیا اور روتے ہوئے کہا اس فقیر کی عزت اب آپکے ہاتھ ہے۔ خدارا ہم سنیوں پر کرم فرمائیں اور اپنے فیصلے پر نظر ثانی فرمائیں۔ سب نے دیکھا کہ حضور سید میاں پر رقت طاری ہوگئی۔ زاروقطار آنسو بہنے لگے۔ انھوں نے عمامہ شریف اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا اور مفتی اعظم ہند کو کھینچ کر گلے سے لگا لیا اور اسی وقت اپنا استعفیٰ واپس لینے کا اعلان کیا۔ یہ تھا مارہرہ سے بریلی کی عقیدت اور بریلی سے مارہرہ کی اٹوٹ محبت کا اظہار۔

حضور مفتی اعظم ہند سے میری پہلی ملاقات تقریباً چھ سال کی عمر میں ممبئی میں ہوئی۔ والد صاحب قبلہ مجھے تعلیم کی غرض سے مارہرہ شریف سے ممبئی لے آئے تھے اور ہاشمیہ ہائی اسکول میں میرا داخلہ کرادیا تھا۔ ایک دن میں جب ابا حضرت کے حجرے میں بیٹھا اپنا اسکول کا کام کررہا تھا، اچانک شور اٹھا کہ حضور مفتی اعظم ہند تشریف لا رہے ہیں۔ ابا حضرت کا معمول تھا کہ جب کبھی مفتی اعظم ہند تشریف لاتے تو ابا اپنے حجرے کی سیڑھیاں اتر کر مسجد کے صدر دروازے تک جاتے اور حضرت کا استقبال کرتے ہوئے اوپر لاتے۔ حضور مفتی اعظم ہند جس وقت حجرے میں داخل ہوئے میں کونے میں بیٹھا کام کررہا تھا۔ کون آیا، کون گیا، اس سے بالکل بے خبر۔ ابا حضرت نے حضور مفتی اعظم ہند کو اپنی مسند پر بٹھایا۔ پھر غصہ بھرے ہوئے میرے قریب آئے اور ایک زوردار طمانچہ میرے رخسار پر رسید کیا اور کہا: نابنجار، بیٹھا ہوا ہے؟

دیکھتا نہیں کون ہستی تشریف لائی ہے۔اٹھ قدم بوسی کر۔ پھر ابا حضرت نے مجھے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور حضور مفتی اعظم ہند کے قدموں میں ڈال دیا۔مگر اس سے پہلے میں حضور مفتی اعظم ہند کی دست بوسی اور قدمبوسی کرتا انھوں نے مجھے اپنے گلے سے لگالیا اور میرے دونوں ہاتھوں کو چومنے لگے۔شام کو جب ابا حضرت موڈ میں آئے تو میں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا: ابا، آج صبح جو بزرگ آئے تھے اور جن کے آنے پر مجھے ڈانٹا تھا وہ کون تھے؟ ابا حضرت نے مسکراتے ہوئے کہا تھا: بیٹا، ہم سنیوں کی جان ہیں۔ اللہ کے زندہ ولی ہیں۔ہم سب انھیں مفتی اعظم ہند کہتے ہیں۔تم جن اعلیٰ حضرت کی نعت زمین وزماں تمھارے لئے پڑھتے ہو وہ انھیں کے بیٹے ہیں۔تمہارا باپ بھی انکے ہاتھ چومنے کی خوش قسمتی سمجھتا ہے۔

کانپور میں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی مشہور کانفرنس منعقد ہوئی۔ میں عم محترم حضور احسن العلماء کے ہمراہ مارہرہ شریف سے کانپور گیا۔اس وقت میں کافی کم سن تھا کانفرنس کا ممبر زینہ دار بنایا گیا تھا سب سے اوپر کی پائیدان پر صدر کی حیثیت سے ابا حضرت اور سرپرست کی حیثیت سے حضور مفتی اعظم ہند تشریف فرما تھے۔ چچا میاں قبلہ وہیں نیچے بیٹھ گئے مگر میں ایک ایک زینہ پار کرتا ہوا سیدھا ابا حضرت کے پاس پہونچ گیا حضور مفتی اعظم ہند نے مجھے اپنے اور ابا کے بیچ بٹھالیا اور میں آخر تک وہیں بیٹھا رہا۔تھوڑی تھوڑی دیر بعد حضور مفتی اعظم ہند اپنا دست شفقت میرے سر پر پھیرتے اور اپنی محبت کا اظہار فرماتے رہے۔کانفرنس کے اختتام پر میں حضور مفتی اعظم ہند کی انگلی پکڑے ہوئے ممبر سے نیچے اترا جہاں مجھے مرحوم نور محمد بھائی برکاتی نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ابا حضرت کے چہلم پر مارہرہ شریف میں علمائے اہل سنت جمع ہوئے۔دوپہر کو عم محترم نے مجھ سے کہا کہ حضور مفتی اعظم ہند کو سرکار اچھے میاں کے حجرہ سجادگی میں بٹھا کر کھانا کھلاؤ۔ میں حضور قبلہ کو حجرے میں لے

گیا۔ یہاں ایک طرف اچھے میاں حضور کا تخت سجادگی بچھا ہوا ہے جس کے آگے پردہ پڑا رہتا ہے۔صرف اعراس میں خرقہ پوشی کے وقت یہ پردہ ہٹایا جاتا ہے اور تخت پر بیٹھ کر گدی کے کپڑے زیب تن کئے جاتے ہیں۔حضور مفتی اعظم ہند تخت کے پاس دوزانو بیٹھ گئے اور درود شریف کا ورد شروع کر دیا حضور مفتی اعظم ہند کا کھانا میری والدہ نے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا۔وہی بھی گھر پر ہی جمایا گیا تھا۔حضور مفتی اعظم ہند نے بڑے اسرار کے بعد دو پھلکے لوکی شریف اور گوشت کے ساتھ تناول فرمائے۔چلتے وقت دیر تک تخت کو چومتے رہے اسی تخت پر بیٹھ کر میرے دادا خاتم الاکابر شاہ آل رسول احمدی نے انکے والد ماجد مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کو بیعت کیا تھا۔پتھر کی چوکھٹ والے اس حجرے میں بیعت ہونے کے بعد جب اعلیٰ حضرت باہر نکلے تو خدام خانقاہ ایک لحہ کے لئے دھوکہ کھا گئے کہ پیر کون ہے مرید کون۔

عصر بعد رسم سجادگی ہونی تھی۔چچا میاں قبلہ نے مجھے حکم دیا کہ میں گدی کے کپڑے لیکر درگاہ شریف پہونچ جاؤں۔حضور اچھے میاں کے مزار کے بائیں طرف جو یک دری ہے جہاں سے حضور شاہ حمزہ کے مزار کا راستہ جاتا ہے وہی رسم سجادگی کا قدیم مقام ہے۔رسم سجادگی کے وقت خاندان کے بڑوں اور خلفاء خاندان کے علاوہ کسی کو حاضری کا اذن نہیں ہوتا ابا حضرت کی وصیت میں لکھا تھا عمامہ اپنے عم محترم کے ہاتھوں بندھوائیں۔خاندان کے بزرگوں میں میرے حقیقی دادا حضرت سید شاہ آل عبا صاحب،میری والدہ کے سگے چچا حضرت سید سعادت علی زیدی،مسولی شریف کے سجادہ نشین حضرت سید حبیب احمد صاحب قبلہ ،دوسرے بلگرامی بزرگ،چچا میاں قبلہ اور حضور مفتی اعظم ہند موجود تھے۔خاندانی روایات کے مطابق سب سے پہلے مجھے ابا حضرت کا وہ کرتا پہنایا گیا جو آخری وقت وہ زیب تن کیے

ہوئے تھے۔اس کے اوپر حضور شاہ ستھرے میاں کا صندلی خرقہ پہنایا گیا،اسکے اوپر حضور شاہ مہدی میاں کا سیہ جبہ پہنایا گیا، کمر میں حضور شاہ حمزہ کی سیلی باندھی گئی، سر پر پہلے حضور میر عبدالواحد بلگرامی کا تاج سجادگی پہنایا گیا، اس کے بعد شاہ آل محمد کی کلاہ سجادگی، پھر حضور اچھے میاں کا تاج غوثیت ، پھر حضور ستھرے میاں صاحب کی کلاہ پہنائی گئی۔سب سے آخر میں حضور شاہ عبدالجلیل صاحب کا عمامہ، جس کے بارے میں غالب گمان یہ ہے کہ یہ عمامہ انھیں حضرت خضر علیہ السلام نے علوم باطنی کی فراغت دستار کے طور پر عطا کیا تھا، باندھنے نوبت پہونچی۔چچا میاں قبلہ نے ابا حضرت کی وصیت کے مطابق عمامے کا ایک پھیر میرے سر پر لپیٹ کر حضور مفتی اعظم ہند سے درخواست کی کہ باقی پھیر وہ پورے کریں۔حضور مفتی اعظم ہند مجھ سے ظاہری قد میں کم تھے اس لئے میں نے چاہا میں تھوڑا جھک جاؤں تا کہ عمامہ باندھنے میں آسانی ہو۔مگر حضور مفتی اعظم ہند نے فرمایا: حضور جھکیں نہیں۔مخدوم جھکتے نہیں بلکہ اپنے خادموں کا قد بلند کردیتے ہیں۔پھر حضور مفتی اعظم ہند نے پنجوں کے بل اچک اچک کر میرے سر پر عمامہ لپیٹا۔سب سے آخر میں حضور شاہ برکت اللہ کی تسبیح میرے گلے میں ڈالی گئی اور یوں رسم خرقہ پوشی پوری ہوئی۔اس کے بعد تھوڑی دیر تک مجھے اسی جگہ بیٹھ کر درود شریف کا ورد کرنا تھا اس لئے میں وہیں بیٹھ گیا۔اب حضور مفتی اعظم ہند آگے بڑھے اور ایک لفافہ میری نذر کیا۔یہ پہلی نذر سجادگی تھی وہ لفافہ آج بھی میرے پاس محفوظ ہے۔جس میں بڑے سائز کے دس دس روپئے کے پانچ نوٹ رکھے ہیں۔

مجلس چہلم درگاہ برکاتیہ میں منعقد ہوئی۔کیسا عجیب منظر تھا۔درگاہ شریف میں جدھر نظر اٹھتی تھی علمائے اہل سنت کے نورانی چہرے نظر آتے تھے۔حضور مفتی اعظم ہند، حضور مجاہد ملت، حضور برہان ملت، مفتی شریف الحق صاحب امجدی، مفتی عبدالمنان صاحب، مشتاق احمد

صاحب نظامی، علامہ ضیاء المصطفٰے صاحب، فنانی الشیخ قاری امانت رسول صاحب نوری، مفتی جلال الدین صاحب امجدی کس کس کے نام گناؤں۔ عم محترم احسن العلماء نے مجھ سے فرمایا: للّا میاں، حضور مفتی اعظم ہند سے اسرار کے ساتھ کہو کہ وہ بھی تھوڑی بہت تقریر کریں۔ میں نے عرض کیا: چچا میاں، سب سے آخر میں آپ بولیں گے۔ آپ اپنی تقریر کے آخر میں حضرت کے نام کا اعلان کر دیں۔ چچا میاں قبلہ نے اپنی تقریر کے اختتام پر حضور مفتی اعظم ہند کے نام کا اعلان کر دیا۔ حضرت منبر پر تشریف لے گئے اور مختصر سا خطبہ پڑھ کر بڑے ہی رقت آمیز لہجے میں فرمایا: حضور سید میاں کی رحلت قوم سنیت کے لئے ایک بڑا سانحہ ہے۔ آج ہم نے ایک بڑا روحانی پیشوا کھو دیا ہے۔ ایک رہنما، ایک قائد، ایک سچا ہمدرد قوم، ایک جید عالم دین، ایک بے باک مفتی، ایک بے نظیر خطیب ہم میں سے اٹھ گیا ہے۔ یہ ایک ایسا خلا ہے جو کبھی پر نہ ہوگا۔ حضور سید میاں کا ہی شعر ان کی نذر کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں: اب نہ آئے گی چمن میں بھول کر فصل بہار، رونق گلشن تو وہ جان گلستاں لے چلا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں حضور سید میاں کو اعلیٰ علیین میں ارفع واعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان یعنی ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

رسم سجادگی ختم ہونے کے بعد جب مہمان رخصت ہو لئے تو میری امی کے چچا سید سعادت علی صاحب زیدی نے گھر میں بیٹھ کر یہ شکوا کیا کہ رسم سجادگی کے وقت ہم خاندان والوں کو نظر انداز کیا گیا۔ ہم لوگ موجود تھے پھر بھی حسن میاں نے بریلی والے مولانا کے ہاتھوں حسنین کے سر پر عمامہ بندھوایا۔ چچا میاں نے دو جملوں میں اس اعتراض کا جواب یوں دیا: میرے بھائی صاحب مرحوم ومغفور (حضور سید میاں) نے عمامہ باندھنے کا اختیار اپنے وصیت نامے

میں مجھے سونپا تھا۔ اب یہ میرے اختیار کی بات تھی کہ میں خود باندھوں یا کسی اور بزرگ سے
بندھواؤں سو میری نظر میں اس وقت حضور مفتیٔ اعظم ہند سے عظیم اور ارفع ہستی نہیں تھی۔

ایک بار بریلی شریف میں کسی عرس کے موقع پر لوگوں کی اژدہام کی وجہ سے ان کی
ٹوٹ گیا۔ بعد میں یہ مشہور ہوا کہ حضور مفتیٔ اعظم ہند کی پسلیوں پر ضرب پہونچی ہے۔ انہیں
دنوں گھر تیسرے فرزند کی ولادت ہوئی تھی۔ اسے دیکھنے کے لئے میں اپنے والد کے ہمراہ
مریدوں کے ساتھ بذریعہ کار مارہرہ اور دوسری زیارتوں کے لئے روانہ ہوا۔ مارہرہ پہونچ کر
عم محترم حضور احسن العلماء نے فرمایا بلاّ میاں، ذرا بریلی شریف جاکر حضور مفتیٔ اعظم ہند کی
خیریت لے کر آؤ۔ اس بہانے تمھارے مہمان بھی بریلی شریف کی زیارت کرلیں گے۔

اسی شام ہمارا قافلہ بریلی شریف کے لئے نکل پڑا۔ بوئسر کی اس فیملی میں ابا حضرت
کے مرید مرحوم ولی محمد کی اہلیہ اور دختر بھی تھیں۔ گاڑی چلانے کی ذمہ داری اس فیملی کے سب
سے چھوٹے بیٹے عبد الجبار برکاتی نے سنبھال رکھی تھی۔ راستے میں ان لوگوں نے مجھ سے کہا
: حسنین بھیا، ہمیں حضور مفتیٔ اعظم ہند کی قدمبوسی کرادیجئے گا۔ میں نے کہا: وعدہ ضرور
کرتا ہوں۔ اگر موقع ملا تو تم لوگ کم سے کم ان قدموں کو ضرور چھولو گے جن کی زیارت کو ایک
زمانہ ترستا ہے۔ ہم لوگ ظہر بعد بریلی شریف پہونچے۔ دیکھا تو خانقاہ رضویہ میں سناٹا۔ کافی
لوگ جمع تھے۔ معلوم ہوا کہ کچھ لوگ تو کئی دن سے یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں مگر اذن باریابی
نہیں ہے ہم لوگوں نے پہلے ظہر ادا کی پھر سرکار اعلیٰ حضرت کے مزار پر حاضری دی ابھی میں
فاتحہ پڑھ ہی رہا تھا کہ حضور مفتیٔ اعظم ہند کے خادم خاص مولانا عبد الہادی افریقی کی نظر مجھ پر
پڑھ گئی پھر کیا تھا آنا فانا خانقاہ میں مشہور ہو گیا کہ مارہرہ کے سجادہ نشین تشریف لائے ہیں
۔ میں نے مولانا عبد الہادی سے اپنی آمد کا مقصد بیان کیا اور کہا کہ میں ہر قیمت پر حضور مفتی

اعظم ہند سے مل کر ہی جاؤں گا اتنے میں حضرت رحمانی میاں کی نظر مجھ پر پڑ گئی اور وہ بڑے اصرار سے مجھے اپنے دولت کدے پر گھسیٹ لے گئے عبدالہادی نے بھی موقع غنیمت جانا اور مجھ سے کہا آپ جب تک حضور ریحان ملت کے دولت خانے پر آرام فرمائیں تب تک میں حضرت سے ملاقات کا انتظام کرتا ہوں رحمانی میاں کہ یہاں ہمیں خوب بھاری ناشتہ کرایا گیا۔ کچھ دیر بعد عبدالہادی آئے ہمیں بلا لے گئے میرے ساتھ بوئسر کی فیملی بھی تھی خواتین سے میں نے کہدیا تھا کہ اپنے حجاب ما خاص خیال رکھیں ورنہ آپ لوگ کے ساتھ مجھے بھی دھکے کھانے پڑیں گے۔ ہم لوگ زنان خانے میں داخل ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ حضور مفتی اعظم ہند اپنے بستر پر تشریف فرما ہیں اور عمامہ سمیت پورا لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ جواب دیا میں نے کہا میں حسنین ہوں سید العلماء کا بیٹا مارہرہ سے آیا ہوں۔ یہ سنتے ہی عقیدت کا سمندر جوش میں آگیا اٹھنے کی کوشش کرنے لگے۔ مگر میں نے سینے پر ہلکہ سا دباؤ ڈالکر عرض کیا: تکلیف نہ کریں، لیٹے رہیں۔ بولے: اچھا تو ہاتھ بڑھایئے میں دست بوسی تو کرلوں میں نے دایاں ہاتھ تھام لیا اور چوم لیا۔ حضور مفتی اعظم ہند نے میرا ہاتھ پوری قوت سے اپنی طرف کھینچا اور چومنے لگے۔ پھر پوچھا: مارہرہ شریف سے آئے ہیں؟ سید میاں کیسے ہیں؟ جب سے حضور مفتی اعظم ہند پر محویت طاری ہوئی تھی تب سے ابا حضرت کا ذکر آتے ہی پوچھتے تھے: سید میاں کیسے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ابا حضرت ٹھیک ہیں اور مارہرہ شریف میں آرام کر رہے ہیں۔ فرمایا: ہمارا اسلام عرض کر دیجئے گا اس بیچ میں نے بوئسر والی فیملی کو اشارہ کر دیا تھا اور وہ لوگ حضور مفتی اعظم ہند کی قدم بوسی میں مصروف تھے۔ اتنے میں زنان خانے سے ایک بوڑھی خاتون آئیں انکے ہاتھ میں ایک تھال تھا جس میں دو چھلکے اور ایک کٹورے میں سالن تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا: اچھا ہوا آپ آگئے۔ میاں نے صبح سے

کچھ کھایا نہیں ہے۔ جب کہو تو کہ دیتے ہیں بھوک نہیں ہے۔آپ ہی کچھ کھلا ئیے میاں۔
۔میں نے کہا اچھا یہ کھانا اس میز پر چھوڑ دیجئے میں کوشش کروں گا۔ بڑی بی کھانے کا تھال
ایک ٹپائی پر رکھکر چلیں گئیں۔اب میں نے حضور مفتیِ اعظم ہند سے عرض کیا: حضرت آپکا کھانا
آگیا ہے تھوڑا سا کھالی جئے۔ حضرت نے فرمایا: اشتہا نہیں ہے۔میں نے اصرار کیا: میرے
ہاتھ سے صرف ایک پھلکا کھالیجئے۔ حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش
کرنے لگے میں آگے بڑھا اور پیٹھ کے نیچے ہاتھ ڈال کر اوپر کو اٹھایا۔اس کوشش میں میں نے
اپنا سینہ حضور مفتیِ اعظم ہند کے سینے سے چپکا دیا۔اور بڑی دیر تک چپکائے رہا۔پھر میں نے
عبدالہادی کو اشارہ کیا کہ وہ حضرت کی پیٹھ کے پیچھے ایک گاؤ تکیہ لگا دیں۔اس طرح حضرت کو
بٹھانے کے بعد میں نے اپنے ہاتھ سے چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کے تقریباً ڈیڑھ پھلکا
کھلا دیا۔پھر ایک پتیلی میں پانی منگوا کر چھوٹی تولیہ سے حضرت کا منہ اور ریش مبارک صاف
کی۔پھر وہ تولیہ عبدالجبار برکاتی کے حوالے کردی اس نے بڑی عقیدت سے تولیہ اپنی جیب
میں رکھ لی ایسی نعمتیں بڑی قسمت سے ملتی ہیں۔

جب میں نے حضرت سے رخصت کی اجازت مانگی تو آپ نے تکیہ کے نیچے ہاتھ ڈال
کر ایک لفافہ نکالا اور دست بوسی کے وقت میرے ہاتھ میں تھما دیا۔بوئسر والی فیملی نے حضرت
کی خدمت میں باری باری نذرانے پیش کئے ہم لوگ وہاں سے نکل آئے۔مارہرہ شریف
لوٹ کر میں نے عم محترم سے سارا ماجرا کہہ سنایا اور بتایا کہ حضور مفتیِ اعظم ہند کی پسلیاں بالکل
صحیح حالت میں ہیں۔سب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

حضور مفتیِ اعظم ہند کے وصال پر ملال کی خبر سنی دنیا پر کسی بم کی طرح گری۔تاجدار
اہل سنت، امیر کاروان سنیت اس دنیا سے رخصت ہوگیا۔جانا تو سبھی کو ہے۔جب احمد مرسل

صلی اللہ علیہ وسلم نہ رہے کون رہے گا۔ میں نے خبر ملتے ہی حضور مفتی اعظم ہند کی شان میں اشعار موزوں کیے۔ جو اس طرح تھے:

رضویت ماتم کناں ہے، مضطرب برکاتیت
کون دے پرسا کسے، اور کون کس کو تعزیت

کس کے دامن میں چھپیں اور کس سے اب بیتا کہیں
ایک سناٹا ہے گرد کا روان سنیت

رب نے بخشا تھا ہیں ایسا مجلیٰ آئینہ
خلق میں تھا جو سراپا مصطفےٰ کا آئینہ

شاہ برکت شاہ حمزہ پیشوا کا آئینہ
بوالحسین احمد نوری ضیا کا آئینہ

زندگی ان کی تھی شرع مصطفےٰ کا آئینہ
قول وفعل و حال میں تھے مرتضیٰ کا آئینہ

حق نما، حق بین وحق گو، حق پرست وحق پسند
مرد حق، مشاق حق، حق کی ضیا کا آئینہ

جس کا نصب العین تھا اعلان حق، تبلیغ حق
زندگی جس کی تھی شرع مصطفےٰ کا آئینہ

اپنے مرشد حضرت نوری سے جو نوری بنا
صورت و سیرت میں وہ احمد رضا کا آئینہ

قوم نے جس کو دیا تھا مفتی اعظم لقب
شارح قرآں، حدیث مصطفےٰ کا آئینہ

جس کی آنکھوں میں جھلکتی تھی حیا عثمان کی
ظلِ ذی النورین عثمان کی ضیا کا آئینہ

ذوالفقار حیدری کا جانشیں جس کا قلم
قول وفعل وحال میں وہ مرتضیٰ کا آئینہ

دل کا اچھا تن کا ستھرا مرد کامل باصفا
اچھے پیارے شمس دیں بدرالعلیٰ کا آئینہ

تازگی ایمان میں آتی تھی جس کو دیکھ کر
ستھرے پیارے نور حق شمس الضحیٰ کا آئینہ

جسکی ہیبت اہل باطل کے دلوں پر ثبت تھی
وہ رضائے مصطفےٰ شیر خدا کا آئینہ

جلوۂ صدیق و فاروق غنی مشکل کشا
مظہر حسنین اور غوث الوریٰ کا آئینہ

مسلک برکاتیت کا وہ علم بردار تھا
تھا سراسر اپنے مرشد کی دعا کا آئینہ

یہ مناقب نظمی نے لکھے قلم برداشتہ
ہے قلم نظمی کا نوری کی عطا آئینہ

اتنا سب لکھنے سے میرا مقصد صرف یہ بتایا ہے کہ میں نے بھی مفتیٔ اعظم ہندکو بہت قریب سے برتا ہے اور بڑے ہوش میں برتا ہے۔ اپنے باپ اور چچا کی زندگی کے ان لمحوں میں جیا ہوں جن کا تعلق ان کی تبلیغی مصروفیات سے رہا ہے۔ اور ان لمحوں میں حضور مفتیٔ اعظم ہند کا ایک خاص مقام ہے۔ میرے نزدیک حضور مفتیٔ اعظم ہند سے خلافت پا جانا یا ان کا مرید ہو جانا اتنا اہم نہیں ہے جتنا اہم ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے رہنا ہے۔ ان کی تعلیمات اور ان کے اصول ونظریات کو اپنے کردار کا جزو بنانا ہی ان کی نسبت پر ناز کرنے کا استحقاق عطا کرتا ہے۔ خلیفۂ احسن العلماء اور خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند قاری امانت رسول صاحب کو میں اس وقت سے جانتا ہوں جب بقول کسے آتش زبان تھا۔ دین وسنیت کا مجاہد فنافی الشیخ کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ ان کا تحقیقی مقالہ پندرہویں صدی کا مجدد محض ایک مرید کی اپنے شیخ سے عقیدت کا نام نہیں بلکہ حق بینی، حق جوئی اور حق گوئی کا ایک ایسا شاہکار ہے، جس کی تصریح، تشریح، توضیح، تصدیق، توثیق ہر انصاف پسند اور حقیقت شعار مسلمان پر واجب ہے۔

الحمدللہ رب العلمین، میں بھی خود کو ان خوش نصیبوں کے زمرے میں شمار کرتا ہوں۔

قاری امانت رسول صاحب نے کی کتاب پندرہویں کا مجدد کے صفحہ ۶۹ پر میرے چچا اور ماموں وارث پنجتن حضرت سید شاہ یحیٰ حسن صاحب قبلہ کی تصدیق کے یہ الفاظ کہ ہم بڑے فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ چودھویں صدی مجدد اعلیٰ حضرت برکاتی ہے اور پندرہویں صدی کا مجدد شہزادۂ اعلیٰ حضرت برکاتی ہے ان تمام نام نہاد سید زادوں کے منہ پر کرارا طمانچہ ہے جو اکثر یہ کہتے سنے گئے ہیں کہ احمد رضا خاں کے پیر خانہ یعنی مارہرہ شریف میں مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد کا نعرہ کیوں بلند کیا جاتا ہے۔ آقاؤں کے آستانے پر غلاموں کی تعریف کا کیا تک ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

کچھ دنوں پہلے ہم نے سنا تھا کہ مراد آباد میں ایک مراد آبادی لوٹے کو برسوں بعد یہ منکشف ہوا ہے کہ میں سید زادہ ہوں اور اس صدی کا مجدد بھی۔ اس کی دیکھا دیکھی پاکستان میں ایک میمنے نے بھی خود کو اس صدی کا مجدد کہلوانا شروع کردیا ہے۔ ہوسکتا ہے کچھ اور سرپھرے بھی ہوں جو پیسے کے بل بوتے پر اپنے لئے مجدد کا لقب حاصل کرلیں۔

اللہ تعالیٰ قاری محمد امانت رسول رضوی خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند کے علم وعمر، فضل وکمال میں ترقی عطا فرمائے کہ انھوں نے پندرہویں صدی کا مجدد عنوان سے اپنی تحقیق پیش کر کے ایسے تمام برساتی مجددوں کے تعزیے ٹھنڈے کردیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق جاننے، حق ماننے، حق سمجھنے، حق بولنے، حق لکھنے اور حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العلمین • بجاہ النبی الامین المکین الکریم علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولٰینا محمد وآلہ اجمعین وبارك وسلم۔

سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی برکاتی

سجادہ نشین، درگاہ برکاتیہ نوریہ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ۔

۱۱ ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۸ اپریل ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر طریقت قاری امانت رسول صاحب مدظلہ العالی

خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند علیہ رحمۃ و رضوان و خلیفہ حضور احسن العلماء علیہ رحمۃ رضوان کی کتاب ''پندرہویں صدی کا مجدد'' نظر نواز ہوئی۔ مشائخ کرام و علمائے عظام کی تصدیقات دیکھیں۔ سبحان اللہ قاری صاحب موصوف نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ رحمۃ و رضوان پندرہویں صدی کے مجدد تھے۔ میں کیا اور میری علمی بساط کیا؟ لیکن جب دل کی آنکھ پندرہویں صدی کے مجدد کا چہرہ دیکھنا چاہتی ہے تو حضور پر نور حضرت آل الرحمان محی الدین ابوالبرکات محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاکیزہ چہرہ ہی سامنے آتا ہے اور کسی کا نہیں۔ اگر کسی کو شک ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد نہیں تھے تو اسکا فرض ہے کہ بتائے کہ پھر پندرہویں صدی کا مجدد کون تھا۔ مجھے یقین ہے کہ دیانت داری سے سوچنے کے بعد شک کرنے والا بھی حضور مفتی اعظم ہند ہی کا نام لے گا۔

غریبوں بے کسوں کے تھے سہارے مفتی اعظم
مشائخ اور ولیوں کے دلارے مفتی اعظم
بریلی اور مارہرہ کے پیارے مفتی اعظم
ہمارے مفتی اعظم تمہارے مفتی اعظم

خدا تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے طفیل میں ہمارے دلوں میں حضور مفتی اعظم

ہند علیہ رحمت ورضوان کی محبت کو سلامت رکھتے کہ وہ اپنی ذات بابرکات میں مسلک حق یعنی مذہب مہذب اہل سنت یعنی مسلک اعلیٰحضرت کے سچے امین تھے اور اس صدی کے مجدد تھے۔ آمین بجاہ الحبیب الامین صلی اللہ علیہ وسلم احقر سید محمد اشرف قادری برکاتی خلف وخلیفہ حضور احسن العلماء علیہ رحمۃ ورضوان خلیفہ حضور سید العلماء علیہ رحمتہ ورضوان

۲۲ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۹ نومبر ۲۰۰۰ء

مخدوم المشائخ زینت کالپی

حضرت علامہ ڈاکٹر سید شاہ ضیاء الدین احمد صاحب

ترمذی سجادہ نشین خانقاہ محمدیہ کالپی شریف

شہزادہ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم ہند کی مجددیت پر خلیفہ مفتی اعظم ہند مولانا قاری محمد امانت رسول رضوی پیلی بھیتی کا لکھا ہوا رسالہ بنام پندرہویں صدی کا مجدد نظر سے گزرا۔ فقیر ترمذی تصدیق کرتا ہے۔ بیشک حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں مولا تعالیٰ قاری صاحب کی کاوش کو قبول فرمائے۔ اور اس رسالہ کو شرف قبولیت بخشے۔

سید ضیاء الدین احمد ترمذی قادری نقشبندی ابوالعلائی

سجادہ نشین خانقاہ محمدیہ کالپی شریف

نبیرۂ اعلیٰحضرت تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اختر رضا خانصاحب ازہری میاں

قائم مقام مفتئ اعظم ہند سرپرست اعلیٰ جامعۃ الرضا، متھراپور، بریلی شریف

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۹ شوال ۱۴۲۰ھ

مظہر مفتئ اعظم ہند محدث بریلی صدر العلماء

حضرت علامہ شاہ مفتی تحسین رضا خانصاحب

محلہ کانکر ٹولہ پرانا شہر بریلی شریف

محترم مقبول بارگاہ مرشد اکرم عزیزم مولوی قاری امانت رسول رضوی خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی پیش نظر کتاب پندرہویں صدی کا مجدد فقیر نے دیکھی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ ورضوان کی مجددیت پر دلائل سے مزین پائی ہندوستان کے مختلف صوبوں کے علاوہ افریقہ پاکستان، نیپال، مصر، دوبئ، مدینۂ طیبہ وغیرہ کے علمائے کرام کی تصدیقات بھی دیکھیں جو قاری صاحب نے حاصل کیں۔ پڑھکر دل کی کلی کھل اٹھی۔ قاری صاحب نے بہت بڑا کام انجام دیا اور وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا۔ کئی ممالک کے مشاہیر علماء و مشائخ کرام کو سرکار مفتئ اعظم ہند کی مجددیت پر مجتمع کرنے کی سعادت قاری امانت رسول رضوی کے حصے میں آئی اسی سے بارگاہ شیخ میں قاری صاحب کی مقبولیت کا پتہ چلتا ہے۔ قاری صاحب کی

انتھک محنتوں اور کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ پیش نظر کتاب سیکڑوں علماء ومشائخ کی تصدیقات سے مزین وآراستہ ہے۔ قاری صاحب لائق ستائش ومبارکباد ہیں۔ میں بھی تصدیق وتائید کرتا ہوں یقیناً عم محترم حضور مفتی اعظم ہند اس صدی کے مجدد ابن مجدد اعظم ہیں۔

تحسین رضا غفرلہٗ ۲۹؍اکتوبر ۲۰۰۶ء

فخر کچھوچھہ مقدسہ

حضرت مولانا سید شاہ فخر الدین اشرف صاحب اشرفی

سجادہ نشین خانقاہ مخدومیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

آج مورخہ ۱۳ستمبر ۱۹۹۹ء ۲ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند الحاج قاری امانت رسول صاحب مدظلہ العالی درگاہ کچھوچھہ شریف بغرض زیارت تشریف لائے۔ پیش نظر کتاب و جواب نظر نواز ہوا۔ حضور مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰحضرت علامہ شاہ مفتی مصطفیٰ رضا خانصاحب نوری کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں آپ کا جواب حق وصحیح پایا میں بھی اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

سید فخر الدین اشرف اشرفی

سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف فیض آباد،

۱۳ستمبر ۱۹۹۹ء

مناظر اعظم ہندوستان رئیس القلم

حضرت علامہ ارشد القادری صاحب

امیر و سربراہ اعلیٰ جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی

مسلماً و محمداً و مصلیاً و مسلماً

بلاشبہ مجدد کی علامتیں واضح طور پر حضور پر نور مفتئ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان میں موجود تھیں۔ لیکن ان علامتوں کی بنیاد پر اس صدی کے ممتاز علماء مشائخ کو مجتمع کرنے کی سعادت حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب قبلہ خلیفہ مفتئ اعظم ہند کے حصے میں آئی۔ علامتوں کی بنیاد پر پندرہویں صدی کے مجدد کی تلاش کرنے والے کو حضور مفتئ اعظم ہند کی بارگاہ میں پہنچ کر اطمنان ہو جائے گا کہ ہم ایک مجدد کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ اس موضوع پر دل تو بہت کچھ لکھنے کو چاہتا ہے۔ لیکن علالت کی وجہ سے اتنے پر ہی بس کرتا ہوں۔ خدا نے توفیق بخشی تو اس موضوع پر بہت کچھ لکھنا ہے۔

فقیر ارشد القادری

امیر و سربراہ جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء، ذاکر نگر، نئی دہلی

۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

۱۸/اگست ۱۹۹۹ء

مرشد الصوفیہ شیخ التصوف

حضرت علامہ صوفی شاہ غلام آسی پیا چشتی جہانگیری

بھینسوڑی شریف ملک رامپور شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان اللہ العظیم آج مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۹۹ء کو ایک عاشق رسول ہمارے اور تمام علمائے اہل سنت کے نور نظر دین پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دل و جان سے ہمدرد اور دن رات اسی دھن میں زندگی گزارنے والے پیارے علامہ قاری حسان الہند حافظ الحاج محمد امانت رسول صاحب اسمِ بامسمّٰی خلیفۂ حضور مفتئ اعظم ہند تشریف لائے۔ صورت دیکھتے ہی دل کی کلی کھل اٹھی دل سے دعائیں نکلیں جس کام اور جس مشن کی تکمیل کے لئے آپ نے ارادہ کرلیا ہے اور جدوجہد فرمارہے ہیں کہ حضور مفتئ اعظم ہند مجدد زمانہ علیہ الرحمۃ والرضوان یقیناً اس صدی کے مجدد اعظم ہند ہیں اور تا حکم ثانی آپ ہی کی ذات گرامی اس منصب پر قائم ودائم رہیگی اور آپکے فیوض وبرکات سے اور آپکی مجددیت سے دنیا فیضیاب ہوتی رہیگی فالحمد للہ علیٰ۔

محترم شاہ قاری امانت رسول صاحب قبلہ کی تحریر دیکھی [illegible] باغ باغ ہوگئی اور دل سے انکے واسطے دعائے ترقی استقامت خدائے قدیر جل مجدہ بطفیل حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم قبول فرمائے آمین۔ انکی تحریر حق وصحیح بھی ہے۔ اور فقیر بھی شریعت وطریقت کی روشنی میں انکی پوری پوری تائید کرتا ہے۔ بلاشبہ حضور مفتئ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان اس دور کے مجدد ہیں [illegible] ہیں مجدد ہیں۔

فقط آپکا بندۂ بیدام شیخ العارفین غلام آسی پیا صوفی چشتی

۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ مرشد نگر بھینسوڑی شریف

خلیفۂ اعلیحضرت مکین دیار سید المرسلین مقبول بارگاہ رحمت للعالمین علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی

کے پوتے شہزادہ علامہ فضل الرحمن صاحب مدنی

حضرت بابرکت فضیلت الشیخ علامہ ڈاکٹر رضوان الرحمن صاحب

مدنی زید مجدہ السامی مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولایا صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

میرے دادا جان خلیفۂ امام احمد رضا خان حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہ کے خلیفۂ اخی فی اللہ مولانا قاری محمد امانت رسول قادری رضوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ خلیفۂ سرکار مفتیٔ اعظم ہند پہلی بھیتی مدینۂ منورہ تشریف لائے۔ فقیر سے ملاقات کی حضرت موصوف کی تصنیف بنام "پندرہویں صدی کا مجدد" نظر نواز ہوئی۔ حضرت موصوف نے نائب نبی شیخ العلماء علامہ مفتیٔ فقیہ الحاج مولانا شیخ مصطفٰے رضا فرزند امام احمد رضا بریلوی ہندی کو اس صدی کا مجدد اقوال ودلائل سے ثابت فرمایا۔ میں بھی مدینہ پاک میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک سرکار مفتیٔ اعظم ہند مجدد مأۃِ حاضرہ ہیں۔ اللہ پاک عزّ وجل موصوف کو برکات مدینہ سے نوازے جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو مقبولیت کا شرف بخشے اور علم وعمل وعمر و اقبال میں بے شمار برکتیں دے آمین۔

رضوان فضل الرحمن شیخ ضیاء الدین القادری المدنی

۶ / رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ

المدینہ المنورہ۔ المملکۃ العربیۃ السعودیہ

حضرت مولانا الشیخ الحاج حبیب اللہ صاحب قادری مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا نبی اللہ

پیکر زہد وتقویٰ خلیفہ قطب مدینہ عامل شریعت محبی محترمی حضرت مولانا حاجی صوفی قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی خلیفہ مفتئ اعظم ہند پیلی بھیتی ماہ رمضان المبارک میں مدینہ منورہ تشریف لائے اور فقیر قادری سے ملاقات کی۔ حضرت موصوف کی تصنیف بنام پندرہویں صدی کا مجدد دیکھی نیز کثیر علمائے کرام کی تصدیقات بھی دیکھیں۔ حضرت موصوف نے حدیث پاک کی روشنی میں حضور مفتئ اعظم ہند کی مجددیت ثابت فرمائی ہے۔ کتاب پڑھکر قلب روشن ومطمئن ہوگیا۔ فقیر بھی تصدیق کرتا ہے کہ بیشک مفتئ اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں اللہ پاک موصوف کو بار بار حاضری حرمین شریفین عطا فرمائے۔

محمد حبیب اللہ قادری المدینۃ المنورۃ المملکۃ العربیۃ السعودیہ

۱۰ شب رمضان شریف ۱۴۲۷ھ

تلمیذ خلیفہ محدث اعظم پاکستان

حضرت علامہ مفتئ محمد حسن صاحب

امام وخطیب سنی جامع مسجد میلسی ومہتمم جامعہ رضویہ انوار القادریہ شہر میلسی پاکستان فقیر قاری محمد امانت رسول پیلی بھیتی غفرلہٗ کی مرتبہ تصنیف پندرہویں صدی کا مجدد سے متاثر ہوکر مسجد نبوی شریف کے سامنے مدینہ طیبہ میں اس کتاب کی تصدیق رقم فرمائی۔

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

شہزادہ اعلیٰحضرت تاجدار اہل سنت شیخ الشیوخ العالم فقیہ اعظم سیدنا مفتی اعظم ہند مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری رضوی رضی اللہ عنہ بلاشبہ مجدد مأۃ حاضرہ ہیں۔ مولانا الشاہ الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی مدظلہ خلیفہ مفتی اعظم ہند نے حضور مفتی اعظم ہند قبلہ کی شان مجددیت پر کتاب لکھ کر ایک اہم ضرورت کو پورا فرمایا۔

الفقیر حسن علی الرضوی غفرلہٗ

شہر میلسی پاکستان موبائل 0301-76037

شب ۱۸ ر رمضان شریف

۱۴۲۷ھ نزیل مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلے علیہ وسلما وعلی ذویہ والہ ابد الدھور کرما

عزیز محترم محمم برادر طریقت مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی پیلی بھیتی خلیفۂ قطب مدینہ وخلیفۂ سرکار مفتی اعظم ہند زید اقبالہٗ سے مدینہ منورہ میں ملاقات ہوئی رمضان المبارک میں فقیر کے ساتھ روضۂ اقدس ﷺ کی حاضری سبز گنبد کے نظارے سنہری جالیوں کی بار بار زیارتیں نصیب ہوئیں۔ مولائے کریم بار بار زیارت حرمین شریفین عطا فرمائے آمین۔ قاری صاحب موصوف نے شیخ العلماء قطب عالم مظہر سرکار غوث

اعظم حضور پرنور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مفتی مصطفےٰ رضا خانصاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کی مجددیت پر رسالہ بنام ''پندرہویں صدی کا مجدد'' تحریر فرمایا، دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی میں بھی مدینہ پاک میں تصدیق کرتا ہوں کہ یقیناً پندرہویں صدی کے مجدد برحق ہیں۔ میرے مفتیٔ اعظم ہند قبلہ علیہ الرحمہ۔ جواب صحیح ہے۔ قاری صاحب موصوف پر میرے مفتیٔ اعظم ہند بڑا کرم فرماتے تھے۔ میری آنکھوں نے بار بار دیکھا ہے اکثر امامت کے لئے قاری صاحب ہی کو سرکار مفتی اعظم ہند مصلے پر بڑھاتے تھے۔ قاری صاحب حضرت کی بارگاہ کے مقبول و مقرب شاعر و نعت خواں و خلیفہ و غلام خاص ہیں مولا تعالیٰ قاری صاحب کو جزائے خیر دے اور اس رسالہ کو مقبول عوام و خواص بنائے آمین۔ بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سگ دربار غوث و رضا

فقیر محمد شوکت حسن خاں قادری رضوی نوری غفرلہٗ

نزیل مدینہ منورہ ۱۰؍رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ

بروز دوشنبہ مبارکہ ۲؍اکتوبر ۲۰۰۶ء

خطیب لاہور حضرت علامہ مولانا مفتی مقصود احمد امام جامع مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور پاکستان صوبائی خطیب اوقاف پنجاب

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد

محترم احمد انوار قادری نے حضرت علامہ مولانا قاری امانت رسول صاحب قادری زید مجدہم کا تالیف کردہ رسالہ بعنوان ''پندرہویں صدی کا مجدد'' مطالعہ کے لیئے عطا فرمایا مصروفیات کے باوجود اس رسالہ کا مکمل مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ واقعی حضرت قبلہ

علامہ زماں فقیہ العصر وحید الدھر زبدۃ الفقہاء عمدۃ الصلحاء امام المحدثین قدوۃ المفسرین مفتی اعظم ہند الشاہ مصطفےٰ رضا خاں علیہ الرحمہ پندرھویں صدی کے مجدد ہیں۔ اور حدیث مجدد کے کامل مصداق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقائق کے ادراک اور انکے تسلیم کرنے کی توفیق وتوثیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ واللہ اعلم بالصواب

العبد الفقیر محمد مقصود احمد چشتی قادری

۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ

حضرت علامہ مفتی عبدالحکیم صاحب شرف قادری پاکستان

حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں نوری علیہ الرحمہ

فرزند و جانشین امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اس فقیر کو نہ ہو سکی، لیکن ان کے تبحر علمی، تقوی وطہارت، راست گوئی استقامت اور رسوخ فی الدین، اعلاء کلمۃ اللہ، مسلک اہل سنت و جماعت کے پرچار اور بد مذہبوں کے رد کے بارے میں اتنا کچھ پڑھا اور سنا کہ انھیں پندرہویں صدی ہجری کا مجدد قرار دینے میں کوئی تردد نہیں ہے۔

آپکے معاصر اکابر علماء اہل سنت نے آپکو مفتئ اعظم تسلیم کیا۔ تصویر بنوانے سے اس حد تک اجتناب کیا کہ حرمین شرفین کی حاضری کے لئے بھی تصویر نہیں کھنچوائی دو مرتبہ تصویر کے بغیر حج وزیارت کی سعادت حاصل کی، نس بندی کے مسئلے پر وہ استقامت دکھائی کہ قرون اولی کے بزرگوں کی یاد تازہ کر دی۔ مولانا قاری محمد امانت رسول قادری زید مجدہٗ مہتمم سرچشمہ ہدایت الجامعہ الرضویہ مدینۃ الاسلام پیلی بھیتی نے "پندرہویں صدی کا مجدد" لکھ کر اس

موضوع پر داد تحسین دی ہے کہ حضرت مفتئ اعظم ہند رحمہ اللہ تعالیٰ پندرہویں صدی کے مجدد تھے۔ فقیر قادری انکی تائید کرتا ہے۔

محمد عبد الحکیم شرف قادری استاد الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، پاکستان

۲۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ

۲۲ر اگست ۲۰۰۰ء

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے شیخ الحدیث کی پیلی بھیت میں آمد

راقم الحروف فقیر محمد امانت رسول رضوی کے داماد عزیزم مولانا محمد ناظم رضوی مدرس جامعہ امجدیہ گھوسی شریف کے ہمراہ مبارک پور سے حضرت علامہ مفتئ محمد عبد الحکیم صاحب شرف قادری پاکستانی پیلی بھیت شریف فقیر سے ملاقات کیلئے تشریف لائے غریب خانہ پر قیام ہوا۔ فرمانے لگے قاری صاحب ہمارے استاد محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ کے دادا استاد شیخ المحدثین حضور محدث سورتی قدس سرہٗ کے آستانہ پر حاضری دینا ہے اور اعلیٰحضرت کے چار خلفاء پیلی بھیت میں ہیں۔

۱) حضرت علامہ عبد الحق صاحب شمسی

۲) حضرت علامہ قاری حبیب الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد

۳) حضرت حافظ یعقوب علی صاحب

۴) فرزند محدث سورتی حضرت علامہ عبد الاحد صاحب انکے مزارات پر حاضری دلوایئے حضور محدث سورتی قدسرہٗ اور مفتئ اعظم ہند قدسرہٗ کے متعلق کچھ واقعات دریافت فرماتے رہے بعدہٗ مفتئ اعظم ہند کی مجددیت پر گفتگو ہوتی رہی فقیر نے پندرہویں صدی کا مجدد رسالہ دکھایا

بہت ہی پسند فرمایا اور فرمانے لگے کچھ پہلے پاکستان میں آپکا یہی رسالہ فقیر نے دیکھا تھا۔ اس کی تصدیق بھی لکھ کر آپکے پاس روانہ کردی تھی۔ بیاض لائیے پھر دوبارہ اسکی تصدیق لکھ دوں قارئین کرام وہ دوسری تصدیق بھی ملاحظہ فرمائیں

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان کی دوسری تصدیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول قادری زید مجدہٗ سرچشمۂ ہدایت الجامعۃ الرضویۃ، پیلی بھیت نے رسالہ مبارکہ "پندرہویں صدی کا مجدد" لکھ کر اس موضوع پر داد تحسین دی ہے کہ حضرت مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرزند و جانشین امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں، فقیر اس کی تائید و تصدیق کرتا ہے۔ حضرت کی دینی و اصلاحی خدمات بیان کرنے کے لئے سفینہ چاہئے اس بحر بے کراں کے لئے ۶ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ

محمد عبدالحکیم شرف قادری نزیل پیلی بھیت شریف

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ پاکستان

حضرت مولانا محمد ارکان صاحب الجامعۃ الازہر الشریف قاہرہ مصر

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

خلیفہ، حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ العالی کا مضمون نگاہ سے گزرا موصوف نے مفتی

اعظم ہند علیہ الرحمہ کے بارے میں جو بھی لکھا ہے بلاشبہ وہ صحیح و درست ہے۔

فقط محمد ارکان رضوی

الجامعۃ الازہر الشریف قاہرہ، مصر ۶/۱۱/۲۰۰۶ء

حضرت علامہ تاج محمد خان صاحب قادری

ریسرچ اسکالر قاہرہ یونیورسٹی جامعۃ الازہر الشریف، مصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ کا کتابچہ باصرہ نواز ہوا۔ انھوں نے جگر گوشۂ اعلیٰحضرت حضرت مفتئ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے تعلق سے جو کچھ بھی تحریر فرمایا ہے حق ہے۔

بلاشبہ وہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

تاج محمد خان قادری ریسرچ اسکالر قاہرہ یونیورسٹی، قاہرہ

۶/۱۱/۲۰۰۶ء

حضرت مولانا محمد قاسم فیضان صاحب

جامعۃ الازہر الشریف، قاہرہ مصر

حامداو مصلیا

حضرت قاری امانت رسول کا کتابچہ مطالعہ سے گزرا انھوں نے حضور مفتئ اعظم ہند کے تعلق سے جو کچھ تحریر فرمایا وہ درست و بجا ہے۔ حضور مفتئ اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجددین کی فہرست میں مقام رکھتے ہیں۔ انکی علمی اور عملی زندگی سے ہمارے سامنے انکی

علامتیں واضح اور روشن ہیں۔ اور علماء کبار کی تصدیقات اس بات پر دال ہیں کہ آپ مجدد ہیں۔

فقط محمد قاسم فیضان جامعۃ الازہر الشریف، قاہرہ مصر، ۲۰۰۶/۱۲/۶ء

حضرت علامہ مشکور علی جیبی الجامعۃ الازہر قاہرہ، مصر

باسمہ تعالیٰ وتقدس

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

حضرت قاری امانت رسول صاحب قادری دامت برکاتھم العالیہ کی تصنیف کردہ کتاب "پندرہویں صدی کا مجدد" جنت نگاہ ہوئی۔ موصوف نے قابل فخر کوشش کی اور کامیاب بھی رہے۔ اور ایک حد تک مرید ہونے کا حق بھی ادا کیا۔ بلاشبہ مفتئ اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد تھے۔ بندہ اس بات کا قائل ہے۔ خداوند قدوس ہمیں مفتئ اعظم ہند کے علمی اور عملی تعلیمات کو عام کرنے کی توفیق دے اور قاری صاحب کا سایہ ہم پر دراز فرمائے آمین والحمدللہ رب العالمین۔

سگ حبیب محمد مشکور علی جیبی

جامعہ الازہر قاہرہ، مصر

۶ رنومبر ۲۰۰۶ء

حضرت علامہ مولانا محمد حیدر رضا قادری

مدینۃ البعوث الاسلامیہ قاہرہ، مصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علامہ مولانا قاری امانت رسول صاحب قبلہ کی تصنیف کردہ کتابچہ پندرہویں صدی کا

مجدد میں نے پڑھا جو کچھ آپ نے خلیفۂ شہزادۂ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا اور دلائل وشواہد کے ذریعہ اور حوالہ سے انھوں نے جو بھی تصنیف فرمایا تیح ہے میں بھی اس بات کا قائل ہوں کہ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

محمد حیدر رضا قادری

مدینۃ البعوث الاسلامیہ قاہرہ مصر

۶ر نومبر ۲۰۰۶ء

بلاشبہ حیات برسوں تک حرم کعبہ میں دست بدعا رہتی ہے۔تب کہیں جا کے بزم عشق محمدی سیدی وآقائی حضور مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہ جیسی شخصیات علم وعمل کے آفاق پر جلوہ گر ہوتی ہیں۔وہ امام احمد رضا محدث بریلوی کے ایوان فکر ونظر کے مظہر اتم تھے۔وہ اپنے تمام معاصر علماء فاضلین میں فقہی اور علمی حیثیتوں سے اختصاصی درجے پر فائز تھے۔انکی رائے ایک صائب الدماغ شخصیت کی پیداوار ہوتی تھی۔وہ جذب وکیف کی انتہا پر پہنچ کر بھی ہوش و ہواس کی بزم آرائی اور محبت رسول کی سرمستی سے اپنا رشتہ نہیں توڑتے تھے۔انکے فتاوے انکی تحریریں انکے تحقیقی کارناموں میں انکے مجتہدانہ رنگ وآہنگ اور نظری وفکری تجدید کا عکس اپنے پورے لوازمات کیساتھ موجود ہے۔بلاشبہ پندرہویں صدی ہجری کے مجدد تھے۔انکے آستانے پر ارباب زمن اپنی خمیدہ پیشانیوں کے ساتھ عقیدت کے پھول ہمیشہ نچھاور کرتے رہیں گے۔ہند وپاک کے مشاہیر علماء اور ماہرین فن کی تصدیقات اسکے ثبوت میں کافی ہیں۔

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی کی اس
عظیم کاوش کی علمی دنیا میں یقیناً پزیرائی ہوگی۔ بلاشبہ انھوں نے ایک حساس ترین مسئلے پر اپنی
جولانی قلم کو بکھیرا ہے مجھے امید ہے کہ ارباب علم و دانش اسے قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ میں
تصدیق کرتا ہوں کہ سرکار مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد اعظم تھے۔ والجواب صحیح فقط

محمد فروغ القادری

ورلڈ اسلامک مشن انگلینڈ برطانیہ

۵ر اگست ۲۰۰۷ء

نبیرہ استاذ زمن صدر العلماء برادرزادہ حضور مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ مفتی محمد تحسین رضا خاں صاحب محدث بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلیفہ مفتی اعظم ہند قاری امانت رسول کی پیش نظر کتاب پندرہویں صدی کا مجدد علمائے کرام
نے پسند فرمائی میرے نزدیک بھی یہ لائق ستائش ہے اور میں انکی رائے سے اتفاق کرتا ہوں۔

تحسین رضا غفرلہٗ

۱۰ جمادی الاول ۱۴۲۰ھ

۱ر ستمبر ۱۹۹۹ء

خطیب افریقہ حضرت مولانا سید محمد حسین صاحب افریقہ

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت الحاج قاری شاہ محمد امانت رسول صاحب پیلی بھیتی کا جواب فقیر
نے پڑھا بالکل حق و صحیح پایا میں بھی تصدیق کرتا ہوں کہ بلاشبہ حضور مفتی اعظم ہند مجدد مأۃ

حاضرہ مجدد ابن مجدد ہیں۔

خلیفہ مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ فقیر سید محمد حسین نوری افریقی

ڈربن ساؤتھ افریقہ

۳۱ر اگست ۱۹۹۹ء

جنرل سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن لندن

حضرت علامہ قمر الزماں صاحب اعظمی

باسمہ تعالیٰ۔ مرشد گرامی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے کار تجدید اور منصب تجدید کے حوالے سے میں علماء ملت اسلامیہ اور مشائخ اہل سنت کے فیصلے کی مکمل تائید کرتا ہوں۔ اور اس سلسلہ میں مولانا قاری امانت رسول خلیفہ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی مساعئ جمیلہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

محمد قمر الزماں اعظمی ۱۴ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

25 Sheep foot lane

Preston Manchester

M. 25 . O.B.N. UK

نبیرۂ شیر بیشۂ اہل سنت

حضرت علامہ شرافت رسول صاحب، دبئی

ماہتاب رشد وہدایت آفتاب ولایت تاجدار اہل سنت نور چشم اعلیٰحضرت محترم مکرم حضور اقدس الحاج الشاہ مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان نوری قادری رضی اللہ عنہ لاریب یقیناً پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ قادری برکاتی نوری رضوی کا جواب فقیر کے سر آنکھوں پر فقط سگ بارگاہ اعلیٰحضرت

محمد شرافت رسول قادری نوری برکاتی

ولد حضرت مولانا حافظ شفقت رسول صاحب ولد حضرت شیر بیشۂ اہل سنت

علامہ مفتی محمد ہدایت رسول صاحب رامپوری علیہ الرحمۃ نائیف روڈ

زرعونی مسجد دبئی

۷/اپریل ۲۰۰۳ء

خطیب الہند حضرت علامہ عبید اللہ خانصاب اعظمی

ممبر آف پارلیمنٹ نئی دہلی

برادر طریقت عامل شریعت ناشر مسلک اعلیٰحضرت حسان الہند الحاج الشاہ مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب قادری زید اقبالہٗ کا تحریر کردہ رسالہ ''پندرہویں صدی کا مجدد'' اور حضور مفتی اعظم ہند کی مجددیت سے متعلق جواب لاجواب پایا یقیناً حضرت قاری صاحب نے وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔ میرے مرشد برحق امام العلماء سراج الفقہاء زینت العرفا شہزادۂ امام احمد رضا چشم وچراغ خاندان برکات حضور مفتی اعظم ہند

ابوالبرکات کی ذات بابرکات سے کون واقف نہیں بے بصر کو چھوڑ و اہل نظر سے پوچھو انکے تجدیدی مذہبی دینی اسلامی کارنامے مشرق سے مغرب تک مشہور و معروف ہو چکے ہندو پاک اور کئی ممالک کے سیکڑوں علماء مشائخ مفتیان کرام کی تصدیقات قاری صاحب محترم نے حاصل کر کے پیش نظر کتاب میں شامل فرمادیں اہل سلسلہ پر یہ قاری صاحب کا احسان عظیم ہے میں بھی تصدیق کرتا ہوں۔

یقیناً علامہ شیخ مصطفٰے رضا اس صدی کے مجدد ہی نہیں بلکہ مجدد اعظم ہیں۔

عبیداللہ خان اعظمی

۲۸ رشعبان ۱۴۲۸ھ ۱۱ رستمبر ۲۰۰۷ء

اوائل رمضان شریف ۱۴۲۷ھ میں خلیفہ مفتی اعظم ہند و خلیفہ قطب مدینہ حضرت علامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ حضرت مولانا الحاج شاہ قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی مدینہ پاک عمرہ کو تشریف لائے۔ جدہ میں فقیر سے ملاقات ہوئی۔ آپکا لکھا ہوا رسالہ ''پندرہویں صدی کا مجدد'' فقیر نے دیکھا۔ دل باغ باغ ہوا۔ میں بھی حضرت قاری صاحب کے رسالہ کی تصدیق کرتا ہوں بلاشبہ حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ کئی ممالک کے علماء کو اس مسئلہ مجددیت پر مجتمع کرنے کی سعادت حضرت قاری صاحب کے حصے میں آئی۔ یہ انکی مقبولیت ہے کہ مفتیان کرام کی تصدیقات حاصل فرمائیں۔ سلسلۂ قادریہ منوریہ معمریہ کی قاری صاحب نے فقیر کو خلافت اجازت بھی عنایت فرمائی۔ مولا تعالیٰ حضرت کو سلامت رکھے۔ اور

سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے فیضان سے ہم سب کو مستفیض فرمائے آمین۔

بجاہ نبی المرسلین سید شوکت حسین رضوی قادری

جدہ۔ سعودی عربیہ ۱۳ر رمضان ۱۴۲۷ء

نبیرۂ استاذ زمن امین شریعت

حضرت علامہ مفتی سبطین رضا خانصاحب برادر زادۂ مفتی اعظم

ہند محلہ کانکر ٹولہ بریلی شریف

محب گرامی قدر جناب مولانا قاری امانت رسول خلیفہ مفتی اعظم ہند نے اپنی تحقیق و کاوش ''پندرہویں صدی کا مجدد'' کا تذکرہ کرتے ہوئے علمائے کرام کی تصدیقات جو اس پر حاصل کر چکے ہیں دکھائیں۔ جب کثیر علماء اس سے متفق ہیں تو میں کس گنتی میں ہوں جو اس سے اختلاف کروں۔ بیشک عمی المحترم سیدی و مرشدی حضرت مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ مولا تعالیٰ قاری صاحب موصوف کی کاوش کو قبول عام عطا فرمائے اور حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے فیوض و برکات کو عام سے عام تر فرمائے آمین۔

بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم

احقر العباد سبطین رضا غفرلہٗ ۵ر ستمبر ۲۰۰۱ء

نواسۂ حضور مفتی اعظم ہند شیخ طریقت

حضرت علامہ الحاج شاہ خالد علی خانصاحب

مہتمم جامعہ رضویہ مظہر اسلام بریلی شریف

میرے نانا جان قطب عالم حضور پرنور مفتی اعظم ہند قبلہ علیہ الرحمہ پندرھویں صدی کے مجدد ہیں۔ الشاہ قاری امانت رسول صاحب رضوی خلیفہ مفتی اعظم ہند کا جواب بالکل حق و صحیح ہے۔

فقط۔ خالد علی خاں غفرلہٗ

۹/ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ ۲۳/ جولائی ۱۹۹۹ء

نبیرۂ اعلیٰحضرت شہزادۂ ریحان ملت

حضرت علامہ الحاج الشاہ سبحان رضا خانصاحب

سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہ رضویہ و مہتمم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند الحاج قاری امانت رسول صاحب قبلہ رضوی نے میرے جد امجد قطب عالم حضور مفتی اعظم عالم اسلام شہزادۂ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو اس صدی کا مجدد ثابت کیا ہے فقیر رضوی نے پڑھا ماشاء اللہ خوب لکھا۔ بلاشبہ پندرھویں صدی کے مجدد برحق ہیں۔ میرے جد امجد حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کا جواب صحیح ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر قادری محمد سبحان رضا سبحانی غفرلہٗ

۲۵/ جمادی الاول [illegible]

شہزادۂ مفسر اعظم ہند

حضرت علامہ مولانا شاہ منان رضا خانصاحب

منانی میاں مہتمم جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند الحاج قاری محمد امانت رسول شاہ صاحب رضوی پیلی بھیتی کا رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد داور یہ جواب فقیر نے دیکھا دل باغ باغ ہوا میرے جد امجد حضور قطب عالم مفتی اعظم ہند ہیں کی مجددیت پر قاری صاحب نے دلائل کا زخیرہ جمع فرمادیا ہے میں بھی تصدیق کرتا ہو کے پندرھویں صدی کے مجدد برحق میرے جد امجد حضور مفتئی اعظم ہند ہیں ولجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد منان رضا خاں منانی غفرلہٗ

۹ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

شہزادۂ مفسر اعظم ہند

حضرت علامہ الحاج الشاہ قمر رضا خاں صاحب

محلہ خواجہ قطب بریلی شریف

بسمہ تعالیٰ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فقیر نے عزیزی قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی خلیفہ حضور آقائی ومولائی مفتی اعظم ہند وعالم کا رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد کا مطالعہ کیا۔ فقیر اس کی تائید کرتا ہے۔ بیشک حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان مجدد مأۃ حاضرہ اور مؤید ملت طاہرہ ہیں اور ضرور ہیں مولا تعالیٰ قاری محمد امانت رسول کے اسے اس رسالہ کو شرف قبولیت سے نوازے۔

محمد قمر رضا غفرلہ القوی

۲۰؍ شوال دوشنبہ ۱۴۲۴ھ

۱۵؍ دسمبر ۲۰۰۴ء

خلیفہ مفتی اعظم ہند ناشر مسلک اعلیٰحضرت مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب مصطفوی سربراہ اعلیٰ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت نے رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد لکھ کر بڑا کام انجام دیا۔ اور ہند و پاک و دیگر ممالک کے علماء مفتیان کرام کی اس پر تصدیقات بھی حاصل کیں۔ جو پیش نظر کتاب میں مرقوم ہیں۔ قاری صاحب قابل تحسین و مبارکباد ہیں میں بھی تصدیق کرتا ہوں یقیناً میرے سرکار مفتی اعظم ہند موجودہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

محمد توقیر رضا سوداگران بریلی شریف

۲۹؍ شعبان ۱۴۲۸ھ

صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ (جدید) نبیرہ اعلیٰحضرت

حضرت علامہ الحاج شاہ توصیف رضا خاں صاحب خانقاہ رضویہ بریلی شریف

تاجدار اہل سنت پیشوائے امت فرزند اعلیٰحضرت حضور پرنور مفتی اعظم ہند قدس سرہ اپنے والد ماجد چودھویں صدی کے مجدد اعظم سیدنا اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی سچی بے داغ تصویر تھے۔ انھوں نے ساری زندگی دین متین اور شریعت محمدیہ بالخصوص مسلک

اعلیٰحضرت کی ترویج واشاعت کے لئے وقف فرمادی۔ مجدد شرائط خمسہ سے مشروط ہوتا ہے بفضلہٖ تعالیٰ حضور مفتی اعظم ہند میں وہ سب شرائط بدرجہ اتم موجود تھے۔ میرت ساتھی میرے برادر طریقت مبلغ مسلک اعلیٰحضرت فنافی الشیخ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند الحاج مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب مصطفوی زید اقبالہٗ وعمرہ سربراہ اعلیٰ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت نے پندرہویں صدی کا مجدد رسالہ لکھا جسمیں دلائل سے ثابت فرمایا کہ حضور مفتی اعظم ہند مجدد مأۃ حاضرہ ہیں۔ اور علمائے اہل سنت کو اس طرف متوجہ کرایا تصدیقات لکھوائیں اکابر علماء مشائخ مفتیان کرام نے حضور مفتی اعظم ہند کو پندرہویں صدی کا مجدد تسلیم کیا۔ میں بھی قاری صاحب کے رسالہ اور جواب کی تصدیق کرتا ہوں قاری صاحب نے رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد لکھ کر وقت کی ضرورت کو پورا کیا میں دعاء کرتا ہوں مولا تعالیٰ اس رسالہ کو قبول عام عطا فرمائے

فقیر محمد توصیف رضا خاں غفرلہٗ، خادم مرکز اہل سنت بریلی شریف

۲۹ رشعبان ۱۴۲۸ھ

میرے نانا جان سرکار مفتی اعظم ہند علامہ شیخ مصطفےٰ رضا خانصاحب قدس سرہٗ کے مرید وخلیفہ فن شعر وشاعری، فن تعویذ نویسی، فن تاریخ گوئی میں میرے نانا جان کے تلمیذ اور تربیت یافتہ حضرت مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب سربراہ اعلیٰ مدینۃ الاسلام ہدیت نگر پیلی

جیت نے پندرہویں صدی کا مجدد لکھ کر ملت اسلامیہ کے شکوک و شبہات کو ختم کر دیا او
رعلمائے کرام کی تصدیقات حاصل کر کے سرکار مفتئ اعظم ہند کی مجددیت پر کثیر علماء کو مجتمع و متفق
فرمادیا۔ میں نے سرکار مفتئ اعظم ہند کی حیات ظاہری میں خود دیکھا حضرت امامت کے
مصلے پر قاری صاحب ہی کو بڑھاتے تھے اور قاری صاحب تو اسی وقت سے حضرت مفتئ اعظم
ہند کی مجددیت کا اعلان فرمایا کرتے تھے۔ اسکی پہل کا سہرا قاری صاحب کے سر رہا میں بھی
تصدیق کرتا ہوں۔ یقیناً سرکار مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں اور جواب بالکل
حق و صحیح ہے۔ محمد سراج رضا خاں نوری ولد مولانا ادریس رضا خاں صاحب ولد مولانا حسنین
رضا خانصاحب ولد استاذ زمن علامہ حسن رضا خانصاحب ولد علامہ شاہ مفتی نقی علی خانصاحب
علیہم الرحمہ

محلہ خواجہ قطب بریلی شریف

۲۹ر شعبان ۱۴۲۸ھ

نواسۂ حضور مفتئ اعظم ہند

حضرت الحاج علامہ جمال رضا خانصاحب نوری

کاشانۂ حضور مفتئ اعظم ہند بریلی شریف

فقیر خاکپائے مفتئ اعظم نے قاری صاحب قبلہ کا لکھا رسالہ چند سال قبل پڑھا ہے۔ قاری
صاحب قبلہ نے خوب لکھا ہے۔ اور ہند کے علماء نے تصدیق بھی کی ہے۔ فقیر نے یہ جواب و
ذمہ دار حضرات کی تصدیقات کو بھی دیکھا اور ہند میں مفتئ اعظم کا ثانی بھی تلاشا اب تک نہ ملا
میں عرض کرتا ہوں۔ اگر وہ اس صدی کے مجدد نہیں ہیں تو پھر کون ہے؟ دلائل کی روشنی میں وہی

ہیں وہی ہیں وہی ہیں۔

اس صدی کے مجدد جن کے عمل اور تقوی کی مثال دیکھنے کو نہیں ملتی اور جنکی زندگی کا ایک ایک لمحہ علماء کرام ومشائخ کے لئے مشعل راہ ہے اور جنکے عمل کو اس زمانہ کے اکابر علماء دلیل بناتے ہیں۔

خدا سب کو حق قبول کرنے پر اجر عطاء فرمائے قاری صاحب کے جواب کی تصدیق کرتے ہوئے فقیر دل کی گہرائیوں سے تاجدار اہلسنت حضور سرکار سیدنا مفتئ اعظم مجدد ابن مجدد کی مجددیت کی تصدیق کرتا ہوں۔

فقط۔ فقیر جمال رضا قادری رضوی نوری غفرلہٗ

۲۹؍جمادی الاوّل ۱۴۲۰ھ

شہزادہ صدر الشریعہ

حضرت علامہ مفتی بہاء المصطفٰے انصاری اعظمی

کاشانۂ امجدی قادری گھوسی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسول الکریم

میں نے آج حضرت قبلہ پیر طریقت صوفی الحاج قاری امانت رسول نوری مدظلہ العالیہ کی تصنیف لطیف حضرت تاجدار اہل سنت مرشدی مولائی مفتئ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے بارے میں کہ آپ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں یہ صحیح ودرست ہے۔ اس پر موجودہ دور کے علماء کرام کا اتفاق ہے گرامی قدر قاری صاحب قبلہ نے انتھک کوششوں سے اس کی تصدیق حاصل کی ہے۔ مولا تعالیٰ قاری صاحب کو دارین میں فلاح وصلاح عطا فرمائے اور انکی کوششوں کو مشکور ومحمود فرمائے اور انکے ادارہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور سب

کے لئے ذریعۂ نجات اخروی فرمائے آمین یہ جواب میرے نزدیک صحیح و درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بہاء المصطفیٰ قادری استاد دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف، ۲۲ ربیع النور ۱۴۲۰ھ

شہزادہ صدر الشریعہ

حضرت علامہ مفتی فداء المصطفیٰ صاحب امجدی انصاری اعظمی

کاشانۂ امجدی قادری منزل گھوسی شریف

پیر و مرشد حضرت حضرت مفتئ اعظم ھند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ نے مجدد ہونے کے بارے میں جو تحقیق انیق فرمائی ہے میں اسکی تصدیق کرتا ہوں کہ یقیناً حضرت مفتئ اعظم ہند رضی اللہ عنہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

فقط۔ فداء المصطفیٰ قادری۔ قادری منزل گھوسی۔ مئو

۲۹/ اکتوبر ۲۰۰۳ء

صوفئ ملت حضرت مولانا شاہ محمد افتخار احمد صاحب نوری

خلیفہ مفتئ اعظم ہند سکندرہ ملاواں بزرگ الہ آباد شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

صوفی باصفا پیر طریقت حضرت الحاج مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب نوری مدظلہ العالی خلیفۂ سرکار مفتئ اعظم ہند رضی اللہ عنہ کا جواب بسلسلۂ مجددیت سیدی و مرشدی آقائی تاجدار اہل سنت شہزادہ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ نظر نواز ہوا۔ بلاشبہ میرے مرشد برحق نائب غوث اعظم رضی اللہ عنہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ میں بھی تصدیق کرتا ہوں اور پیر طریقت الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی نوری خلیفۂ تاجدار اہلسنت سے فقیر

قادری کو سلسلۂ منوریہ معمریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ وغیرہ کی خلافت و اجازت بھی حاصل ہے۔ مولائے کریم عزوجل قاری صاحب قبلہ کو سلامت رکھے اور سرکار مفتئ اعظم ہند رضی اللہ عنہ کے فیضان سے انکو اور ہم سب کو اور زیادہ مستفیض فرمائے۔ آمین۔

بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر راقم الحروف سگ مدینہ

فقیر قادری محمد افتخار رضا نوری غفرلہٗ

۱۲؍شعبان المعظم

۱۴۲۸ھ شب یک شنبہ خانقاہ افتخاریہ رضا نگر ملاواں بزرگ، الہ آباد

شہزادۂ حضور برہان ملت علامہ مفتی محمود احمد صاحب

مفتئ اعظم مدھیہ پردیش جبلپور

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

عزیز سعید برادر طریقت مولوی الحاج امانت رسول قادری رضوی نوری سلمہ المولیٰ تعالیٰ نے مجھ فقیر قادری محمد محمود احمد صدیقی رضوی سلامی برہانی سے خواہش کی کہ میں انکی تحریر کردہ کتاب "پندرہویں صدی کا مجدد" پر تقریظ و تصدیق کے کچھ کلمات تحریر کروں تاکہ وہ اس کتاب کی اگلی اشاعت میں اُسے شامل کرا سکیں۔ لہٰذا فقیر صدیقی قادری انکی خواہش کی تکمیل کرتے ہوئے بفضلہ تعالیٰ وبعون حبیبہ الاعلیٰ جل وعلیٰ وصلی اللہ علیہ وسلم چند سطور اظہار حقیقت عقیدت و محبت کے طور پر تحریر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ (۱) اس کتاب کی مختصر جامع تحقیقی تحریر کی ابتدا حضرت برہان ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ایک تحریر سے کی گئی اور ۲۰؍ و ۲۱؍ میں مجدد کی عمر اور زمانے سے متعلق شکوک و شبہات کے ازالے کیلئے حضرت مفتئ اعظم ہند

علیہ الرحمۃ والرضوان سے سوالات کر کے جو جوابات حاصل ہوئے وا آل الرحمٰن برھان الحق
کی تحریروں سے مجدد کی ضرورت اس کا مقام اسکی عظمت وشان اور زمان ومکان کے ساتھ اس
کی عمر شریف اور اس ضمن میں دین و مذہب کے احسان کا جو بھی اس تحقیقی مقالہ میں ذکر کیا گیا
ہے۔ وہ اس مقالہ کی اصل جان اور روح بیان ہے۔

۲ ولی ابن ولی غوث ابن غوث مجدد ابن مجدد آل الرحمٰن ابوالبرکات محی الدین جیلانی مولانا
الحاج محمد مصطفےٰ رضا خاں رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت ولایت غوثیت اور مجددیت کیلئے ۱۱
سے ۱۳ تک جتنا بھی حضور سیدنا ابوالحسین نوری قادری برکاتی مارہروی رضی اللہ عنہ کے
حوالے سے تحریر ہوا وہ ایک زندۂ جاوید روشن وتابناک حقیقت ہے۔ جس سے صاف واضح ہوتا
ہے کہ.......... خاندان رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برکاتی کراماتی بزرگ حضرت
نوری میاں رضی اللہ عنہ نے مفتئ اعظم ہند کی پیدائش کے وقت ہی جو کراماتی بشارت عظمٰی سے
نوازا ان کا نام آل الرحمٰن ابوالبرکات محی الدین جیلانی تجویز فرما کر افتخار بخشا۔ پھر جب وہ
مارہرہ شریف سے حضرت آل الرحمٰن کی ولادت کے چھے ماہ بعد تشریف لائے تو ذی عظمت
چھے ماہ کے شہزادے کو اپنی گود میں لیکر داخل سلسلۂ برکاتیہ فرما کر برکاتی رسولی کراماتی نوری
بزرگ کی عرفانی روشنی نے اُسی وقت اپنے تمام سلاسلِ مبارکہ کی اجازت وخلافت فیوض و
برکات اور علوم باطنی عرفان شریعت وطریقت کے انعام وکرام کے ساتھ مفتخر فرمایا۔

سرکار نوری میاں مارہروی علیہ الرحمۃ نے اس چھے ماہ کے شہزادے آل الرحمٰن کو اُس وقت جو
بھی عطا فرمایا وہ ایک عدیم المثال واقعہ اور عظیم تحفۂ نوری ہے۔ جو اس سلسلہ مبارکہ قادریہ
برکاتیہ رضویہ کے مبارک سلسلۃ الذہب کی ایک روشن وتابناک زندہ وپائندہ باعظمت کڑی
ہیں۔ اور بیشک حضرت سیدنا سرکار مفتئ اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد برحق ہیں۔ وہ شاہ

راہ ہدایت کے ایک بلند وروشن مینار ہیں۔ ان کے فیوض و برکات وہدایت ہمارے ... ہیں اور آج بھی اور آئندہ بھی انکی نورانی عرفانی روحانی پرنور

ضیاء باریوں سے اہل سنت و جماعت مستفیض ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ رب تبارک وتعالیٰ

انکے علمی روحانی عرفانی فیوض و برکات سے بطفیل رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم ہمیں

مستفیض فرماتا رہے۔ آمین۔ یہ مندرجہ بالا چند سطور حضرت آل الرحمٰن برحان الحق کے

روحانی فیوض و برکات سے فقیر قادری رضوی نے تحریر کئے رب تبارک وتعالیٰ انھیں شرف

قبولیت سے نوازے۔ آخر میں یہ بھی تحریر کرنا ضروری ہے کہ اس کتاب میں جو مختصر جامع فتویٰ

تحریر ہے۔ فقیر قادری رضوی اسکی تصدیق کرتا ہے۔

وللہ الحمد ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

محمد محمود احمد قادری رضوی سلامی برھانی غفرلہٗ

جبلپور ۲۰؍ جولائی ۲۰۰۴ء

مفتی شہر متھرا حضرت علامہ مفتی لطف اللہ صاحب
شاہی جامع مسجد متھرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ نصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم۔ امابعد،

حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب خلیفہ حضور سیدی مفتی اعظم ہند نے حضور سیدی و استادی ومطلوبی مفتی اعظم ہند کے بارے میں جو فتوئ تحریر فرمایا ہے۔ اس فقیر کو اس سے اتفاق ہے فقط واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم کتبہ، الفقیر لطف اللہ القادری خادم دار الافتا شاہی جامع مسجد شہر متھرا، یوپی تلمیذ حضور صدر الشریعہ ومرید حضور حجۃ الاسلام علیہم الرحمہ وتلمیذ مفتی اعظم ہند وحافظ

لت علیہم الرحمہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند وحضور احسن العلماء علیہم الرحمۃ نزیل بریلی شریف
ب ۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر حسن رضا صاحب

پی ایچ ڈی پٹنہ ڈائرکٹر عربی وفارسی بورڈ وادارہ تحقیقات پٹنہ بہار

اسلام وہ دین ہے کہ ہر حال میں وہ دینا کی رہنمائی کرتا ہے۔ کہ کسی خاص عہد کی تہذیب یا یہ کسی خاص دور کا فن تعمیر نہیں ہے جو صرف یادگار بن کے رہ جائے۔ یہ زندہ ہے اور زندگی بخش ہے جاوداں ہے اور پیہم دواں ہے اور ہردم جواں ہے اسمیں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ یہ آخری دین ہے۔ اور ہم آخری امت ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ ہمیں سب سے زیادہ فتنوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ مسلم قوم کو جو زمانہ ملا ہے سب سے زیادہ پُر از انقلاب ہے۔

انقلابات زمانہ کا مقابلہ کرنے کے لئے پروردگار نے دواہم انتظامات کئے ہیں۔ ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی جنھوں نے تعلیمات قرآن اور اپنی سیرت پاک کے ذریعے ہر انقلابات کا مقابلہ کرنا آسان بنادیا اور دوسری اہم چیز یہ ہے کہ اس دین میں ایسے زندہ اشخاص عطا فرمادیئے جو بدلتے ہوئے زمانہ کو اپنی داعیانہ صلاحیتوں سے تعلیمات دین کو دوسروں کی زندگی میں منتقل کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔ جو ہر بدلتے ہوئے حالات کو آسانی سے اسلامی ماحول سے آراستہ کردیتے تھے۔ جنکی کاوشوں سے اسلام نے نئی نئی فتوحات حاصل کیں ایسے نابغہ روزگار شخصیتوں میں حضور سرکار مفتی اعظم ہند کی ذات گرامی ہے۔ اور پندرہویں صدی کے مجدد ہونے کی بھرپور صلاحیت آپکے اندر بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ حضرت قاری امانت رسول صاحب خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند کی کاوش لائق صد آفرین

ہے۔ پروردگار نے حضرت موصوف کو بزرگوں کی بے انتہا نوازشیں عطا فرما کر آپکو سینوں کے لئے مینارۂ نور بنادیا ہے۔ اللہ آپکی کاوشِ علمی کو قبول فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

تشنۂ دعا۔ حسن رضا ۱۳ نومبر ۲۰۰۳ء

مفتی دہلی حضرت علامہ مفتی محمد میاں صاحب ثمر

سجادہ نشین خانقاہ مسعودیہ مظہریہ مجددیہ نقشبندیہ دہلی

الحمد لحقیقه والصلواة والسلام علےٰ حبیبیه

امابعد۔ پیکر اخلاص ومودت محبّ گرامی قدر ومنزلت مجاز وخلیفہ حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمتہ والرضوان جناب قاری امانت رسول صاحب زید لطفہ نے آج قبیل عصر وقت معہود پر فقیر سے ملاقات فرمائی۔ قلب کو سرور وانبساط نصیب ہوا۔ مصروفیات سے لاچار ہونے کے باوجود بھی موصوف کے اصرار پر مختصراً عرض ہے کہ تمام تحریرات لائق قدر ہیں خصوصاً مفتی عنایت احمد صاحب کی تحریر اس مسئلہ میں حق نما اور بصیرت افروز ہے۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ ان تحریرات میں اس مسئلہ کی بنیاد محض عقیدت پر ہے۔ بلکہ صد سالہ تجدید واحیاءِ دین کے منصب جلیل کے جملہ مالہ وماعلیہ کی روشنی میں پورے انصاف کے ساتھ پورے عالم اسلام میں اگر کسی دیگر شخصیت کے لئے منصب ساری اسلامی دنیا کے علمائے اہل سنت کے اتفاق کے ساتھ ثابت کردیا جائے تو ہمیں ایسے ہی اُسے بھی تسلیم کرنے میں کوئی پس وپیش نہ ہوگا۔ مگر کوئی ایسا ہو بھی تو۔ لہٰذا مبارک ہو قاری صاحب ممدوح کو کہ یہ سعادت احقاق حق حاصل کرنے میں ہو یقیناً منفرد ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ موصوف کو امت کیطرف جزائے جزیل واجر

سو عطا فرمائے اور دین میں انکی ہر سعی اخلاص کو مشکور و مقبول فرمائے۔

دستخط (محمد میاں ثمر)

خادم سجادہ و دار الافتاء خانقاہ مسعودیہ مظہریہ

مسجد شاہی فتحپوری

۵ر جمادی الاول ۱۴۲۰ھ دہلی ۱۸ر اگست ۱۹۹۹ء

رہائش: مکان ۹۰۰ گلی مفتی صاحب والی بارہ ہندوراؤ، دہلی

مفتی دہلی حضرت علامہ مفتی محمد مکرم احمد صاحب

(شاہی خطیب وامام جامع مسجد فتحپوری، دہلی)

محترم ومکرم خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت قاری امانت رسول قادری مدظلہ۔ سلام مسنون مزاج گرامی "پندرہویں صدی کا مجدد" رسالہ میں نے مطالعہ کیا اصل موضوع پر آپکی تحریر واضح اور مدلل ہے۔ حضور مفتی اعظم ہند کو اس صدی کا مجدد کہنا درست ہے۔ میں حضرت سے ۱۹۷۶ء سے ۱۹۷۹ء تک کے عرصہ میں تین چار مرتبہ ملا ہوں۔ حضرت کو میرے والد ماجد امام الملت مولانا شاہ مفتی محمد احمد (۱۹۷۱ء ۱۳۹۱ھ) سے اور احقر کے جد امجد حضرت علامہ شاہ مفتی اعظم محمد مظہر اللہ شاہ (م ۱۹۶۶ء ۱۳۸۶ھ) سے بہت محبت بھی تھی اور عقیدت بھی۔ جن دنوں میں صدر الافاضل اور محدث اعظم ہند مسجد فتحپوری میں تشریف لاتے تھے۔ تب ہی حضور مفتی اعظم ہند کی بھی ہمارے اکابر سے ملاقاتیں ہوتی تھی۔ خاص کر تقسیم ہند سے پہلے ہمارے اکابر کی دینی اور ملی خدمات کی وجہ سے حضور مفتی اعظم ہند فقیر سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ اور خصوصی شفقت کا معاملہ فرماتے تھے۔ بلاشبہ وہ اللہ کے ولی تھے۔ انکا نورانی چہرہ آج بھی میری نظروں میں ہے۔

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین رب العالمین اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر گامزن رکھے۔ آمین والسلام

محمد مکرم احمد شاہی امام

جانشین ومسند نشین حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ

۱۴ر محرم الحرام ۱۴۲۳ھ

بانی خانقاہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ نیو دہلی

دارالافتاء

مفتی محمد مکرم احمد

نقشبندی چشتی وقادری سہروردی

شاہی امام وخطیب مسجد جامع فتحپوری دہلی

سرپرست کل ہند تحریک حمایت الاسلام دہلی

شہزادگان قطب بلگرام

مخدومی حضرت بابرکت ڈاکٹر سید شاہ محمد عارف میاں صاحب

(سجادہ نشین خانقاہ واحدیہ مخدومی حضرت بابرکت حافظ سید شاہ محمد طاہر میاں صاحب مہتمم طیب العلوم بلگرام شریف)

میرے والد ماجد عارف باللہ قطب بالگرام شریف حضرت علامہ مولانا سید شاہ آل محمد ستھرے میاں صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ واحدیہ علیہ الرحمہ نے شہزادۂ اعلیحضرت حضور مفتی اعظم ہند فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کو پندرھویں صدی کا مجدد فرمایا اور جب قاری الحاج محمد امانت رسول صاحب کو میرے والد ماجد نے اپنی خلافت سے نوازا۔ اس وقت قاری صاحب نے

مفتی جہانگیر صاحب کا فتویٰ جو حضور مفتی اعظم ہند کی مجددیت پر تھا پیش کیا تو حضرت والد ماجد نے اس کی تصدیق فرمائی اور دستخط و تاریخ بھی تحریر فرمائی۔ فقیر واحدی بھی اس جواب کی تصدیق کرتا ہے۔ لاریب حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ خلیفۂ مفتی اعظم ہند حضرت شاہ قاری محمد امانت رسول صاحب نے شہزادہ اعلیٰحضرت کی مجددیت پر جو کچھ لکھا فقیر اس کے ایک ایک حرف سے متفق ہے۔

فقیر سید شاہ محمد عارف میاں صاحب سجادہ نشین خانقاہ واحدیہ بلگرام شریف

فقیر حافظ سید محمد طاہر واسطی واحدی۔

مہتمم مدرسہ واحدیہ طیب العلوم بلگرام شریف

۵ ربیع الاول شریف ۱۴۲۰ھ

حضرت مولانا سید اویس میاں صاحب

ناظم اعلیٰ دار العلوم دعوت الصغریٰ میدان پورہ بلگرام شریف

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

ہمارے خاندان صغروی واسطی بلگرام کے عظیم بزرگ حضور سید آل محمد عرف ستھرے میاں دادا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت پیر طریقت مولانا الحاج قاری امانت رسول صاحب رضوی نے جو فتویٰ مجددیت مفتی اعظم ہند حضور علامہ الحاج الشاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تحریر فرمایا ہے اس سے ہمارا مکمل اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم۔

سید اویس مصطفیٰ قادری واسطی

ناظم اعلیٰ دار العلوم دعوت الصغریٰ بلگرام ہردوئی

۵ رجمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ ۱۶ ستمبر ۱۹۹۹ء

حضرت مولانا مختار احمد صاحب

صدر و مدرس دار العلوم دعوت الصغریٰ میدان پورہ بلگرام شریف

الجواب صحیح

مختار احمد رضوی، صدر مدرس، دار العلوم دعوت الصغریٰ بلگرام شریف ہردوئی

۶ ر دسمبر ۱۹۹۹ء

حضرت مولانا مفتی ابو الحسن صاحب مصباحی

مدرس جامعہ امجدیہ گھوسی مئو

مبسملا و حامدا و مصلیا و مسلما

پیر طریقت، عامل شریعت، ناشر سنیت، عاشق اعلیٰحضرت، نمونۂ اسلاف، مشعل اخلاف حضرت علامہ الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ دنوری برکاتی مصطفوی خلیفہ مجدد بن مجدد حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ نے زیر نظر رسالے میں شواہد و دلائل و حقائق کے اجالوں سے یہ ثابت فرمایا ہے کہ ابو البرکات محی الدین آل الرحمٰن علامہ الشاہ الحاج مصطفےٰ رضا خاں معروف بہ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ یقیناً مصنف کی یہ زریں تحریر مبنی بر حقیقت ہے۔ فقیر سراپا تقصیر حضرت والا کی اس سلسلے میں بھرپور تائید کرتا ہے۔ مولا تعالیٰ اس رسالے کو قبول عام بخشے اور لوگوں کو حق قبول کرنے کی توفیق سے مسعود فرمائے آمین۔ بجاہ النبی الامین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

محمد ابو الحسن قادری مصباحی غفرلہٗ القوی خادم افتاء طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو

۲۷ ر شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ

استاد العلماء حضرت علامہ مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب

(صدر المدرسین جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام پیلی بھیت سابق مفتی و مدرس مظہر اسلام بریلی)

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے متعلق سربراہ اعلیٰ جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر فخر القراء الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی نے جو جواب لکھا فقیر نے پڑھا ماشاء اللہ قاری صاحب نے دلائل کے ساتھ بہت بہتر جواب تحریر فرمایا ہے سب سے بڑھکر تو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی یہ شان تھی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر برائیوں کو روکنے اور نیکیوں کا حکم دینے میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی مثال نہیں ملتی آج کل ایسی ذات دیکھنے میں نہیں آتی میں نے بعض علماء کو دیکھا کہ وہ تساہل اور چشم پوشی سے کام لیتے ہیں۔ لیکن حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ بلا خوف وخطر ہر جگہ احقاق حق و ابطال باطل فرماتے تھے۔ جاہل ہو عالم ہو پیر ہو فقیر ہو سید ہو بزرگ ہو مفتی ہو کوئی اگر شریعت کے خلاف کوئی بات کسی کی دیکھی فوراً تنبیہ فرمائی مجدد کی یہی شان ہوتی ہے بہر صورت اپنی نوعیت کے اعتبار سے فاضل مجیب کا یہ جواب بے نظیر ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مجیب کو جزائے خیر دے بیشک حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ موجودہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر حفیظ الرحمٰن غفرلہٗ

سابق مفتی مظہر اسلام بریلی شریف ۲۳ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مولانا محمد احمد صاحب خطیبی

(خلیفہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف چیرمین حج کمیٹی اترانچل ہلدوانی ضلع نینی تال)

حضور مفتی اعظم ہند کی نشانی میرے استاد بھائی پیکر زہد وتقویٰ صوفی باصفا حضرت مولانا قاری الحاج الشاہ محمد امانت رسول صاحب پیلی بھیتی نے پندرہویں صدی کا مجدد رسالہ لکھ کر احسان عظیم فرمایا ہے۔ علمائے کرام کو اس مسئلہ پر متفق کیا اور اس دور میں حضور مفتی اعظم ہند کی مثال نہیں ملتی اور جملہ سلاسل کے موجودہ بزرگوں نے انھیں اپنا بزرگ تسلیم کیا اور حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی نے ان کی موجودگی میں کسی کو مرید نہیں کیا۔ بیشک حضرت مفتی اعظم ہند اس دور کے نائب غوث اعظم قطب عالم بھی ہیں۔ اور پندرہویں صدی کے مجدد اعظم بھی ہیں۔

فقط۔ محمد احمد خطیبی خادم مدرسہ اشاعت الحق ہلدوانی نینی تال

۲۲ صفر مظفر ۱۴۲۵ھ

حضرت مولانا محبوب علی صاحب تلشی پور

الجواب صحیح فقیر محمد محبوب علی رضا قادر برکاتی رضوی مدرس مدرسہ غوثیہ رضویہ اہل سنت برکات الاسلام امام احمد رضا نگر بڑھنی اوڈ تلشی پور بلرام پور۔ یوپی۔

۲۴ ررمضان المبارک ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۹ رنومبر ۲۰۰۳ء

مفتی باسنی حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب رضوی نوری

خطیب و امام جامع مسجد باسنی و سرپرست سنی تبلیغی جماعت، راجستھان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت قبلہ محترم شیخ قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی کی تالیف لطیف ''پندرہویں صدی کا مجدد'' نظر نواز ہوئی قبلہ موصوف نے کافی محنت کی ہے۔ اور کئی دلائل سے تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالی ہے اور اکابر اہل سنت سے حضور کا مجدد ہونا ثابت کیا ہے۔ میں بے بضاعت بھی اکابرین ملت کی مقدس آراء سے اتفاق کرتے ہوئے سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کو ۱۵ ویں صدی کا مجدد تسلیم کرتا ہوں۔

فقیر ولی محمد رضوی

خطیب و امام جامع مسجد خادم سنی تبلیغی جماعت باسنی ناگور شریف

۱۴؍ ذی القعدہ ۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح:۔ فقیر حقیر ابوبکر اشرفی القادری [illegible]

حضرت مولانا محمد سعید صاحب [illegible]

پیر طریقت قاری امانت رسول صاحب خلیفہ مفتی اعظم [illegible] علیہ الرحمہ کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔ میں اس سے متفق ہوں۔

فقط دیوانہ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

محمد سعید شاہدی رضوی [illegible]

حضرت مولانا محمد سعید صاحب اشرفی

مہتمم دار العلوم اہل سنت فیضان اشرف ناگور شریف راجستھان

نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم

شہزادۂ اعلیحضرت غواص معرفت واقف اسرار شریعت وطریقت حضور سرکار مفتی اعظم ہند کی حیات طیبہ کے لمحات زریں کو دیکھا جائے تو احکام الہیہ اور سنت نبوی کے پیکر میں ڈوبے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ تیرہ سال کی عمر شریف سے لیکر اکیانوے سال کے کچھ ایام تک کے شب و روز پر نظر ڈالی جائے تو تمام عرصہ حیات فتویٰ نویسی تجدیدی مذہبی، دینی اسلامی خدمات تبلیغ واشاعت دین متین رد بدعات ومنکرات خدمت خلق احقاق حق وابطال باطل احیائے سنت عبادت وریاضت تقویٰ وطہارت کا مرکز ومنبع معلوم ہوتا ہے اور آپکے تجدیدی ودینی کارناموں نے آپکو شہرۂ آفاق اور عبقری شخصیت کا حامل بنادیا ہے۔ پیر طریقت صوفی الحاج قاری امانت رسول نوری صاحب قبلہ مدظلہ العالیہ نے جس شرح وبسط اور اقوال علمائے کرام وفقہائے کرام کی روشنی میں حضور سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے مجدد ہونے کو ثابت کیا ہے۔ وہ حق بجانب ہے بلاشبہ علمائے کرام کے اقوال ومویدات کی روشنی میں آپ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

طالب دعاء

محمد سعید اشرفی

خادم وجملہ اساتذہ دار العلوم فیضان اشرف باسنی ناگور راجستھان

حضرت مولانا محمد اختر رضا ایم اے عربک و فاضل دینیات بہیڑی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفضلہ تعالیٰ و بکرم و حبیبیہ اعلیٰ

بحر زخار شریعت وطریقت، مجسمہ کشف وکرامت، مظہر غوثیت تاجدار اہل سنت شہزادہ اعلیٰحضرت بقیۃ السلف عمدۃ الخلف حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خانصاحب حضور مفتی اعظم عالم اسلام علیہ الرحمہ کے مجدد ہونے پر آبروئے سنیت عالی مرتبت پیر طریقت مصلح قوم وملت خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا قاری الحاج امانت رسول صاحب نوری مدظلہ العالی نے علماء فقہائے کرام کی تحقیق و تدقیق کے ساتھ جو دلائل پیش کئے ہیں۔ وہ اپنی نظیر ومثیل آپ ہیں۔ میں نے مولانا موصوف کی تصنیف لطیف پندرہویں صدی کا مجدد بلا استیعاب بنظر عمیق مطالعہ کیا حضور مفتی اعظم ہند کی مجددیت اور آپکے دینی مشاغل پر مشتمل محققانہ ومدققانہ طرز تحریر اور ساتھ ہی علماء جمہور کی تصدیقات وتائیدات دیکھیں دل کی کلی کلی کھل اٹھی محترم قاری صاحب ہر دلعزیز کے لئے دل سے دعائیں نکلیں بلاشبہ ولاریب حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں جیسا کہ آپکی خدمت دین متین اور تجدیدی کارناموں سے ظاہر وباہر ہے۔ میں بارگاہ مولا میں دست بدعا ہوں کہ رب کائنات ہم سبھی اہل سنت وجماعت کو مجدد ابن مجدد حضور مفتی اعظم عالم اسلام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سبھوں کو حضور مفتی اعظم ہند کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے اور موئف مدظلہ العالی کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین علیہ التحیہ والتسلیم

عبدہ المذنب محمد اختر رضا رضوی برکاتی نوری

ڈی ایم اے عربک وفاضل دینیات بہیڑی ضلع بریلی شریف

۲۳ رصفر ۱۴۲۶ھ بموقع عرس رضوی

حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب

حضرت مسلم [illegible] جانشین [illegible] رضوی ازہری

عامل شریعت پیر طریقت حضرت مولانا الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند خلیفہ قطب مدینہ مدظلہ العالی کا جواب نظر نواز ہوا فقیر اسکی تصدیق و تائید کرتا ہے۔ بیشک امام الفقہا تاجدار اہلسنت شہزادہ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

احقر ولی محمد رضوی ازہری خادم الجامعۃ الاسلامیہ

گنج قدیم رامپور شریف

۱۰رشوال المکرم ۱۴۲۴ھ ۲۴رنومبر ۲۰۰۳ء

پیر طریقت مخدوم گرامی حضرت الحاج سید شاہ بابو میاں صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت شاہ درگاہی محبوب الٰہی رامپور شریف

خلیفہ مفتی اعظم ہند پیر طریقت الحاج قاری صوفی شاہ محمد امانت رسول صاحب بانی وسرپرست سرچشمہ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت کا رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد نظر سے گزرا میں بھی تصدیق کرتا ہوں کہ مرشد برحق شہزادہ اعلیٰحضرت تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند علامہ شیخ مصطفےٰ رضا صاحب فاضل بریلوی

موجودہ پندرہویں صدی کے مجدد برحق ہیں۔ اور فقیہ بے بدل ہیں بے نظیر ولی کامل روشن ضمیر ہیں مولائے کریم قاری صاحب کو دارین کی برکتیں عطا فرمائے قاری صاحب قابل مبارکباد ہیں کہ یہ کام انکے حصے میں آیا فقط سید بابو میاں ولد حضرت سید بادشاہ میاں صاحب سجادہ نشین

آستانہ عالیہ حضرت شاہ درگاہی محبوب الٰہی فیض بخش ماہ میاں رامپور شریف۔

یکم صفر مظفر ۱۴۲۴ھ ۴؍اپریل ۲۰۰۳ء

مخدوم مسند خطیب شہیر پیر روحانی حضرت سید شاہ شرافت میاں صاحب

ولی عہد برادرہ حضرت سید شاہ عزیز میاں صاحب زید مجدہ العالی سجادہ نشین

درگاہ دادا میاں حافظ سید احمد علی شاہ صاحب بھٹ پورہ شریف ضلع رامپور شریف اود

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت الحاج قاری محمد امانت رسول شاہ صاحب پیلی بھیتی کا رسالہ "پندرہویں صدی کا مجدد" دیکھا جسمیں انھوں نے شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کو پندرہویں کا مجدد ثابت کیا دلائل کی روشنی میں میں بھی تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد برحق ہیں اور ولی کامل ہیں۔ سید شرافت میاں سجادہ نشین درگاہ حضرت دادا میاں حافظ سید احمد علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ بھٹ پورہ شریف ضلع رامپور ۸؍محرم ۱۴۲۴ھ ۲۲؍مارچ ۲۰۰۳ء، سید عزیز میاں

حضرت بابرکت مخدوم گرامی حضرت شاہ فرحت احمد صاحب

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت حافظ شاہ جمال اللہ میاں قدس سرہٗ رامپور شریف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی بانی جامعہ رضویہ مدنیۃ الاسلام پیلی بھیت شریف کا جواب نظر سے گزرا جسمیں حضرت ممدوح نے حضور مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کو پندرہویں صدی کا مجدد ثابت کیا ہے دلائل کی روشنی میں فقیر جمالی

بھی تصدیق کرتا ہے یقیناً حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

فرحت احمد جمالی

۲۲ر مارچ ۲۰۰۲ء، ۱۹ر محرم الحرام سجادہ نشین آستانہ عالیہ

جمالیہ، جمال نگر رامپور۔ یوپی

پیر طریقت عظیم المرتبت حضرت الحاج مولانا شاہ توشے میاں صاحب

مجددی شیری سجادہ نشین حضور حاجی شاہجی محمد شیر میاں صاحب فخر پیلی بھیت شریف

ہمارے شہر کے ہر دلعزیز حاجی قاری امانت رسول رضوی نے بڑے مولوی صاحب حضرت مفتی اعظم ہند کے مجدد ہونے پر رسالہ لکھا بہت مولویوں، بزرگوں کے دستخط کرائے میرے پاس بھی آئے اور کچھ لکھنے کو کہا تو میں بھی تصدیق کرتا ہوں حضرت مفتی شاہ مصطفےٰ میاں صاحب بریلوی مجدد بھی ہیں ولی بھی ہیں ہمارے ابا میاں صاحب سے حضرت کے بڑے اچھے مراسم تھے۔ توشے میاں سجادہ نشین حضور حاجی شاہجی محمد شیر میاں صاحب محلہ منیر خاں پیلی بھیت ۲ر محرم شریف ۱۴۲۰ھ

مخدومی حضرت سید شاہ [illegible]

چشتی و حضرت سید شاہ [illegible] اجمیر شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہل سنت علامہ مفتی شاہ امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ یقیناً چودہویں صدی کے مجدد دین و ملت تھے اور شہزادہ اعلیٰحضرت سلطان العلماء والعرفا شیخ الاصفیا علامہ مفتی شیخ مصطفےٰ [illegible] قدس سرہ کی ذات

برکت منہاج تعارف نہیں۔ آپکا اس زمانے میں ثانی نظرنہیں آتا۔ آپکی ذات مجمع اسلامیہ
تھی۔ آپکی شخصیت اس دور کے علما، اولیاء مشائخ سادات کرام کی مرکز عقیدت تھی حقیقتاً خواجہ
خواجگان سرکار سرکاراں سلطان الہند عطائے رسول حضرت سیدنا مولانا خواجہ معین الدین حسن
چشتی سنجری ثم اجمیری غریب نواز شہنشاہ اجمیر رضی اللہ عنہ کے آپ مظہر و جانشین نظر آتے
تھے۔ آپکی خدمت دینی کی مثال نہیں ملتی صوفی ملت خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت الحاج
مولانا الشاہ محمد امانت رسول صاحب رضوی برکاتی چشتی قادری پیلی بھیتی کا جواب ورسالہ
نایاب نظرنواز ہوا جو سرکار مفتی اعظم ہند کی مجددیت پر مشتمل ہے اور دلائل سے بھرپور۔ ہم بھی
حضرت قاری صاحب ممدوح کے جواب وکتاب کی تصدیق کرتے ہیں۔ بیشک حضور مفتی
اعظم ہند موجودہ پندرہویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔ مولائے کریم سرکار خواجہ خواجگان مرشد
مرشدان ہند الولی غریب نواز [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ اس رسالہ کو مقبولیت
عطا فرمائے۔ اور قاری صاحب کو دارین کی بیشمار برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقیر سید فرید الحسن چشتی

ولد الحاج حافظ سید حیات الحسن چشتی

گدی نشین حضور خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۴ ذو القعدہ [illegible]

[illegible]

سید سلطان الحسن چشتی

گدی نشین

(دستخط [illegible])

... حیات الحسن صاحب
(چشتی گدی نشین حضور خواجہ غریب نواز اجمیری)

میرے صاحبزادوں نے جو کچھ لکھا اس کی میں بھی تائید کرتا ہوں بیشک حضور مفتی اعظم چودہویں صدی کے مجدد ہیں اور فقیہ عصر ہیں درویش کامل ہیں انکی بزرگی ہم سب کو تسلیم ہے۔

فقط حافظ سید حیات الحسن چشتی اجمیر شریف گدی نشین درگاہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

الحاج مولانا پیر سید حیات الحسن چشتی

تلمیذ صدر الشریعہ قدس سرہ اجمیر مقدس، ۱۴ ذی القعدہ ۱۴۲۳ھ

صدر مدرس مفتی بیاور ضلع اجمیر شریف

حضرت مفتی مولانا محمد رضا صاحب قادری چشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امام اہلسنت مجدد دین وملت حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی رحمہ اللہ یقیناً چودہویں صدی ہجری کے عظیم مجدد تھے۔ اور شہزادہ اعلیٰحضرت شہزادہ غوث اعظم حضور مفتی اعظم ہند الشاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز کی ذات بابرکت محتاج تعارف نہیں حضرت علامہ مولانا صوفی الماحت رسول صاحب قبلہ ... حضور مفتی اعظم ہند نے جواب رقم فرمایا اسے حرف بہ حرف ... جزبہ فرمائے۔ بے شک حضور مفتی اعظم ...

محمد رضا ...

خادم دار العلوم فیضان خواجہ ...

حضرت علامہ مولانا عبد الوحید قادری

مہتمم دارالعلوم فیضان اشفاق وحضرت علامہ مولانا محمد شاہد علی مصباحی صدر المدرسین دارالعلوم فیضان اشفاق ناگور شریف

خلیفہ مفتی اعظم ہند واحسن العلماء قبلہ قاری امانت رسول صاحب مدظلہ کی تحقیق انیق درمنا۔ بدرجہ قابل اطمنان، واعتماد ہے خلاف کی گنجائش نہیں۔ لہذا فقیر مسئلہ مذکور میں قاری صاحب دامت برکاتہم کی تصدیق کرتا ہے۔ فقط محمد شاہد علی مصباحی

صدر المدرسین دارالعلوم فیضان اشفاق ناگور شریف راجستھان

بدکار عبد الوحید القادری خادم دارالعلوم فیضان اشفاق ناگور شریف راجستھان

حضرت مولانا محمد اسد اللہ الثقافی

(مدرس دارالعلوم فیضان اشفاق ناگور شریف)

فقیر رضوی تاجدار اہل سنت قطب عالم مرجع العلماء والفقہاء سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہ کو پندرہویں صدی ہجری کا مجدد تسلیم کرتا ہے۔ نیز خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت قاری صاحب قبلہ قادری نوری برکاتی کی تحقیق قابل ستائش ہے میں حضرت کے جواب باصواب کی تصدیق کرتا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم امیر فیضانِ اشرف حضور تاج الشریعہ محمد عبد القادر رضوی مدرس دارلعلوم

لقد يظهر من سيرة الشيخ المفتى الاعظم ومكارمه و مآثره انه كان مجدد القرن الخامس عشر و الله تعالىٰ اعلم و علمه اتم محمد اسد الله ارشيدى الثقافى خادم المدرس فى دارالعلوم فيضان اشفاق ناگور شريف، ١٢ ذى قعده ١٤٢٣ھ

حضرت سید شاہ ساجد میاں صاحب

ولد حضرت سید شاہ چراغ علی میاں صاحب سجادہ نشین حضرت شیخ عبداللہ بغدادی میاں علیہ الرحمہ رامپور شریف

خلیفہ مفتی اعظم ہند الحاج قاری محمد امانت رسول نے رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد لکھا فقیر بھی اسکی تصدیق کرتا ہیں۔ بیشک حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی ا۔ کے مجدد برحق ہیں اور ولی کامل ہیں۔

ماجد میاں ولد حضرت سید شاہ چراغ علی میاں صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت شاہ سید عبداللہ بغدادی میاں رحمت اللہ علیہ رامپور شریف

۴/اپریل ۲۰۰۳ء

حضرت مولانا مفتی محمد یونس خانصاحب امام مدینہ مسجد گونڈی بمبئی

صحیح حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صدی کے ختم پر اس امت کے لئے اللہ تعالیٰ ایک مجدد ضرور بھیجے گا جو امت کے لئے اس کا دین تازہ کردے (ابو داؤد شریف جلد ثانی)

اسلامی بولی میں مجدد اسے کہتے ہیں جو امت کو بھولے ہوئے احکام شرعیہ یاد دلائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مردہ سنتوں کو زندہ فرمائے فقہ وکلام کے الجھے ہوئے معرکۃ الآرا مسائل کو سلجھادے اپنی عالمانہ سطوت کے ذریعہ اعلاء کلمۃ الحق فرماکر باطل اور اہل باطل کی جھوٹی شوکت کو مٹادے حدیث کی رہنمائی کے مطابق جب ہم چودہویں صدی پر نگاہ ڈالتے ہیں۔

تو مرشد برحق سیدنا سرکار مفتی اعظم ہند [illegible]

مفتی اعظم ہند جیسا تو درکنار ان کا مثل مشیر بھی کوئی نظر نہیں آرہا ہے۔ یقیناً مرشد برحق شہزادہ اعلیٰ حضرت شیخ مصطفیٰ رضا خاں نوری بریلوی پندرھویں صدی کے مجدد ہیں۔ یقیناً پندرھویں صدی کا مجدد کتاب لکھی اور خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند حضرت الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ پیلی بھیتی نے بہترین رہنمائی فرمائی ہے مولا تعالیٰ انھیں دارین میں ہمیشہ سرخرو فرمائے۔ فقیہ نوری مذکورہ کتاب کی مکمل تائید و تصدیق کرتا ہے۔

کتبہ محمد یونس خاں نوری

خطیب و امام مدینہ مسجد ۲۵؍نہر گوونڈی ممبئی ۲۴؍جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ

حضرت مولانا قاری علاؤ الدین صاحب

(صدر مدرس جامعہ اسلامیہ خلیل العلوم سنبھل مراد آباد)

حضرت قبلہ قاری محمد امانت رسول صاحب کا مضمون سابقہ مسطورہ پڑھا جو حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی مجددیت کے ثبوت پر مشتمل ہے قاری صاحب قبلہ نے بہت مختصر مگر جامع انداز میں تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند کا مجدد ہونا ثابت کیا ہے۔ میں بھی اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

محمد علاء الدین اجملی ۱۰ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

خادم جامعہ اسلامیہ خلیل العلوم سنبھل مراد آباد

حضرت مولانا مفتی شائق القادری

(شیخ الحدیث مدرسہ حامدیہ اشرفیہ سنبھل مراد آباد)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

پیر طریقت رہبر شریعت صوفی ملت حضرت قاری امانت رسول صاحب [illegible] رضوی

حضرت علامہ مولانا مفتی نذیر پرویز صاحب مصباحی

(مدرس خلیل العلوم سنبھل مراد آباد)

[ت]ائید: مفتی اعظم ہند نمونہ اسلاف حضرت مولانا شاہ قاری محمد امانت رسول صاحب کے رسالہ [...]ی میں بھی تصدیق کرتا ہوں کہ سرکار حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ پندرہویں صدی کے مجدد [ہ]یں والجواب صحیح۔

محمد نذیر پرویز رضوی مصباحی مدرس خلیل العلوم سنبھل، ضلع مراد آباد

۱۰ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مولانا ظہور ربانی درگاہ حضور نظام الدین اولیاء نئی دہلی

[ب]سم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ پیر طریقت صوفی باصفا الحاج قاری امانت [رس]ول صاحب قبلہ مدظلہ نے جو سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے خاص اور چہیتے [خل]یفہ ہیں جنہوں نے کافی وقت سرکار کے ساتھ رہ کر جو کچھ حاصل کیا وہ شاید اور کسی کو [ح]اصل نہ ہوسکا۔ آپ نے حضور مفتی اعظم [illegible] صدی کے مجدد ہونے کے سلسلے میں جو جواب تحریر کیا [illegible]

الفقیر محمد ظہور [illegible]

الجواب صحیح والمجیب مصیب۔

محمد حفیظ اللہ قادری، امجد نگر گھوسی ضلع مئو۔

حال مقیم صدر مدرس و مفتی دار العلوم اشرفیہ احسن المدارس رجبی روڈ کانپور

۱۵؍ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

شیخ الحدیث احسن المدارس مفتی شہباز انور صاحب نئی سڑک کانپور

قطب عالم سیدی سرکار حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ بے شک پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ حضرت علامہ قاری امانت رسول صاحب قبلہ کے فتوے سے اتفاق کرتا ہوں۔ اور دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو بھی مذکورہ فتوے کے ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

فقط۔ محمد شہباز انوار غرلہٗ

خادم الجامعۃ العربیہ احسن المدارس نئی سڑک کانپور

۲۱؍جون ۱۹۹۹ء

مفتی اعظم کانپور حضرت علامہ مفتی قاضی عبد [illegible] صاحب

[illegible]

خلیفہ حضور احسن العلماء صوفی باصفا حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible] اعظم ہند علیہ الرحمہ کا مرقوم رسالہ [illegible] دیکھکر بہت ہی مسرور ہوا۔ حضور مفتی اعظم [illegible] فرمائی جس کا جواب نہیں۔ حضرت [illegible] ناواقف ہو یا حاسد [illegible]

والجواب صحیح۔ محمد عبد السمیع عفی عنہ (مفتی اعظم وقاضی شہر کانپور)

۵ ؍ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ قاری صغیر احمد صاحب

(مہتمم جامعہ برکاتیہ سید العلوم کاس گنج)

الجواب صحیح فقیر برکاتی۔

صغیر احمد قادری بانی وناظم اعلیٰ جامعہ برکاتیہ سید العلوم کاس گنج

۵ ؍ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

حضرت مولانا قاری عبد الرسول صاحب

(خطیب وامام شاہی جامع مسجد شمسی مہتمم دار العلوم شاہ ولایت بدایوں شریف)

الجواب صحیح۔ عبد الرسول قادری

خطیب وامام شاہی جامع مسجد شمسی وناظم اعلیٰ دار العلوم شاہِ ولایت بدایوں شریف

۵ ؍ ربیع الآخر ۱۴۲۰ء

پیر طریقت حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ نے حضور مفتی اعظم ہند علیہ والرحمۃ الرضوان کے متعلق جو فرمایا ہے بالکل صحیح ودرست ہے۔

محمد عظیم الدین رضوی غفرلہ مدرسہ فیض العلوم مل پورہ، ضلع اودھم سنگھ نگر

خلیفہ حضور امین ملت حضرت مولانا شہاب الدین صاحب

(برکاتی حیدرآباد کھیری)

خلیفہ حضور احسن العلماء وخلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب برکاتی کا جواب بہت پسند آیا۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمت بیشک مجدد ماۃ حاضرہ ہیں والجواب صحیح۔

محمد شہاب الدین قادری برکاتی جامعہ غوثیہ احسن البرکات۔

حیدرآباد ضلع کھیری

۱۵ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

حضرت مولانا قاری رحمت اللہ صاحب

(صدر مدرس مدرسہ احسن البرکات درگاہ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ)

الجواب صحیح۔ رحمت اللہ نوری برکاتی

صدر مدرس مدرسہ احسن البرکات درگاہ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

۱۸رجمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح۔ ناچیز محمد اسرائیل قادری [illegible]

صدر مدرس مدرسہ محبوب القرآن [illegible]

خطیب مسجد قریشان حضرت علامہ محمد عباس صاحب اشرفی پیلی بھیت

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد

میں نے حضرت الحاج قاری امانت رسول صاحب قبلہ خلیفہ مفتی اعظم ہند کا جواب پڑھا ماشاء اللہ سبحان اللہ حضرت الحاج قاری صاحب نے بہت عمدہ مکمل اور مفصل جواب لکھا ہے یقیناً حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ قاری صاحب موصوف کی یہ پہلی پیشکش نہیں بلکہ ازیں قبل بہت سی کتابیں لکھ چکے ہیں اور خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ دعاء گو ہوں کہ رب قدیر حضرت موصوف کو اجر جمیل عطا فرمائے اور علم و عمل میں روز افزوں ترقی ہو۔ اللھم زد فزد

محمد عباس قادری رضوی اشرفی غفرلہ' خطیب مسجد قریشیان محلہ بھورے خاں پیلی بھیت

یکم جمادیالثانی ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ بشیر الدین صاحب

(خطیب وامام جامع مسجد کانٹ شاہ جہاں پور)

الجواب صحیح۔

فقیر محمد بشیر الدین خطیب وامام جامع مسجد، کانٹ شاہجہاں پور

۱۴ر جمادی الاثانی ۱۴۲۰ھ

حضرت مولانا محمود رضا صاحب

(ابن حضرت علامہ مفتی رجب علی صاحب مفتی نانپارہ مدرسہ عزیز العلوم نانپارہ بہرائچ شریف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پیر طریقت حضرت الحاج قاری امانت رسول صاحب قبلہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند رضی المولیٰ تعالیٰ نے جو جواب سرکار مفتی اعظم ہند کے مجدد ہونے کے سلسلے سے تحریر فرمایا ہے بلاشبہ عمدہ اور احسن ہے میرے والد گرامی حضرت عارف باللہ الحاج مفتی رجب علی صاحب قبلہ قدس سرہ' خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند بانی مدرسہ عزیز العلوم نانپارہ نے تو حضرت قاری صاحب کے اسی سوال کے جواب میں فرمایا تھا اپنے ایک شعر میں۔

تعجب کیا مجدد کا جو منصب آپ نے پایا
ہے مومن کو مسلّم رب کی قدرت مفتی اعظم

بلاشبہ سرکار کی ذات گرامی سے شان تجدید صاف جھلکتی ہے ان کی زندگی پاک کا ہر گوشہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مجموعہ تھا۔ بلاشبہ آپ اس صدی کے مجدد ہیں۔ یہ چند سطور جلدی میں تحریر کر دی ہیں۔ وہو تعالیٰ اعلم واحکم

احقر العباد عبدہ المذنب محمود رضا۔ مہتمم مدرسہ عزیز العلوم نانپارہ، بہرائچ۔

ماقال المجیب فہو حق

محمد ابوالکلام الرضوی عفی عنہ خادم افتاء و پرنسپل مدرسہ عزیز العلوم نانپارہ۔

حضرت مولانا محمد عارف صاحب

(پرنسپل دار العلوم مسعودیہ مصباحیہ بہرائچ شریف)

الجواب صحیح۔ محمد عارف صدر المدرسین دار العلوم مسعودیہ مصباحیہ بہرائچ، ۱۴ ر رجب ۱۹۹۹ء

حضرت مولانا مفتی تطہیر احمد صاحب
(صدر مدرس جامعہ غوثیہ نیوریا حسین پور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

سیدی وسندی ذخری لیومی وغدی حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ نے اسلام وسنیت کی جو خدمات فرمائی ہیں اور آپ کی ذات ستودہ صفات سے ملت کو جو فائدہ پہنچا وہ جس کے پیش نظر ہو اس کو اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ کہ واقع حضور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خانصاحب نور اللہ مرقدہ النورانی اس صدی کے مجدد ہیں اندریں سلسلہ اخی فی اللہ ذوالمجد والجاہ حضرت مولانا الحاج قاری امانت رسول صاحب قبلہ کی کوششیں قابل ستائش ہیں کہ انھوں نے اس امر پر تمام علماء اہلسنت والمشائخ کا اتفاق و اجماع حاصل کرلیا۔ خدائے تعالیٰ حضرت قاری صاحب قبلہ کی سعی مشکور محنت مقبول فرمائے۔ فقیر بھی اس معاملے میں حضرت قاری صاحب قبلہ کی تحریر اور ان کے اس مبارک خیال کی تائید کرتا ہے۔

تطہیر احمد رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ غوثیہ نیوریا حسین پور

۲۵ جمادی الاولیٰ [illegible]ھ

حضرت مولانا مفتی محمد [illegible] بریلی شریف

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند قاری [illegible] کے متعلق [illegible] مجدد ہونا ثابت کیا [illegible]

فقیر محمد جعفر رضوی غفرلہٗ

سابق مفتی مظہر اسلام وخادم منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف۔

۲۵؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

الجواب صحیح۔ محمود حسن قادری بھوجی پورہ بریلی شریف۔

الجواب صحیح محمد ظہور احمد قادری مدرس مدرسہ جامعہ غازیہ فیض العلوم بخشی پور، بہرائچ شریف

حضرت مولانا قطب الدین صاحب

(صدر مدرس جامعہ مسعودیہ روپہڈیہ)

حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کا جواب دیکھا حق، صحیح ہے بیشک اس صدی کے مجدد دین امام العلماء حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ۔

محمد قطب الدین رضوی

صدر مدرس الجامعۃ المسعودیہ روپہڈیہ ۲۶؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

شہزادہ فیض العارفین حضرت مولانا شاہ صوفی راشد رضا صاحب

(جہانگیری سجادہ نشین آستانہ حضرت غلام آسی پیا [illegible])

خلیفہ مفتی اعظم ہند صوفی ملت پیر طریقت حضرت علامہ قاری [illegible] امانت رسول صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی نے حضور سرکار امام اہلسنت مفتی اعظم ہند [illegible] کے مسئلے میں جو کچھ بھی تحریر فرمایا ہے۔وہ حق ہے۔صحیح اور درست ہے [illegible] الجواب حق۔

خادم راشد رضا قادری آستانہ غلام معول، ملک رامپور [illegible] ۱۴۲۰ھ

مرشد الصوفیہ حضرت صوفی شاہ لیاقت حسین میاں صاحب

(سجادہ نشین خانقاہ حسینی عزیزی بھینسوڑی شریف۔)

ولیوں کے نور نظر پرچم اولیاء اللہ کے علمبردار مولانا صوفی شاہ قاری امانت رسول صاحب بھینسوڑی شریف تشریف لائے۔ طبیعت کو بیحد خوشی ملی۔ حضور مفتی اعظم ہند کے یہ ایسے خلیفہ ہیں کہ انکے آنے سے انھیں دیکھنے سے مفتی اعظم ہند کی یاد تازہ ہو جاتی ہے حضرت کی شکل نورانی سامنے آجاتی ہے۔ قاری صاحب نے حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ کو اس صدی کا مجدد ثابت کیا اور رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد لکھا۔ قاری صاحب قبلہ نے مجھ فقیر سے فرمایا آپ بھی حضرت پر کچھ لکھ دیجئے۔ میں کیا لکھوں بس تہ دل سے اسکی تصدیق و تائید کرتا ہوں۔ ہمارے بزرگ محترم خواجہ صوفی شاہ مولانا غلام آسی پیا نے بڑی طویل بڑی اچھی تصدیق لکھی ہے۔ بس میں اسی جملے پر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ حضرت مفتی اعظم ہند علامہ خواجہ صوفی شاہ مفتی مصطفٰے میاں بڑے مولوی صاحب مجدد بھی تھے اور اس دور کے مظہر خواجہ نظام الدین اولیاء تھے۔

صوفی لیاقت حسین شاہ منے میاں

سجادہ نشین خانقاہ حسنی عزیزی مرشد نگر بھینسوڑی شریف

۲۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ محمد شاکر صاحب
(امیر سنی دعوت اسلامی اسماعیل حبیب مسجد ممبئی)

الجواب الصحیح انشاء اللہ المولیٰ عبدہ المذنب فقیر محمد شاکر رضوی نوری

امیر سنی دعوت اسلامی مسجد اسماعیل حبیب ممبئی۔

حضرت مولانا مفتی محمد انوار الحق صاحب مفتی نوری سنی سینٹر جیپور

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد علیہ وسلما

محب محترم برادر طریقت حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے ماقبل ازیں سرکار مفتی اعظم ہند مجدد ابن مجدد علیہ الرحمۃ کی مجددیت کے محاسن وشرائط پر مشتمل ۱۴۰۷ھ میں بھی ایک کتاب لکھی تھی۔ جس کو فقیر نے دیکھا تھا۔ اب یہ موصوف کی دوسری کاوش ہے۔ جو بہت خوب ہے۔ اکابر علماء ومشائخ کے دستخط وتقاریظ سے مزین ہے۔ فقیر مصطفوی دنکوی نے بھی مرشد برحق تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی منقبت میں آپ کی مجددیت کو تسلیم کیا ہے۔ یقیناً حضور شہزادۂ اعلیٰحضرت مجدد ابن مجدد یعنی پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ اللہم حعنا ببرکاتہم

الراقم محمد انوار الحق مصطفوی بریلوی

۱۸؍جمادی الاول ۱۴۲۰ء

بانی الجامعہ البرھانیہ تالہ شریف وبانی دمفتی نوری سنی سینٹر، پہاڑ گنج، جیپور۔۳۔

حضرت علامہ مولانا عبدالجبار منظری

(ناظم اعلیٰ عربی کالج نیپال گنج نیپال و علامہ سید عبدالرحمٰن صاحب قادری نیپال)

پیر طریقت حضرت الحاج قاری امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی رائے اور تحقیق سے میں بالکل متفق ہوں کہ حضور مفتی اعظم عالم اسلام شہزادہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ پندرھویں صدی کے مجدد ہوئے ہیں واسلام

خاکپائے خانوادۂ برکات عبدالجبار منظری القادری برکاتی

ناظم اعلیٰ دارالعلوم برکاتیہ عربی کالج نیپال گنج ۱۳ نیپال

۲۸ / مارچ ۲۰۰۰ء

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فقیر سید عبدالرحمٰن برکاتی عفی عنہ حضور نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد جہانگیر صاحب کے عرس شریف میں اودے پور حاضر ہوا۔ حضرت علامہ قاری امانت رسول صاحب خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ نے جو سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پندرہویں صدی کے مجدد برحق ہونے کو لکھا۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

سید محمد عبدالرحمٰن برکاتی

مبلغ الجامعہ الحنفیہ الغوثیہ جنگ پور دھام نیپال، نزد اودے پور

۱۶ / جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مولانا فضل رسول صاحب
(مہتمم سراج العلوم مہراج گنج اورنگ آباد)

الجواب الصحیح۔ فقیر فضل رسول حبیبی غفرلہٗ

مدرسہ سراج العلوم مہراج گنج، ضلع اورنگ آباد، بہار

مفتی تنظیم المسلمین حضرت علامہ مفتی محمد ایوب مظہر صاحب
(بائسی پورنیہ)

سیدی سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ نے جو دینی تبلیغی اور علمی خدمات انجام دی ہیں یہ اس بات پر کھلی شہادت ہیں کہ وہ فقیہ النفس اور روحانیت کے تاجدار ہونے کے ساتھ ساتھ بلاشبہ منصب مجددیت پر فائز ہیں۔ حضرت علامہ قاری امانت رسول صاحب زید کرمہ نے جو جواب تحریر فرمایا ہے وہ حق وصواب ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

محمد ایوب مظہر مفتی تنظیم بائسی پورنیہ

۵ رجمادی الثانی ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مفتی محمد صدیق حسن صاحب

(مہتمم المرکز الاسلامی دار الفکر بہرائچ)

امام العلماء والمشائخ سیدی سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور پاک میں مرجع عالم تھے۔ تمام علوم وفنون کی باریکیوں کو حل کرنے کے لئے اکابرین علماء اہل سنت آپ کی طرف رجوع فرماتے تھے۔ جو ایک مجدد کے لئے وقت کے تعین کے ساتھ شرط اعظم ہے۔ لہٰذا سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں کما کتبہ الشیخ امانت رسول قادری وھو صحیح۔

الفقیر محمد صدیق حسن قادری

بانی وسربراہ المرکز الاسلامی دار الفکر، درگاہ شریف بہرائچ یوپی، ہند

۲۹ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

شیر نیپال حضرت علامہ جیش محمد صاحب برکاتی

(شیخ الحدیث [illegible] نیپال)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

بلا شک وشبہ مفتی اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا یقیناً قطعاً ضرور بالضرور موجودہ چودہویں صدی کے مجدد ابن مجدد تھے۔ میں نے بہت قریب سے آپ کے بے مثال تقویٰ وطہارت کا نظارہ کیا ہے۔ آپ کے فتاوے دیکھے ہیں بدمذہبوں کی گمراہی اور بے دینی دور فرمائی ہے اور مجدد کے سارے شرائط آپ میں بدرجہ اتم واکمل پائے جاتے تھے۔

خلیفہ مفتی اعظم ہند وخلیفہ حضور احسن العلماء علیہما الرحمۃ والرضوان حضرت الحاج صوفی باصفا پیر طریقت قاری امانت رسول صاحب مدظلہ العالی نے حضور مفتی اعظم ہند کے بارے میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ حق ہے صحیح ہے انا اصدق وائید

محمد جیش محمد صدیقی برکاتی شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ غوثیہ جنگ پوردھام، نیپال

۱۶/ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ

الجواب الصحیح والمجیب مصیب

عبدالقادر الرضوی النوری، جنگ پوردھام: نیپال

۳/ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند پیر طریقت حضرت الحاج الشاہ قاری امانت رسول صاحب نے صفحات گذشتہ پر شبیہ غوث اعظم حضور مفتی اعظم ہند کے بارے میں جو کچھ مرقوم فرمایا ہے بلاشبہ حق وصحیح ہے۔

محمد مصلح الدین، برکاتی، خادم جامعہ غوثیہ حنفیہ جنگ پوردھام، نیپال

۱۶/ جمادی الآخریٰ ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی صاحب

(شیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیہ رامپور شریف و دیگر مفتیان کرام رامپور شریف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اخی فی الدین ذی الطبع السلیم

والفکر القویم حضرت الحاج پیر طریقت قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی نوری متع اللہ المسلمین بطول بقائہ کا جواب بسلسلہ مجددیت سیدی و مرشدی تاجدار علم و فن امام الفقہا شہزادہ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم عالم نور اللہ مرقدہ نظر نواز ہوا جواب صحیح ہے بلاشبہ

یعنی حضور مفتی اعظم قدس سرہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

سید شاہد علی قادری صدر المدرسین الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رامپور

۲۳ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

حضرت قاری علامہ امانت رسول صاحب کے فتوے سے میں متفق ہوں

فقط۔ محمد جلال الدین مصباحی رضوی

مدرس دارالعلوم گلشن بغداد، رامپور

الجواب ماصنفہ الشیخ الحضرت القاری امانت رسول

مدظلہ العالی اقرب للحق والصواب بل ہو عین الصواب

العبد الاحقر عبد الرقیب خاں [illegible] الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم، رامپور

حضرت علامہ قاری [illegible] صاحب نوری رامپور شریف

میں تصدیق کرتا ہوں سرکار حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

الجواب صحیح

غلام محی نوری

مدرسہ غوثیہ [illegible] رامپور

۲۳ [illegible]

اپنے دونوں بزرگ حضرات کی [illegible]

محمد فاروق رضا رضوی [illegible] شریف

[illegible]

محمد یونس رضا البرکاتی المدرس گلشن بغداد رامپور۔

۲۳؍ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

الجواب صحیح بعون المالک الوہاب

محمد صلاح الدین استاد الجامعہ الغوثیہ فیض الاسلام کٹرہ سراوستی۔

حضرت علامہ مولانا وارث علی صاحب

(مفتی دارالعلوم مصباحیہ مسعودیہ بہرائچ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم امابعد۔

حامل شریعت پیر طریقت الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ خلفیہ حضور مفتی اعظم ہند وخلیفہ سرکار قطب مدینہ نے جو تحریر فرمایا ہے کہ امام العلماء والمشائخ سیدی سرکار مفتی اعظم ہند بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں خادم سرکار قاری صاحب کی تحریر کی تصدیق کرتا ہے کیونکہ شرائط مجددیت سرکار مفتی اعظم ہند کی ذات بابرکات میں موجود تھے۔

وارث علی قادری۔ خادم دارالعلوم مسعودیہ مصباحیہ سالار گنج، بہرائچ شریف۔

۲۹؍ربیع النور ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ نفیس احمد صاحب

(ومولانا عبدالجلیل صاحب ومولانا عبدالعزیز صاحب مدرس مسعود دا العلوم [illegible] بہرائچ)

اولین وسابقین علمائے اہل سنت نے شہزادہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے [illegible] ہے وہ صحیح ودرست ہے۔

فقط۔ عبدالعزیز قادری غفرلہٗ، خادم جامعہ اشرفیہ، تکیہ خرد، بہرائچ، یوپی

۲۹ ربیع النور ۱۴۲۰ھ

الجواب صحیح عبدالجلیل عفی عنہ خادم الطلبہ جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم بہرائچ

مندرجہ بالاتحریر کی میں تائید کرتا ہوں۔ فقط

نفیس احمد خاں قادری رضوی مہتمم جامعہ اشرفیہ مسعود لعلوم

چھوٹی تکیہ بہرائچ شریف۔ یوپی۔

حضرت علامہ مفتی امان الرب صاحب

(شیخ الحدیث جامعہ امیر العلوم مینائیہ گونڈہ)

جس طرح اعلیٰحضرت مجدد اعظم حضرت سیدنا امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے سیکڑوں ان سنتوں کو زندہ فرمایا جو مرور زمانہ کے ساتھ اس پر عمل درآمد کا تصور ختم ہو چکا تھا۔ نیز نو پیدا مسائل جن میں سرآمد علمائے کرام پریشان تھے۔ آپ کی رہبری اور تحقیقی فکر رسانی نے دینا بھر کے علماء کو کشمکش کی کلفتوں سے نجات عطا فرمائی۔ نوٹ کا مسئلہ اسی طرح سیدی مرشدی کنزی ذخری حضور سیدنا مفتی اعظم ہند جواب نہیں دے پارہا تھا۔ حضور ہی کی تحقیق وتدقیق نے علماء کو سمت صحیح عطا فرمایا۔ سیکڑوں مثالیں اس کے متعلق سے پیش کی جاسکتی ہیں۔ میں حضور پیر طریقت خلیفہ مرشدنا مفتی اعظم ہند الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب۔

مہتم جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام کی مساعی جمیلہ کی قدر کرتا ہوں ان کی بالکل حق صحیح تحریر کی قلب صمیم سے تائید وتوثیق کرتا ہوں۔

گدائے مفتی اعظم امان الرب رضوی قادری جامعہ امیر العلوم مینائیہ گونڈہ ۲۰ راکتوبر ۱۹۹۹ء

حضرت علامہ مولانا محمد عمر شریف القادری صاحب
(مہتمم سید العلوم بہرائچ شریف)

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا صوفی قاری شاہ محمد امانت رسول صاحب کے رسالہ کی میں تصدیق کرتا ہوں۔

الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب

محمد عمر شریف القادری مہتمم سید العلوم بہرائچ

۲۹/ اکتوبر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مفتی شمیم عالم صاحب
(مدرسہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ بہرائچ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد۔

پیر طریقت رہبر شریعت وطریقت حضرت علامہ الشاہ الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ مازالت شمس حیاتہ بازغۃ خلیفہ ومجاز حضور سرکار مفتی اعظم ہند ودستعدو قطب مدینہ عالم ربانی حضرت علامہ الشاہ ضیاء الدین احمد مدنی علیہما الرحمۃ والرضوان نے اس سے قبل حضور سرکار مفتی اعظم ہند کے پندرہویں صدی کے مجدد ہونے پر علماء ومشائخ کے اقوال سے مؤید ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ جسے علامہ [illegible] صاحب کی یہ تحریر جس پر علماء اہلسنت کثیر تعداد میں تصدیق فرما چکے ہیں [illegible] دور میں مرجع علماء عالم تھے اور [illegible] بات کے

شاہد عادل ہیں۔ کہ آپ پندرہویں صدی ہجری کے مجدد تھے۔ جس میں کسی کو اختلاف نہیں حضرت قاری صاحب موصوف کا بہت بڑا کرم ہے کہ اس کام کو بڑی ذمہ داری کے ساتھ انجام دینے کی سعادت حاصل کی فالحمدللہ۔

کتبہ الفقیر محمد شمیم عالم القادری الحبیبی عفی عنہ

خادم الافتاء والتدریس جامعہ اشرفیہ، مسعود العلوم چھوٹی تکیہ، بہرائچ شریف۔

۲۹/اکتوبر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مفتی عنایت احمد صاحب

(بانی عربی کالج اترولہ بلرام پور)

اہل ایمان وتقویٰ کو فرمایا گیا جس ذات گرامی مرتبت کے لئے کثیر تعداد میں علماء کرام واتقیاء اہل سنت شہادت شان تجدید ادا کریں بلاشبہ وہ ضرور اپنے دور کے مجدد ہیں۔

فقط الجامعہ الغوثیہ عربی کالج، اترولہ، ضلع بلرام پور۔

۱۴/صفر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مفتی سید محمد عارف صاحب

(شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف وبانی مدرسہ حسینیہ رضویہ نانپارہ)

حضرت العلام الحاج الشاہ قاری امانت رسول صاحب قبلہ پیلی بھیتی خلفیہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا جواب بسلسلہ مجددیت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ باصرانواز ہوا یقیناً منصب مجددیت پر فائز تھے میرے مرشد مفتی اعظم ہند۔ اس مسئلہ کے اکثر اقوال کو دیکھ کر میں بھی حضرت قاری صاحب کا ہمنوا ہوں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد عارف رضوی

(سابق شیخ الحدیث منظر اسلام) بانی مدرسہ حسینیہ نانپارہ

۱۴؍ صفر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مفتی آفاق احمد صاحب مہتمم الجامعۃ الاحمدیہ قنوج

باسمہ تعالٰی حامدا و مصلیا۔

شہزادہ اعلیٰحضرت آل الرحمٰن حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ نے اپنے علم و عمل، تقویٰ و پرہیز گاری اور جہد و جہد کے ذریعے اسلام وسنیت کی اشاعت و ترویج اور اس کے احیاء و ارتقاء کا جو کام کیا ہے اس کی وجہ سے آپ کو مجدد کہنا اور ماننا صحیح ہے۔ اور حدیث تجدید کی شرع میں اسلاف نے جو مجدد کی علامتیں بیان کی ہیں وہ آپ میں پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا فقیر مجددی حضرت قدس سرہٗ کے تجدیدی کارناموں کا قائل اور حضرت قاری امانت رسول صاحب خلیفہ مفتی اعظم ہند دام ظلہ کی اس سعی جمیل کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

آفاق احمد مجددی، خادم الجامعۃ الاحمدیہ، قنوج

۵؍ جمادی الاول ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مولانا راشد القادری چتر ویدی اناؤ

حضرت علامہ مولانا قاری امانت رسول صاحب قبلہ رضوی نوری نے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان سے متعلق جو بھی تحریر فرمایا ہے۔ وہ یقیناً درست و صحیح ہے۔ حضرت مفتی اعظم ہند بالیقین پندرہویں صدی کے مجدد تھے۔

خادم الفقراء راشد القادری، اناؤ۔ یوپی ۲؍ ستمبر ۱۹۹۹ء

حضرت علامہ مفتی شمس الدین صاحب

(مسعود العلوم چھوٹی تکیہ بہرائچ)

شہزادہ اعلیحضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں محقق بریلوی عظیم البرکات حضور علامہ مولانا الحاج الشاہ ابولبرکات محی الدین مصطفیٰ رضا خاں مفتی اعظم یقیناً پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ حضرت قاری امانت رسول صاحب کا جواب صحیح و درست ہے۔

کتبہ فقیر ابو الخیر شمس الدین احمد رضوی

جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم چھوٹی تکیہ، بہرائچ شریف

۲۴؍ صفر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مولانا جلال الدین صاحب

(صدر مدرس الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد)

الجواب صحیح

جلال الدین قادری رضوی خادم الجامعۃ الاسلامیہ روناہی، ضلع فیض آباد۔

۱۴؍ صفر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ سید شاہ غلام محمد صاحب

(حبیبی سجادہ نشین خانقاہ حضور مجاہد ملت دھام نگر بھدرک اڑیسہ)

فاضل جلیل حضرت علامہ الحاج قاری امانت رسول صاحب رضوی برکاتی قبلہ کی تحقیق انیق کی روشنی میں اب کسی کو مجال شک و شبہ نہیں بیشک حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔ خصوصاً جب کہ بمصداق ''ولی را ولی می شناسد'' حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ''ان میں، مجدد ہونے کے سب شرائط موجود ہیں۔ بس ایک شرط باقی رہ گئی ہے کہ پندرہویں صدی کا کچھ حصہ بھی وہ پالیں بحمدہ اللہ تعالیٰ وہ شرط بھی پوری ہوئی اب شہزادہ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم ہند کی مجددیت سے انکار کی کوئی سبیل نہیں بیشک آپ مجدد ابن مجدد ہیں۔ ولله در من حقق مجددیۃ فقط

فقیر سید غلام محمد حبیبی خادم تولیت وسجادگی

خانقاہ عالیہ قادریہ حبیبیہ دھام نگر شریف، بھدرک، اڑیسہ

۲۹ رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

آل انڈیا اناؤنسر حضرت مولانا علامہ سید علی احمد صاحب سیوان

فقیر نے حضرت مفتی اعظم ہند مرشد برحق قدس سرہٗ کی منقبت [illegible]

اس دور کے مجدد دین [illegible] ہیں

علماء کے یہ سخن ہیں مرے مصطفیٰ رضا

دوسری منقبت میں عرض کیا ہے۔

مفتی اعظم فقیہ اعظم اسلام ہیں

مفتی اعظم مجدد ہیں خدا کے دین کے

الجواب صحیح۔ سید علی احمد سیوانی حسن پورہ ضلع سیوان

حضرت علامہ مفتی غلام محی الدین صاحب

(مہتمم بدر العلوم دوناکہ بہرائچ)

کذالک الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

غلام محی الدین رضوی خادم مدرسہ غوثیہ بدر العلوم

گونڈہ روڈ، دوناکہ بہرائچ شریف ۱۴ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مفتی محمد [illegible] صاحب طیبی

(سجادہ نشین آستانہ طیبیہ جاورہ ضلع رتلام)

ماحررہ الفاضل الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب سلمۂ ربہ الواہب فہو صحیح حق ومن خلف فہو زہیق لاریب ولاشک وہو سیدنا و مرشدنا نائب النبی الاکرم ﷺ و مجددنا فی زماننا رحمۃ الاسلام والسنۃ و سید المجاہدین اعلی اللہ تعالیٰ درجاتہ فی الدین والدنیا والاخرہ ونفعنا اللہ ببرکاته و فیوضاته امین بحق سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم فقیر عبید المصطفےٰ محمود انوار رضا قادری طیبی عفی عنہ ۲۵ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب [illegible]

دار العلوم حمیدیہ اہلسنت [illegible] ضلع بہرائچ

حضرت علامہ شاہ الحمید ملباری

(ناظم جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی)

بسم اللہ الرحمن .وبہ تستعین والصلاۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ الحمد ولہ الشکر قد طالعت صفحات التی کتب فی الشیخ المرجو مفتی اعظم مصطفٰی رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان بقلم الاستاد حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب پیلی بھیتی و جدت الفتویٰ صحیحا و مدللاً ہذا الفقیر متفق ومایدلہ فی فکرہ و قلمہ ادعو اللہ تعالیٰ ان توفق لنا ولہ لخدمت دینہ وملت رسولہ وعلماء اہل السنۃ والجماعۃ امین بجاہ سیدی الکونین واللہ اعلم بالصواب وعلیہ التکلان

خادم جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء

شاہ الحمید عفی عنہ

۵/جمادی الاولی ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مفتی سراج اظہر صاحب خطیب رضا جامع مسجد ممبئی

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند ناشر مسلک اعلیٰحضرت فخر سنیت حضرت علامہ قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی نے سیدی سرکار حضرت مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجددیت پر جو قلم اٹھایا ہے، وقت کے ایک اہم فریضہ کو ادا کیا ہے بلاشبہ آقائے نعمت سرکار مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔رب قدیر اپنے محبوب اعظم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے

میں قاری صاحب کو دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

سگ بارگاہ رضا

فقیر سراج اظہر قادری رضوی رضا جامع مسجد

سید ابو الہاشم اسٹریٹ بمبئی نمبر

۴ر اکتوبر ۱۹۹۹ء

حضرت علامہ مولانا امین الدین صاحب

(خطیب جامع مسجد حاجی ملنگ بابا بمبئی)

علم و فضل کی راجدھانی، زہد و تقویٰ کی آماجگاہ، عشق و عرفان کی دھرتی، حزم و احتیاط کی دلکش و دلآویز نگری بریلی شریف میں ایک عظیم علمی و فقہی گھرانے میں مفتی اعظم عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھیں کھولیں اور تا زیست احقاق حق و ابطال باطل میں عمر عزیز گزاری۔ لاریب آپ مجدد ابن مجدد ہیں۔ وقت کے اکابر علماء مشائخ و عارفین کے اقوال طیبات شاہد عدل ہیں آپ کی تحاریر و تقاریر مبارکہ سے شان تجدید کا رنگ صاف طور پر نمایاں جھلکتا ہے۔ سرکار مفتی اعظم عالم کے تجدیدی کارناموں کو ضبط تحریر میں لانا پوری جماعت اہلسنت کی ذمہ داری تھی۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

قابل صد مبارکباد ہیں بلبل ریاض رضا۔ پاسبان مسلک اعلیٰحضرت حضرت علامہ الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی۔ جنھوں نے جمال مفتی اعظم عالم کے

پاکیزہ جلوے اپنی آنکھوں کے دامن میں سمیٹے۔ اور حقیقی معنوں میں عملی طور پر مرشد برحق کے عکس جمیل پرتو تام بن کر زندگی گزار رہے ہیں۔ اور شب و روز مسلک اہلسنت کی ترویج و اشاعت میں منہمک ہیں، ایک مبسوط و قیع کتاب تصنیف فرمارہے ہیں جو عنقریب طباعت کے مراحل سے گزر کر باصرہ نواز ہوگی۔

مولائے قدیر اپنے محبوب پاک کے صدقے میں حضرت قاری صاحب قبلہ کو عمر خضر عطا فرمائے اور مزید تصنیف و تالیف کی توفیق ارزاں بخشے۔ آمین

فقیر قاری ابوالعلوارف محمد امین الدین رضوی بہرائچ

امام وخطیب جامع مسجد آستانہ سرکار حاجی ملنگ رضی اللہ عنہ، بمبئی

۲۲ر جمادی الآخریٰ ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مولانا عبدالجبار ماہر القادری

(خطیب وامام چشتی ہندوستانی مسجد ممبئی)

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم.

نہیں منت کش انساں شنیدان داستاں میری
خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

اس دور پرفتن میں نئے نئے فتنے جب سر اٹھانے لگے۔ اور حالات وکوائف کے پیش نظر فیصلہ مشکل ہوتا جارہا ہے۔ کہ بالآخر اس صدی کا مجدد کون عاشق رسول؟ ناشر اعلیٰ حضرت استاذ القراء مخدوم پیر طریقت قاری امانت رسول صاحب قبلہ رضوی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند امت فیوضہم القدسیہ نے جنکی تنظیم سنی کونسل بائکلہ بمبئی مشکور وممنون ہے کہ عوام اہلسنت پر اب

آپ نے مزید کرم فرمائی کی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ و دیگر اکابرین علماء کرام کے اقوال کی روشنی اور بذات خود حضور سیدی مرشدی کی زندگی اس بات پر ضمانت ہے کہ آپ اس صدی کے مجدد اعظم تھے۔ میں مکمل من وعن کتاب وجواب کی تصدیق و تائید کرتا ہوں۔ فقط والسلام

محتاج دعا گدائے رضویت عبد الجبار ماہر القادری حبیبی رضوی

خطیب امام چشتی ہندوستانی مسجد بائیکلہ، بمبئی

۴ر اکتوبر ۱۹۹۹ء

حضرت علامہ مولانا عبد القدوس کشمیری صاحب

میرے علم میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان کے دور میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ تجدید دین میں جو آپ نے خدمتیں انجام دی ہیں وہ اور علماء سے بالاتر ہیں خصوصاً جب حکمرانوں نے نسل کشی کے فتوے حاصل کرنا شروع کئے اس پر اس وقت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے جو ہندوستان کی حکومت کا مقابلہ کیا اس کا کوئی جواب نہیں۔ حضرت کے لئے مجھے راز الہ آبادی کا ایک شعر یاد آتا ہے۔

دعویٰ ہے اگر تم کو [illegible]

دنیا کے وزیروں سے کہو اس [illegible] ہے

یہ صفت حضور مفتی اعظم ہند میں تھی۔ اگر [illegible]

قوم وملت کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔ شریعت [illegible]

ملاقات نہیں کرتے تھے۔ یہ ایک مجدد ہی کر سکتا ہے۔ یہ خالی ولایت کا کام بھی نہیں ہے۔ آپ خالی ولی ہی نہیں تھے۔ بلکہ یقیناً مجدد وقت تھے اللہ تعالی ہم تمام سنی مسلمانوں کو ان کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد القدس قادری رضوی

خطیب ہانڈی والی مسجد بمبئی

۲۲ر جمادی الآخر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ عبد الرزاق صاحب خلیفہ برھان ملت جبلپوری، بمبئی

الجواب صحیح عبد الرزاق جبلپوری، خلیفہ برھان ملت

طیبہ مسجد گونڈی بمبئی۔ ۴۳

۱۲ر صفر ۱۴۲۰ھ

حضرت مولانا غفران القادری الاشرفی

(ناظم دار العلوم گلشن مدینہ بمبئی)

الجواب صحیح محمد غفران القادری الاشرفی ناظم اعلی دار العلوم

گلشن مدینہ آنند نگر، جوگیشوری بمبئی ویسٹ ۴۰۰۱۰۲

الجواب صحیح محمد یعقوب رضوی دار العلوم [illegible]

پوسٹ [illegible] ضلع [illegible]

الجواب صحیح۔ اسد اللہ قادری امام و خطیب [illegible]

حضرت علامہ مولانا معین الدین صاحب

(مہتمم جامعہ مسعودیہ مصباحیہ بہرائچ)

الجواب صحیح۔ معین الدین قادری بہرائچ مہتمم جامعہ مسعودیہ مصباحیہ

خسیاری مسجد، بہرائچ شریف، ۱۴؍صفر ۱۴۲۰ھ

الجواب صحیح، محمد معراج القادری غفرلہٗ

حضرت مولانا عبدالرزاق نقشبندی چیف

(ایڈیٹر انوار البرکات حیدر آباد دکن)

الجواب صحیح بیشک حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

محمد عبدالرزاق قادری نقشبندی بانی مدرسہ جامعۃ الرزاقیہ مدرسہ انوار الحسنات،

چیف ایڈیٹر انوار البرکات فرسٹ لائن سید نگر ۱۲۶ حیدر آباد دکن

۲۸؍صفر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مفتی مظہر حسن صاحب برکاتی بدایوں شریف

حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ پیلی بھیتی خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ اس سے قبل ایک کتاب "پندرہویں صدی کا مجدد" شائع کر چکے ہیں فقیر اس سے حرفاً حرفاً اتفاق کرتا ہے مزید اب یہ دیکھ کر مزید اضافہ کے ساتھ وقت کی ضرورت پر یہ کام انجام دے رہے ہیں۔ طبیعت بہت خوش ہوئی دل کی گہرائیوں سے دعاء گو ہوں کہ یہ عظیم کام بخیر ہو۔ فقیر اس کی بھی تائید کرتا ہے بیشک حضرت مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

فقیر محمد مظہر حسن قادری برکاتی محلہ ناگران بدایوں شریف۔ ۲۸ صفر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مفتی شمشاد حسین صاحب

(مدرس شمس العلوم بدایوں شریف)

الجواب صحیح والمجیب مصیب و مثاب و اللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم واکمل.

کتبہ محمد شمشاد حسین رضوی خادم الافتاء وتدریس

مدرسہ شمس العلوم گھنٹہ گھر، بدایوں۔

۲۸ صفر ۱۴۲۰ھ

[illegible] ت علامہ محمد بشیر [illegible]

(مدرس اشاعت الاسلام جھریا [illegible] باد)

الجواب صحیح لاریب حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

فقیر محمد بشیر القادری خادم افتاء دار العلوم اشاعت الاسلام

جامع مسجد جھریا، دھنباد، بہار

۲۸ صفر ۱۴۲۰ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب ومثاب فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد علیم الدین رضوی

جامعہ رضویہ محبوب العلوم، ڈمراداں ضلع بانکا، بہار۔

حضرت علامہ [illegible] قدرت [illegible] صاحب

دیگر مفتیان [illegible] کرام دار العلوم اہلسنت تنویر [illegible] (امرڈوبھا [illegible])

گرامی منزلت حضرت قاری امانت رسول صاحب قادری رضوی کا رسالہ ”پندرہویں صدی کا مجدد“ از اول تا آخر دیکھا الحمدللہ رب العلمین حضرت قاری صاحب نے خوب داد تحقیق دی۔ بلاشبہ حضور شبیہ غوث اعظم مفتی اعظم عالم شرائط وخصائص مجددیت کے جامع ہیں۔ اور آپ یقیناً پندرھویں صدی کے مجدد ہیں۔ رب کریم آپکے فیوض وبرکات سے ہم غلاموں کو بیش از بیش متمتع فرمائے آمین فقط۔ قدرت اللہ غفرلہ

محمد صدر المدرسین دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام

امرڈوبھا۔ بکھرا۔ ضلع سنت کبیر نگر یوپی

۱۰ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ

اصدق ان شیخ الاسلام، والمسلمین المفتی الاعظم بجمیع العالم سیدنا الشیخ مصطفیٰ رضا علیہ رحمۃ المولیٰ مجدد ھذا القرن الخامس عشر وما حررہ شیخ الطریقۃ العلامۃ المقری محمد امانت رسول دام العالی بھد اصدق حق لاریب فیہ ولا یخالفہ الا الجاھلون واعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین الفقیر احمد رضا الاعظمی المصباحی بخادم التدریس والافتاء بدر العلوم تنویر الاسلام۔

امرڈوبھا کبیر نگر بستی ۲۱ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ

علامہ محمد عیسیٰ رضوی

علامہ شبیر احمد شرفی مدرس امرڈوبھا

خلیفہ حضور مفتی اعظم حضرت قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ قادری مدظلہ العالی کی کتاب ”پندرہویں صدی کا مجدد“ پڑھا یقیناً حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

شبیر احمد اشرفی

استاد دار العلوم تنویر الاسلام امر ڈوبھا

بیشک حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

فقط محمد عیسی رضوی استاد دار العلوم

تنویر الاسلام امر ڈوبھا۔

مولانا شاکر القادری مدرس ظہر الاسلام اودے پور راجستھان

میں بھی تصدیق کرتا ہوں کہ اعلیٰحضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ چودہویں صدی کے مجدد اعظم تھے۔ اور شہزادہ اعلیٰحضرت حضور پرنور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ والجواب صحیح۔

محمد شاکر القادری فیض یار علوی صدر مدرس مدرسہ ظہر الاسلام

محلہ میوہ فروشان اودے پور، راجستھان۔ ۲۹ رصفر ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ عبد الرحمٰن علی حسن نعیمی مدرس امر ڈوبھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

میں نے حضرت قاری امانت رسول صاحب قادری الرضوی کا رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد دیکھا۔ میں بھی تصدیق کرتا ہوں کہ بلاشبہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ عبید الرضا والنوری

محمد عبد الرحمٰن عرف علی حسن نعیمی قادری برکاتی رضوی نوری حبیبی بستوی

(سابق استاد شعبۂ تجوید دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف)

علامہ امام علی صاحب مولانا محمد محسن صاحب

(مدرس تنویر الاسلام امرڈوبھا)

حضرت علامہ قاری امانت رسول صاحب قادری برکاتی رضوی کا رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد دیکھا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بلاشبہ حضور سیدی سرکار مفتی اعظم ہند قبلہ قدس سرہٗ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ فقط امام علی قادری استاد دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا۔ ۱۲؍شعبان ۱۴۲۵ھ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسول الکریم۔ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت قاری امانت رسول صاحب قادری برکاتی رضوی کا رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد۔ دیکھا آپکی تحقیق انیق قابل قدر ہے میں تصدیق کرتا ہوں کہ بلاشبہ حضور سیدی سرکار مفتی اعظم ہند شبیہ غوث اعظم قدس سرہٗ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

محمد محسن نظامی استاد دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا کبیر نگر

مفتی بلرامپور حضرت علامہ مفتی انوار احمد صاحب

(صدر مدرس جامعہ اہل سنت فخر العلوم بلرامپور)

لک الحمد یا اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

شبیہ غوث الوریٰ سیدی سرکار مفتی اعظم عالم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ وارضاہ بلاشبہ مجدد ہیں۔ خلیفہ حضور سرکار مفتی اعظم شیخ طریقت پیکر علم وعمل حضرت قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ الاقدس نے جو تحریر فرمایا ہے اُس سے میں لفظ بلفظ متفق ہوں۔

انوار احمد قادری برکاتی خادم الافتاء والتدریس جامعہ اہلسنت فخر العلوم ضلع بلرامپور ۱۸؍جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ ۱۹؍اگست ۲۰۰۰ء

علامہ مولانا محمد ناظم صاحب مدرس تنویر الاسلام امرڈوبھا

قد صنف بدر الطريقة رفيع الدرجة عظيم البركة سماحة الشيخ خليفة المفتى الاعظم حضرت العلام الحاج الشاه القارى محمد امانت رسول الموقر كتا باسمّاه " پندرهويں صدى كا مجدد" اذاسئل عن مجدديته قد اثبت بالدلائل و شيد بالبراهين انه متحلى بجميع الشرائط المجدد و جامع لها فلذا اصدق ايضا كماصدق اكابرنا وعلمائنا اهل السنة و الجماعة ان محى السنة قامع البدعة قاطع الضلالته افقه الفقهاء مرجع العلماء شيخنا السجل قائدنا الافضل هادنيا الامجد مولانا الاكرم المفتى لاعظم مصطفىٰ رضا خان عليه الرحمة دامت فيوضهُ علينا مجدد لخامس عشر من الهجرية من دون شك وريب احقه العاد محمد ناظم الرضونق البريلويمدّوون ارالعلوم اهل السنة تنوير الاسلام الواقع با مر دوبا كبير نغريوفى ١٠ شعبان المعظم ١٤٢٥ه

علامہ محمد مکرم صاحب مصباحی مدرس امرڈوبھا

قابل صد افتخار فخر القراء الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ رضوی نے جو جواب حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کے مجدد ہونے کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔ میں نے اس کو اول تا آخر پڑھا بلاشبہ جواب احسن واطیب وعمدہ اور حق ہے۔ یقیناً حضور مفتی اعظم ہند شبیہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عہد پاک میں مرجع عوام وخواص تھے۔ جمیع علوم وفنون کے مسائل دقیقہ وامور مشکلہ کو حل کرنے کیلئے فقہائے اہل سنت وعلماء ملت آپکی طرف رجوع

فرماتے تھے۔ جو ایک مجدد کے لئے تعین وقت کے ساتھ شرط اکبر ہے۔ اور بلاریب آپ کی مبارک زندگی کے کارنامے اس بات کے شاہد عدل ہیں کہ آپ پندرہویں صدی ہجری کے مجدد ہیں۔ یہی حق اور درست وصواب ہے۔

محمد مکرم مصباحی رامپوری استاد دارالعلوم اہلسنت تنویر الاسلام۔
امرڈوبھا کبیر نگر یوپی ۱۲ر شعبان ۱۴۲۵ھ

شیخ الحدیث تنویر الاسلام
حضرت علامہ مفتی نظام الدین صاحب امرڈوبھا بستی

اکابرین علماء اہل سنت کی تصدیقات اور مستند کتابوں میں مرقوم علامات مجدد کی روشنی میں فقیر گدائے نوری کا بھی یہی موقف ہیکہ آپ بلاشبہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ صحیح الجواب واللہ اعلم بالصواب۔

گدائے نوری فقیر محمد نظام الدین قادری برکاتی نوری رضوی عفی عنہ ۲۴ر رمضان ۱۴۲۴ھ
(شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع بستی کبیر نگر یوپی۔
وارد حال بمبئی

حضرت علامہ مولانا سعید اختر صاحب
(سرپرست دارالعلوم فیض الرسول بھوجپوری مرادآباد)

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ حضرت مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب نے حضور پرنور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز کی مجددیت پر رسالہ تحریر فرمایا بنام "پندرہویں صدی

کا مجدد" اس فقیر کی نظر سے گزرا ہر طرح سے جامع پایا۔ میں بھی تصدیق کرتا ہوں کے یقیناً حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ رسالہ کو قبول عطا فرمائے اور مصنف کو دارین میں بہترین جزاؤں سے سرفراز فرمائے آمین۔

محمد سعید اختر بھوجپوری

۱۳ر شعبان ۱۴۲۸ھ

حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب مدرس الجامعۃ الاسلامیہ رامپور

پیر طریقت عارف شریعت فخر القراء مرشدی حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب قادری نوری خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند کا رسالہ بنام "پندرہویں صدی کا مجدد" نظر نواز ہوا۔ احقر بھی اس کی تصدیق کرتا ہے کہ یقیناً سیدی آقائی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ پندرہویں صدی کے مجدد برحق ہیں۔ احقر ولی محمد رضوی خادم الجامعۃ الاسلامیہ رامپور۔

۲۷ر رجب ۱۴۲۸ھ

حضرت مفتی سمیع اللہ صاحب

(شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ غریب نواز ممبرا تھانہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آج بتاریخ ۷ر رجب مرجب ۱۴۲۸ھ ناصر بھائی [illegible] دعوت حاضر ہوا محترم حضرت خلیفہ مفتی اعظم ہند قاری امانت رسول صاحب [illegible] سیدی سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجددیت پر جو فتویٰ لکھا یقیناً قابل [illegible] ہی ساتھ اکابر علماء کرام کے تصدیقات بھی نظروں سے گذرا جس سے [illegible]

کرتا ہوں کہ حضور پیر مرشد پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ حضرت قاری صاحب قبلہ کی اس محبت وشفقت پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلاۃ والسلام کے صدقہ میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ شیخ الحدیث محمد سمیع اللہ خادم جامعہ تنزان فاطمہ الزہراو خادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ غریب نواز، ممبرا

۲۸ رجب المرجب ۱۴۲۸ھ

میں بھی تصدیق کرتا ہوں کہ حضور مفتی اعظم ہند اس صدی کے مجدد ہیں۔ محمد شفیق نوری ممبرا۔

بقیۃ السلف مولانا جمیل احمد مصطفوی نعیمی

(بانی مدرسہ کنز العلوم باز پور)

نمونہ سلف پیر طریقت حضرت الحاج مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی پیلی بھیتی زید مجدہ نے پندرہویں صدی کا مجدد رسالہ لکھا۔ جسمیں شہزادہ سرکار اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند کو اس صدی کا مجدد ثابت کیا میں بھی تصدیق کرتا ہوں کہ حضرت ابوالبرکات محی الدین جیلانی آل رحمٰن محمد مصطفے رضا خاں علیہ الرحمہ بلاشبہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ خاکپائے مصطفے و حامد واحمد رضا جمیل احمد مصطفوی نعیمی غفرلہ بانی مدرسہ کنز العلوم [illegible] باز پور حال مقیم ۱۰۵ ایل آئی جی [illegible]

۱۸ [illegible]

مفتی مرکز اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد فاروق صاحب

(دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف)

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما۔ نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

مرشد برحق حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے معتمد و مستند محترم و معظم حضرت صاحب فیضان قاری قرآن الحاج الشاہ قاری امانت رسول صاحب قادری برکاتی رضوی نوری خلیفہ مجدد ابن مجدد حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کے تعلق سے جس مسلم الثبوت دلائل و براہین کے سانچے میں پندرہویں صدی ہجری کا مجدد اسلام ثابت فرمایا ہے۔ وہ یقیناً حق وصداقت پر مبنی ہے۔ حضرت قاری صاحب قبلہ نے اس سلسلہ میں جو عرق ریزی و جانفشانی فرمائی ہے۔ وہ لائق صد داد و تحسین ہے۔ بالخصوص علمائے اہلسنت و مشائخ طریقت کی تقاریظ کے حصول میں جو اسفار فرمائے وہ یقیناً حضرت قاری صاحب کا حصہ ہے۔ بہر حال میرے کرم فرما معتمد مرشد برحق سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کے متعلق جو پندرہویں صدی کا مجدد بدلائل ثابت فرمایا ہے۔ اس سے مجھ فقیر نوری کو بصمیم قلب اتفاق ہے۔ اپنے علماء و مشائخ کرام کی طرح میں بھی موئید ہوں۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے حضرت اخی المعظم الحاج قاری صاحب قبلہ کی کاوش نوری کو مقبول و مبرور فرمائے اور انھیں اسکی بہتر سے بہتر جزاء عطا فرمائے۔ اور سرکار مفتی اعظم ہند مجدد دین وملت علیہ الرحمہ کے فیوض و برکات سے جملہ اہل سنت کو دارین میں فیضیاب فرمائے۔ آمین۔ بجاہ النبی الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

فقیر قادری محمد فاروق رضوی نوری

خادم الافتاء منظر اسلام بریلی شریف یوپی۔ ۲۱ راگست ۲۰۰۷ء

مخدومی حضرت سید شاہ مغیث احمد صاحب

(چشتی قادری گدی نشین حضرت خواجہ غریب نواز اجمیر شریف)

خلیفہ احسن العلماء، برادر طریقت الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب برکاتی رضوی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند کی کتاب پندرہویں صدی کا مجدد نظر سے گزری علماء مفتیان کرام مشائخ عظام کی تصدیق بھی دیکھیں قاری صاحب محترم نے دلائل سے ثابت فرمایا کہ بیشک موجودہ صدی پندرہویں کے مجدد ہیں۔ شہزادہ اعلیٰحضرت چشم و چراغ خاندان برکات حضور مفتی اعظم ہند بلکہ مجدد ابن مجدد ہیں۔ مولائے کریم اس رسالہ کو شرف قبول بخشے۔ آمین۔

سید مغیث احمد قاری

حکیم سید محمد احمد چشتی

گدی نشین حضور غریب نواز

عظیم منزل درگاہ شریف اجمیر شریف

۹ رفروری ۲۰۰۳ء

Phone no. 01452625424

ایڈیٹر ماہنامہ اعلیٰحضرت حضرت علامہ قاری عبدالرحمٰن صاحب

(منظر اسلام سوداگران بریلی شریف)

ایک مجدد اسلام کے لئے جو علامات و شرائط پائی جاتی ہیں۔ وہ سب بفضلہ تعالیٰ بدرجۂ کمال مرشد برحق سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ کی ذات والاصفات میں پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا بلاشک وشبہ سرکار اپنی پندرہویں صدی ہجری کے مجدد ہیں۔ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا

قاری الحاج محمد امانت رسول صاحب نوری اس سلسلے میں حدیۂ مبارکبادی کے مستحق ہیں کہ موصوف نے اپنے مرید کی محبت وعقیدت میں گھوم گھوم کر علمائے اسلام سے سرکار مفتی اعظم ہند کی مجددیت پر تصدیقات لیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

راقم الحروف کو علماء کی تحریر پر تنویر سے کلی اتفاق ہے۔

یقیناً سرکار مفتی اعظم ہند مجدد ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم عبدالرحمٰن خاں قادری بریلوی۔

۲۱ راگست ۲۰۰۷ء

حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب اشرفی

(مدرس مدرسہ فیض العلوم لوتہ بنارس)

میں پیر طریقت حضرت قاری امانت رسول صاحب کے فتوے کی تصدیق کرتا ہوں کہ پندرہویں صدی کے مجدد یقیناً حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔

عبدالجلیل اشرفی مدرس مدرسہ فیض العلوم لوتہ بنارس

حضرت مولانا صوفی محمد عارف صاحب جہانگیری اودیپور راجستھان

مرشد برحق آقائے نعمت سرچشمہ رشد وہدایت حضرت مولانا قاری شاہ محمد امانت رسول صاحب نے رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد لکھا وقت کی ضرورت کو پورا کیا تاجدار اہل سنن ماہر علم وفن قطب زمانہ جانشین غوث وخواجہ سرکار مفتی اعظم ہند مسلم پیشوائے اہل سنت ہیں۔ مرشد العارفین مرجع العلماء والمفتین آپکی ذات ہے آپکی مجددیت میں کسکو شک ہوسکتا ہے۔ میں بھی تصدیق کرتا ہوں بیشک مجدد مئاۃ حاضرہ آپ کی ذات ہے والجواب صحیح۔

محمد عارف غفرلہٗ، اودیپور ۲۶ رشعبان ۱۴۲۸ھ

حضرت مولانا احمد رضا صاحب مسجد پیر میٹھا اجمیر شریف

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت الحاج الشاہ مولوی قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی نے پندرہویں صدی کا مجدد رسالہ لکھ کر ملت اسلامیہ کے شکوک وشبہات ختم فرمادیے۔ میں بھی نوبہ خواجگان شہنشاہ ہندوستان سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے دربار میں تصدیق کرتا ہوں بے شک حضور مفتی اعظم ہند اس صدی کے مجدد ہیں۔

مولانا احمد رضا قادری دیناجپوری

فارغ دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

سابقہ مدرس مرکز اعلیٰ حضرت رضائے برکات مکرانہ ضلع ناگور، راجستھان۔

موجودہ امام مسجد پیر میٹھا دہلی گیٹ اجمیر شریف

۲۰ ر رجب المرجب ۱۴۲۸ھ

حضرت مفتی سید نظام الدین صاحب شہ مسہ ضلع بہرائچ

بفضلہ تعالیٰ حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ کا لکھا ہوا فتویٰ حضرات اکابر علماء کے کی تصدیقات نظر نواز ہوا۔ مولا عزوجل قاری صاحب موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے میں تمام فتویٰ جات سے اتفاق کرتا ہوں۔

محمد نظام الدین قادری خادم مدرسہ نظامیہ ارشادالعلوم

درگاہ حضرت بابامنڈ اشاہ علیہ الرحمہ شہ مسا شریف ضلع بہرائچ شریف

۲۱ ر ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

حضرت علامہ مولانا نزیر احمد صاحب پیلی بھیت

عامل شریعت خلیفہ قطب مدینہ وخلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی مدظلہ نے شہزادہ امام اہل سنت اعلیٰحضرت مفتی اعظم ہند ابوالبرکات محی الدین جیلانی قطب ربانی محمد آل الرحمٰن علامہ مصطفیٰ رضا صاحب مفتی اعظم ہند فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی مجددیت پر ''پندرہویں صدی کا مجدد'' رسالہ لکھا جو فقیر کی نظر سے گزرا ماشاءاللہ بہت خوب لکھا دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا کہ حضور مفتی اعظم ہند مجدد مائۃ حاضرہ ہیں۔ فقیر بھی اس رسالہ کی تائید وتصدیق کرتا ہے۔ بیشک حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں کے مجدد برحق اور ولی کامل ہیں۔

نزیر احمد قادری ابن نور احمد صاحب

ساکن محلہ محمد واصل پیلی بھیت شریف یکم ربیع الاخر ۱۴۲۲ھ

حضرت مولوی حافظ معروف القادری لوکاہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر طریقت مخزن علم وحکمت مخدوم گرامی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ النورانی کی تصنیف لطیف بنام ''پندرہویں صدی کا مجدد'' بلاشک وشبہ حق وصداقت پر مبنی ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ دلائل وبراہین سے مزین یہ تحقیقی کاوش وقت کی اہم ضرورت تھی۔ جسے علامہ موصوف نے [illegible] حضور مفتی اعظم ہند مرشد تاجدار اہل سنت شہزادہ اعلیٰحضرت محی الدین ابوالبرکات آل الرحمٰن [illegible] رضا خان مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

فقط۔ معروف القادری نوری لوکاہی بازار

خطیب وامام انگنی گاؤں پواٹ میٹھی کلاں ضلع بہرئچ شریف

۱۱رصفر ۱۴۲۶ھ

سجادہ نشین آستانہ لطفیہ حضرت نورمیاں صاحب پیلی بھیت

میرے والد ماجد حضرت خلیل اللہ میاں ولد حضرت حافظ شریف اللہ شاہ میاں سجادہ نشین آستانہ لطفیہ فرماتے تھے شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم ہند حضرت مصطفیٰ میاں صاحب کے سچے عاشق شیدا خلیفہ قاری مولوی محمد امانت رسول صاحب نے حضرت مصطفیٰ میاں کو اس صدی کا مجدد اپنی تصنیف ''پندرہویں صدی کا مجدد'' میں لکھا بالکل صحیح لکھا۔ رسالہ بہت پسند آیا بے شک حضرت مفتی اعظم ہند اس صدی کے مجدد ہیں۔

میں بھی تصدیق کرتا ہوں۔ نورمیاں ولد خلیل اللہ شاہ میاں ولد حافظ شریف اللہ شاہ میاں سجادہ نشین آستانہ حضرت لطف اللہ شاہ ولی علیہ الرحمہ

محلہ پنجابیان پیلی بھیت شریف۔۔ یوپی

۲رشعبان ۱۴۲۸ھ

خطیب الہند حضرت علامہ قاری رضی اللہ صاحب چترویدی

(پرا گنگ کشی نگر)

گرامی قدر خلیفہ حضور مفتی اعظم مجدد اعظم حضرت الحاج قاری امانت رسول صاحب کی تحریر حرف بحرف درست وصحیح ہے۔ شہزادہ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے بیشک مجدد ہیں۔

محمد رضی اللہ صدیقی رضوی قادری

رضوی منزل پیرا کنک کشی نگر۔ ۲۰ رنومبر ۱۹۹۹ء (یوپی)

مولانا بشیر احمد صاحب یار علوی گائیڈیہ

سیدنا مرشدنا جدنا الشیخ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ شہزادہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلاشک واحتمال براقول علماء ربانین کی روشنی میں پندرہویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔ پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضرت علامہ مولانا قاری محمد امانت رسولکی تحریر کو بہتر واَنسب وحق مان کر تصدیق کرتا ہوں۔

خادم دالعلوم حشمت العلوم گائیڈیہ

یار علوی پوسٹ چھر دیپور ضلع بلرام پور ۲۵ ر رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

فاضل فیض الرسول براؤں شریف سدھارتھ نگر

مولانا محمد صلاح الدین مصباحی مدنپورہ وارانسی

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ قاری امانت رسول صاحب قبلہ رضوی مدظلہ العالی نے استفتاء مذکورہ کے جواب میں بصورت فتویٰ مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا کو اس صدی کے مجدد ہونے کا جو حکم صادر فرمایا ہے وہ حق وہ صحیح ہے بندہ اس سے کما حقہ متفق وموافق وموئید ہے۔

فقط۔ العبد محمد صلاح الدین مصباحی

جامعہ حمیدیہ رضویہ مدنپورہ

وارانسی (یوپی) ۲۸ رنومبر ۱۹۹۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم

سیدی مرشدی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ احادیث مبارکہ کی روشنی میں علمائے اسلام ومفتیان عظام کے اقوال کی روشنی میں پیر طریقت رہبر شریعت صوفی ملت حضرت امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے جو کچھ لکھا بیشک حق ہے ۔ یعنی پندرہویں صدی کے مجدد ہیں ۔

سید احمد نوری رضوی

خادم مدرسہ قادریہ رضویہ

نوری شہید شیر گھائی، گیا، بہار

محمد علیم الدین رضوی

صدر المدرسین مدرسہ اصلاحیہ بٹولی چناری

ضلع روہتاس سہرام بہار

قاضی شہر بنارس حضرت مفتی غلام یٰسین صاحب نوری حضرت علامہ سید اقبال احمد صاحب برکاتی ناظم جامعہ برکات منصور شہر گیا

نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم

شبیہ غوث اعظم عالم وفقیہ اعظم ومفتی اعظم ہند الشاہ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خاں قدس سرہٗ العزیز کی شان علم و فضل اور مجددیت کے آثار واحوال کی روشنی میں یہ بات بلاخوف لومتہ لائم کہی جاسکتی ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان پندرہویں صدی کے مجدد ہیں ۔ علمائے ذوی الاحترام کی علمی بصیرت اور تصدیقات ہی میری تصدیق کیلئے کافی ووافی ہے ۔

فقیر قاضی شہر بنارس غلام یٰسین نوری غفرلہٗ سید اقبال احمد برکاتی

بانی وناظم اعلیٰ جامعہ برکات منصور

پیر منصور شہر گیا ۲۹ نومبر ۱۹۹۹ء

الجواب صحیح محمد فاروق نوری خادم

مدرسہ نوریہ اہلسنت ہدایت العلوم مقام، ویوسٹ لودھی نور ضلع بلرام پور یوپی۔

علامہ محمد غیاث الدین عزیزی کھنڈوا۔ بہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان شہزادہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان بلاشبہ اقوال علمائے اسلام مفتیان عظام کی روشنی میں مجدد ہیں۔

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قاری امانت رسول صاحب نے جو احادیث مبارکہ واقوال ائمہ کی روشنی میں مجدد ثابت فرمایا ہے۔ وہ حق ہے۔

غیاث الدین عزیزی

بانی مدرسہ غوثیہ فیضان رضا

کھنڈواپلاڈو بہار

۲۰ رشعبان المعظم بمطابق ۲۹ نومبر ۱۹۹۹ء

مولانا محمد حبیب الرحمٰن دار العلوم فیضان رضا بھنگہ

الجواب صحیح۔ محمد حبیب الرحمٰن قادری نگراں دار العلوم اہلسنت فیضان رضا

نئی بازار قصبہ بھنگہ

۲۲ مارچ ۲۰۰۰ء

الجواب صحیح ۔ محمد اخلاق احمد القادری خادم جامعہ کریمیہ
مسعود العلوم گلرا کوٹھی ضلع سراوستی ۔ یوپی
۱۸/ ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ

حضرت مولانا قاری تعلقدار خانصاحب

(خطیب وامام ایکمبار مسجد نیپال گنج)

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی مدظلہ العالی شہزادہ اعلیٰ حضرت قطب عالم حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے بارے جو جواب لکھا ہے وہ بالکل حق وصحیح ہے ۔ میں بھی تصدیق کرتا ہوں بیشک حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد برحق ہیں ۔ حضرت کی مجددیت پر حضرت قادری صاحب ممدوح نے دلائل کے انبار لگادیئے جواب پڑھ کر فقیر بیحد مسرور ہوا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم تعلق دار خان

فاضل جامعہ دارلعلوم امجدیہ علمگیر روڈ کراچی، پاکستان
خطیب ایکمناہ مسجد ڈی ای پی نیپال گنج نیپال
۷/ رمضان المبارک ۱۶/ دسمبر ۱۹۹۹ء

علامہ غلام جیلانی مصباحی دارالعلوم فیضان سیدنا اورنگ آباد

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم

شہنشاہ علم وفضل تاجدار رشد وہدایت سنگم شریعت وطریقت آبروئے شریعت وملت حضور پرنور شہزادہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ نے پوری زندگی دین وملت کی خدمات انجام دیں اور اپنے رہوار قلم کو احقاق حق اور ابطال باطل میں گامزن رکھا ان کی تقاریر وتحاریر

مقدسہ میں بلاشبہ تجدید کی شان جھلکتی ہیں۔ معدن علم وحکمت حضرت قاری محمد امانت رسول خلیفہ شہزادہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت والا کی شان تجدید پر جو قلم اٹھایا ہے وہ یقیناً قابل صد تحسین ہے اور قابل تقلید ہے میں اس کی من وعن تصدیق کرتا ہوں۔ بارگاہ الٰہی میں حضرت قاری صاحب قبلہ زید مجدہٗ کیلئے ہمت وسلامتی کی پرخلوص دعاء کرتا ہوں۔ فقط

العبد لمذنب غلام جیلانی مصباحی خادم دارالعلوم فیضان سیدنا

۱۹ رشعبان ۱۴۲۰ھ اورنگ آباد بہار

حضرت مولانا قاری محمد یوسف عزیزی جامعۃ القراء کھدرا لکھنؤ

پیر طریقت حضرت صوفی الحاج مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب زید مجدہٗ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند کی یہ کاوش جو واقف اسرار شریعت وطریقت ولی حق آگاہ حضور سرکار مفتی اعظم ہند مجدد ابن مجدد علیہم الرحمۃ والرضوان کے اخلاق ومحاسن مجددیت سے متعلق ہیں واقعی موصوف کی یہ تحقیق انیق تصنیف لطیف سعی جمیل قابل ستائش وتحسین ہیں اللہ تعالیٰ موصوف کی اس سعی کو قبول فرمائے۔ افقہ الفقہاء اعلم العماء گنجۂ ولایت حضور سرکار سیدنا مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ العزیز نے اپنی حیات مبارکہ میں احیائے دین ابطال باطل احقاق حق دین کی ترویج واشاعت اسطرح فرمائی کہ دین کو جلا وضیاء عطا فرمایا جس کے باعث آج ہر حق شناس آپکو مجدد تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔ آپکی زندگی کے ہر شعبہ سے مجددیت کی جھلک نظر آتی ہے۔ فقیر بیانگ دہل اس کی تائید وتوثیق وتصدیق کرتا ہے کہ بلاشبہ حضور سرکار سیدنا مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہٗ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

محمد یوسف عزیزی

(بانی وناظم اعلیٰ) خادم جامعۃ القراء کھدرا متصل پکاپل لکھنؤ ۶ / مارچ ۲۰۰۰ء

حضرت مفتی عبدالسلام رضوی انوار العلوم تلسی پور

باسمہ تعالیٰ وتقدس

بفضلہٖ تعالیٰ حضرت بابرکت، رفع الدرجات پیر طریقت، خلیفہ سرکار مفتی اعظم عالم حضرت قاری الحاج الشاہ محمد امانت رسول صاحب مدفیضہ کا رسالہ مبارکہ جو شبیہ غوث العظم سرکار مفتی اعظم عالم کی مجددیت کے سلسلہ میں بلاشبہ مرشدی سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ مجدد مائیہ حاضرہ ہیں۔ آپ کا تجدیدی کارہائے نمایاں اس کا مصداق اتم ہے۔

ھذا قول العالم المطاع وما علینا الا الا تباع

دعاء جو گو عبدالسلام رضوی برکاتی

خادم فتا جامعہ انوار العلوم

تلسی پور ضلع بلرام پور یوپی

۲۵/مارچ ۲۰۰۰ء، ۱۹/ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ

حضرت مولانا مہتاب عالم اشرفی

(دارالعلوم فیض النبی جامع مسجد نیپال)

پیر طریقت حضرت الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ النورانی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ وخلیفہ حضور قطب مدینہ کا رسالہ مبارکہ خلوص سے پڑھا۔

جسمیں حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کو پندرہویں صدی کا مجدد ہونا حضرت ممدوح نے ثابت کیا ہے۔ بلاشبہ حضور شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم

پندرہویں صدی کے مجدد تھے اس امر پر عالم اسلام کو متفق ہو جانا چاہئے۔ یہی صحیح ہے۔ والجواب صحیح

واللہ اعلم بالصواب

مہتاب اشرفی۔

ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الٰہی جامع مسجد نیپال

۲۱ رذی الحجہ ۱۴۲۰ھ

پیر طریقت حضرت مولانا سید شاہد علی میاں صاحب بشیری شیری

(مہتمم جامعہ غوثیہ بشیر العلوم بہیڑی ضلع بریلی شریف)

نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

مجھ حقیر سراپا تقصیر کے نزدیک حضور سیدنا مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے بارے میں قاری محمد امانت رسول صاحب کا تحریر کردہ جواب بالکل درست وصحیح ہے۔ فقط

کتبہ العبد المذنب سید محمد شاہد علی میاں تقوی نعیمی بشیری مہتمم جامعہ غوثیہ بشیر العلوم بہیڑی شیخوپور ضلع بریلی شریف

۲۸ رمحرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۳ رمئی ۲۰۰۰ء بروز چہار شنبہ

مندرجہ بالا تحریر سے مجھے اتفاق ہے۔

سید محمد مشرف علی عرف نوری میاں

خادم جامعہ غوثیہ بشیر العلوم

بہیڑی ضلع بریلی شریف

حضرت علامہ مولانا توفیق احمد صاحب اشرفی نعیمی

(ناظم اعلیٰ مدرسہ نعمانیہ غریب نواز شیش گڑھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احقر حضور تحسین میاں قبلہ کی تصدیق کرتا ہے۔

احقر محمد توفیق احمد نعیمی اشرفی غفرلہٗ

بانی و ناظم اعلیٰ مدرسہ نعمانیہ غریب نواز

شیش گڑھ بریلی شریف

۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

حضرت علامہ مفتی محمد الیاس صاحب

(صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اتر پردیش صدر مدرس تعلیم القرآن کانپور)

بسمہ اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم علیہم الصلاۃ والتسلیم

حضرت علامہ مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب مدظلہ کا تحریر کردہ جواب میرے نزدیک حق و صواب ہے۔ یقیناً حضور سیدنا سرکار مفتی اعظم عالم شہزادہ اعلیٰحضرت تاجدار اہل سنت مرشد عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم احکم۔

فقط محمد الیاس القادری النوری غفرلہ القادری

صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اتر پردیش صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن رحمانیہ شتر خانہ

کانپور ۱۳ محرم الحرام [illegible]

حضرت مولانا محمد جاوید احمد صاحب برکاتی
(امام مسجد غوثیہ شافعی سنی چیمبور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم صلی علی سیدنا محمد وبارک وسلم

پیر طریقت رہبر شریعت صوفی باصفا حضرت علامہ مولانا الشاہ الحاج قاری محمد امانت رسول قبلہ برکاتی رضوی نوری خلیفہ مفتی اعظم ہند پیلی بھیتی نے حضور پرنور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ حق ہے درست ہے۔ بلاشبہ شہزادہ اعلیٰحضرت ہم شبیہ غوث اعظم مظہر امام اعظم سرکار مفتی اعظم ہند اس پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

الفقیر مولوی محمد جاوید احمد برکاتی

خطیب وامام مدرسہ مسجد غوثیہ شافعی سنی اوکن گلی چیمبور۔ بمبئی ۱۰/۱۴۲۵ھ

دیگر علماء لطیفہ کی طرح میں بھی تصدیق کرتا ہوں کہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ چودھویں صدی کے مجدد اعظم تھے اور شہزادہ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرھویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔ ناظم علی خان صدر المدرس

مدرسہ عربیہ الڈٹ گھاٹ مرزاپور۔ فون: ۵۳۶۵۷

حضرت علامہ مفتی سید شاکر حسین صاحب امام مدینہ مسجد کرلا ممبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا [illegible]

ایک مجدد کے لئے جتنے شرائط درکار ہے وہ سب [illegible]

برکات میں بدرجہ اتم موجود ہے چونکہ [illegible]

لئے آپ کی تجدیدی منصب کی طرف توجہ عام کو مبذول کرانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب قبلہ کے حصے میں آئی انھیں اکابرین کی تائید کے ساتھ "پندرہویں صدی کا مجدد" کے نام سے ایک تحقیقی کتاب لکھ کر حجت عام کردیا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزا آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحابہ وسلم اجمعین۔

سید شاکر حسین سیفی ابن سید سیف اللہ شاہ قادری

صدر شعبہ افتاء و مدرسہ دارالعلوم محبوب سبحانی کرلا ممبئی

خطیب و امام مدینہ مسجد آگرہ روڈ کرلا ممبئی

۲۴ رصفر ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۰ رمئی ۲۰۰۴ء

امیر سنی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد شاکر صاحب نوری

(اسمٰعیل حبیب مسجد ممبئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

تصدیقات علماء ذوی الاحترام میر سجادہ نشین آستانہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ حضور سید امین میاں صاحب برکاتہم القدسیہ کی روشنی میں [illegible] مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کو مجدد ماۃ حاضرہ تسلیم کرتا ہے [illegible] مفتی اعظم ہند کی تحقیقات اور ان کے دلائل [illegible] اللہ عزوجل حضور سیدی مرشدی [illegible] سب کو جگہ نصیب فرمائے آمین [illegible]

خاکپائے علماء وصلحاء

فقیر محمد شاکر رضوی غفرلہٗ

۱۳؍ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ

حضرت مولانا محمد اجمل صاحب ہلدوانی ضلع نینی تال

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

آفتاب شریعت مہتاب طریقت ومعرفت سیدی ومرشدی آقائی ومولائی سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ اس سلسلہ میں پیر طریقت حضرت علامہ مولانا حافظ وقاری امانت رسول صاحب قبلہ نے جو تحقیق فرمائی ہے میں اس سے متفق ہوں واقعی سرکار مفتی اعظم عالم مصطفےٰ رضا خانصاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ محمد اجمل قادری

نوری مسجد خواجہ نگر ہلدوانی ضلع نینی تال

۱۱؍صفر ۱۴۲۵ھ

حضرت علامہ مولانا سید عبد الجلیل صاحب

([illegible])

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

آفتاب ولایت مہتاب رشد وہدایت تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت سیدی حضور مفتی اعظم الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقیناً پندرہویں صدی ہجری کے مجدد ہیں۔ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ قاری محمد امانت رسول [illegible] رضوی نوری

ب کا جواب فقیر نے پڑھا اسے حق وصحیح پایا۔

عبد الجلیل رضوی خطیب وامام علیہ عبد السلام مسجد ۳۲۸ عبد الرحمٰن اسٹریٹ بمبئی ۳،

۱۴ ربیع الآخر ۱۷ر جولائی ۲۰۰۰ء

مفتی بمبئی حضرت علامہ مفتی محمد اشرف رضا صاحب
(صدر قاضی ادارہ شرعیہ مہاراشٹر ممبئی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند خلیفہ قطب مدینہ برادر دینی ویعنی حضرت الحاج الشاہ قاری امانت رسول صاحب دامت برکاتھم العالیہ نے سیدی مرشدی الکریم ابو برکات محی الدین آل الرحمٰن محمد مصطفیٰ رضا نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تجدیدی کارنامے واحیاء سنت سے متاثر ہو کر ایک تحقیقی رسالہ بنام ''پندرہویں صدی کا مجدد'' تحریر فرمایا ہے اس کے مندرجات حق وصواب ہیں۔ فقیر قادری اسکی تصدیق وتائید کو سعادت دارین سمجھتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت قاری صاحب کو اس خدمت جلیلہ کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور سرکار اعلیٰحضرت مجدد اعظم واصف شاہ ھدا سیدنا امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وان کے احباب وتلامذہ کی خدمات جلیلہ کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے بیشک حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجدد ابن مجدد اعظم ہیں۔ والجواب صحیح

عبد المصطفیٰ فقیر محمد اشرف رضا قادری نوری خادم الافتاء والقضاء ادارہ شرعیہ مہاراشٹر ممبئی

۷ر جمادی الاولیٰ [illegible]

سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [illegible]

اور ہمارا عقیدہ ہے کہ ایک مجدد میں جن صفات کا ہونا لازم وضروری ہے وہ تمام صفات شہزادہ اعلیٰحضرت مفتی اعظم عالم مرشدی حضور مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمہ میں بدرجہ اتم موجود ہیں جس کو فخر القرا پیر طریقت قاری امانت رسول صاحب ثابت کیا مفتی اعظم عالم مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔ واللہ تعالیٰ علم

عبدالخالق رضوی، خادم دارالافتاء، مدرسہ عربیہ مرزاپور

الجواب صحیح عبید مصطفیٰ خاں حبیبی القادری خادم آستاری قادریہ

۱۳ر جمادی الآخر ۱۴۲۲ھ

مفتی بمبئی حضرت علامہ مفتی محمود اختر صاحب

(خطیب کنارہ مسجد حاجی علی درگاہ ممبئی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ زید مجدہ نے تاجدار اہلسنت شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار سیدی آقائی مرشدی حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پندرہویں صدی کے مجدد ہونے پر جو تحقیق انیق فرمائی ہے۔ وہ بالکل حق و صواب ہے فقیر قادری اسکی مکمل تائید کرتا ہے کہ بیشک پندرہویں صدی کے مجدد برحق سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب [illegible] حضرت قاری صاحب کی سعی بلیغ قبول فرمائے اور [illegible]

شہزادہ محبوب ملت حضرت علامہ مولانا [illegible] رحمٰن خانصاحب

(خطیب وامام مسجد مدنپورہ وحضرت مولانا مقصود علی خانصاحب بمبئی)

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

تاجدار اہل سنت عارف حق شہزادہ اعلیٰحضرت سیدی ومرشدی سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منصب تجدید دین سے متعلق جو تحقیق انیق برادر طریقت وشریعت فاضل گرامی حضرت علامہ مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی دامت فیوضہم نے فرمائی ہے ہم حرف بحرف اسکی تائید وتصدیق کرتے ہیں اس دعاء کے ساتھ کہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ آمین ثم آمین

خادم سنیت۔ منصور علی خان رضوی قادری محبوبی

خطیب سنی بڑی مسجد۔ مدنپورہ بمبئی ۸

محمد مقصود علی نوری۔ خادم سنی محمدی جامع مسجد خیراتی روڈ۔ ممبئی ۳ – ۲۰؍رجب المرجب ۱۴۲۱ھ

حضرت مولانا محمد فاروق صاحب

(خطیب وامام مسجد غریب نواز [illegible])

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند پیر طریقت حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی نے شہزادہ اعلیٰحضرت سیدی سرکار حضور مفتی اعظم ہند الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خان نوری علیہ الرحمہ والرضوان کو دلائل براہین کی روشنی میں [illegible] مجدد ثابت کر چکے ہیں۔ قاری صاحب کے رسالہ پر [illegible] ہوں۔

لہٰذا میں سرکار حضور مفتی اعظم ہند کو پندرہویں صدی کا مجدد مانتا ہوں۔ کہ میرے مفتی اعظم ہند اس صدی کے مجدد ہیں مجدد ہیں۔

الفقیر محمد فاروق رضوی خطیب وامام غریب نواز مسجد۔ ۱۴ر رجب المرجب ۱۴۲۱ھ

حضرت علامہ علاء الدین صاحب اشرفی

(دار العلوم غوثیہ رضویہ کوٹہ)

آج بتاریخ ۲۴ر جون ۲۰۰۲ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب کاشانہ مخدوم اشرف وقف نگر کوٹہ فقیر محمد علاء لدین اشرفی مہتمم دار العلوم غوثیہ رضویہ وقف نگر کے غریب خانہ پر حضرت علامہ قاری محمد امانت رسول صاحب خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند تشریف لائے حضرت سے بہت پہلے سے اس فقیر کا تعلق ہے۔ آپکی تصنیف شدہ کتاب پندرہویں صدی کا مجدد دیکھی اسمیں کوئی شک نہیں کہ حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

الفقیر محمد علاء الدین اشرفی

مہتمم دار العلوم غوثیہ رضویہ وقف نگر کوٹہ۔ ۲۱ر جون ۲۰۰۲ء

حضرت مولانا الحاج معین الدین صاحب اشرفی بمبئی

(خلیفہ حضرت مولانا سید شاہ اظہار اشرف اشرفی سجادہ نشین [illegible] شریف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیر طریقت رہبر شریعت الحاج الشاہ حضرت علامہ ومولانا خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند قاری امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی کی تصنیف لطیف بنام پندرہویں صدی کے مجدد بلاشک وشبہ صداقت پر مبنی ہے۔ جو اپنی اشاعت [illegible] حضرت مفتی اعظم ہند

اس صدی کے مجدد ہیں۔

معین الدین اشرفی خطیب وامام مدرسہ سنی احمدی مسجد نارائن نگر پل ۲
غیبن شاہ درگاہ روڈ گھاٹ کوپر ویسٹ
ممبئی ۸۶۔ ۳۱؍جنوری ۲۰۰۳ء

مولانا جمال صدیقی علیمی نائب امام مسجد ھذا ۳۱؍جنوری ۲۰۰۳ء

حضرت مولانا مفتی محمد رئیس اختر القادری بارہ بنکی
بانی ومہتمم الجامعۃ السنیۃ البنات گلبرگہ شریف (حال مقیم دھاراوی ممبئی) کرناٹک

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

فقیر راقم الحروف نے آج بتاریخ ۲۳؍فروری ۲۰۰۶ء مطابق ۲۴ محرم الحرام حضرت علامہ قاری امانت رسول صاحب قادری رضوی برکاتی نوری خلیفہ حضرت مفتی اعظم ہند سے ممبئی میں ملاقات کی حضرت نے اپنا رسالہ پیش فرمایا جو سرکار مفتی اعظم ہند کے تجدیدی کارناموں کی عکاسی کر رہا ہے آپ کا جواب پڑھ کر یقیناً مسرت ہوئی بلاشبہ سرکار مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ اکابرین نے جو شرائط ایک مجدد کے لئے متعین فرمائی اس کی روشنی میں یہ بات واضح ہے۔ والجواب صحیح

مولانا محمد اعظم نوری
امام مسجد ومدرسہ خواجہ غریب نواز دیلہ بگلہ دھاراوی ممبئی

محمد مسیح اللہ قادری نائب امام مسجد ھذا

مولانا سراج الدین خطیب وامام انصار مدینہ مسجد بھیونڈی ومولانا محمد جابر برکاتی سنی طیبہ جامع مسجد بھیونڈی

خلیفہ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان حضرت قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ نوری پیلی بھیتی نے شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم ہند رحمہ اللہ کے مجددیت پر رسالہ بنام پندرہویں صدی کا مجدد تحریر کیا۔ جسمیں حضور مفتی اعظم ہند کو پندرہویں صدی کا مجدد ثابت فرمایا۔ میں بھی تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک حضور مفتی اعظم ہند اس صدی کے مجدد ہیں۔

فقیر محمد سراج الدین نوری برکاتی امام انصار مدینہ مسجد شانتی نگر بھیونڈی ۲ ۹۸۶۰۴۲۱۲۷

مولانا محمد جابر برکاتی سنی طیبہ جامع مسجد طیبہ نگر شانتی نگر بھیونڈی

الجواب حق وصحیح والمجیب مثاب وصحیح

کبیر احمد قادری الحسانی

خادم مدرسہ عالیہ فیض المصطفیٰ عیدگاہ کھیڑا۔

شہر ردر پور اترانچل، ۱۱ رشوال المکرم ۱۴۲۵ھ

[illegible]

[illegible]

عبید الرضا احقر العباد محمد [illegible]

حضرت الحاج العلامۃ [illegible]

کوٹہ کی سرزمین شرف ملاقات وزیارت ہوئی۔ موصوف کے اپنی تصنیف کردہ کتاب مسمی پندرہویں صدی کا مجدد پیش فرمایا جودراصل ایک استفتاء کا جواب ہے۔

سوال شبیہ غوث اعظم شہزادہ اعلیٰحضرت آقائے نعمت حضور مرشدی مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کے متعلق تھا کہ پندرہویں صدی کا مجدد ہیں یا نہیں۔ حضرت علامہ شاہ قاری صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ نے حدیث وفقہ کی روشنی میں اس کا مدلل ومسکت جواب رقم فرمایا جو حق و عین صواب ہے۔ میں اس سلسلہ میں صرف یہ عرض کرنا چاہونگا کہ برسہا برس سے علمی طبقوں میں اور علماء کے مابین یہ بحث چلتی رہی اور اس ناچیز کی انفرادی طور پر مفتیان کرام وعلماء ذوی الاحتام سے ملاقات ہوئی تمام ہی حضرات اپنی ذاتی علمی رائے سے سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کو مجدد مانتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں۔

حضور سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے احقاق حق والطال باطل وراتباع سنت و تجدید احیاء سنت سے کون منکر ہوسکا سوائے اعداودین وحاسدین کے۔ لہٰذا میں یقین کے ساتھ سرکار سیدی مرشدی حضور مفتی اعظم عالم رضی اللہ عنہ کو مانتا ہوں۔ اور اب اس انفرادی رائے کو سواد اعظم اور مسلک حق واجتماعی حکم سے عوام اہل سنت کو رشناسی وآگاہ کرنے کا جو کار خیر الشاہ الحاج قاری امانت رسول صاحب قبلہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ نے انجام دیا وہ قابل رشک اور باعث برکت ہے۔ مولا تعالیٰ موصوف کے علم وعمرو فضل تصنیف وتالیف میں مزید برکتیں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط۔ ہاشم رضا رضوی نوری

مفتی وشیخ الحدیث دارالعلوم رضویہ کیتھون سے کوٹہ راجستھان

امان اللہ اشرفی گورکھپور عبدالوحید ۵ رجمادی الاول ۱۴۲۵ھ

... صاحب ... ر ... بنارس

حضور سرکار مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ حضرت علامہ قاری امانت رسول صاحب قبلہ رضوی خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند کا جو فتویٰ ہے فقیر سگ بارگاہ مجاہد ملت اسکی تصدیق کرتا ہے۔

فقط۔ غلام مصطفیٰ خان حبیبی القادری

آل انڈیا تبلیغ سیرت محلہ ریوڑی تالاب بنارس

مفتی ... صاحب

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

پاسبان مسلک اعلیٰحضرت محافظ مذہب اہل سنت حضرت علامہ مولانا قاری امانت رسول صاحب قبلہ نوری رضوی قادری نے پندرہویں صدی کا مجدد رسالہ تحریر فرمایا ہے وہ حق ع صواب ہے اس میں شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

سرکار حضور مفتی اعظم واعلم میں وہ ساری خوبیاں موجود ہیں جو ایک مجدد میں ہونی چاہئے۔ احایث پاک اور علماء حق کے بیان کے مطابق سرکار حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ حضرت علامہ قاری امانت رسول صاحب نوری قادری نے وہ عظیم الشان کام انجام دیا ہے۔ جسکا جواب نہیں اور کیوں نہ ہو یہ انہیں کا حق ہے۔ اس لئے انھوں نے سرکار حضور مفتی اعظم کی خلوت دیکھی ہے۔ جلوت دیکھی ہے ظاہر و باطن دیکھا ہے۔ نشست و برخاست دیکھا ہے رزم و بزم دیکھا ہے سفر و حضر دیکھا ہے۔ اس لئے ان سے زیادہ سرکار کی خوبیوں کو کون بیان کرسکتا ہے۔ پروردگار عالم جملہ اولیاء عظام کے طفیل ان کی خدمات قبول

فرمائے اور اس رسالہ کو قبول عام فرمائے۔ آمین۔

فقیر سمیع اللہ خاں نوری قادری رضوا لپوری بلرام پور

خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت الحاج مولانا قاری امانت رسول صاحب نے پندرہویں صدی کا مجدد مفتی اعظم ہند قبلہ کو مرقوم فرمایا ہے حق و صحیح ہے۔

قاری علی احمد قادری نوری مہتمم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ شمس العلوم

مقام میٹھا حسین آباد اترولہ ضلع بلرام پور یوپی

خادم مرکزی دارالافتاء

الجامعۃ الرضا مرکز اسبات الاسلامیہ بریلی شریف

۳۰/ اگست ۲۰۰۲ء

قاضی شہر الہ آباد حضرت علامہ مفتی سید مقبول حسین صاحب حبیبی

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ اجمعین۔

محب مکرم حضرت مولانا الحاج قاری امانت رسول صاحب پیلی بھیتی دامت برکاتہم القدسیہ کا رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد پڑھنے کو ملا۔ اور اس پر علمائے اہل سنت کثرہم اللہ احکامہم کی تصدیقات بھی پڑھیں۔ اس پر مجھ جیسے بے علم کی کیا حقیقت کہ کچھ عرض کر سکے۔ بجز اسکے یہ فقیر بے توقیر حضرات القدیر علماء کے اس اتفاق سے متفق ہے۔

فقط کتبہ الفقیر الاسمٰعیل محمد مقبول حسین حبیبی غفرلہٗ

مفتی وخطیب وامام جامع مسجد شہر الہ آباد

۱۱ر ذی القعدہ ۱۴۲۷ھ

علامہ مولانا اطہر حسن ضیائی

خطیب وامام جامع مسجد روشن باغ بھیونڈی ممبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

مخدوم گرامی حضرت علامہ قاری امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ النوری جو کہ ترجمان امام احمد رضا کی حیثیت سے آج پوری دنیا میں متعارف ہیں۔ اور آپ کا قلم یقیناً ایک بخت قلم ہے۔ آپ کی تحقیق کہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ یقیناً دلائل وبراہین کے اعتبار سے واجب التسلیم ہے اسکی بھرپور تائید کرتا ہوں۔

فقط۔ محمد اطہر حسن ضیائی

استاد دار العلوم پاسبان ملت خطیب وامام جامع مسجد روشن باغ۔ بھیونڈی

۱۴؍رجب المرجب ۱۴۲۱ء

حضرت علامہ خورشید الاسلام اشرفی

مدرس اشاعت الاسلام مہراج گنج

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی النبیہ والہ وصحبہ اجمعین

حضور آقائے نعمت تاجدار اہلسنت مفتی اعظم ہند مجدد مائۃ حاضر علیہ الرحمہ سراج منیر عین الوجود، مرقاۃ الصعود شرح سنن ابوداود کی روایات وتشریحات کے تمام آئینہ دار ہیں۔ اوان کی تجدیدی خدمات پر فقیر کو حق لاثین حاصل ہے۔

خورشید الاسلام اشرفی

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند علامہ قاری امانت رسول قبلہ مدظلہ العالی کے جواب کو حرفاً حرفاً پڑھا۔ جسے حق وانصاف کا آئینہ دار پایا بیشک مفتی اعظم مجدد مائۃ حاضرہ ہیں۔

خورشید الاسلام اشرفی

استاذ دار العلوم اہلسنت اشاعت والسلام

بھرتاول چوک مہراج گنج یوپی

۳۰ رشعبان المعظم ۱۴۲۱ھ

حضرت علامہ مولانا معید احمد رضا صاحب فریدی رضوی

محرره [illegible]

محب گرامی پیکر خلوص ومحبت خلیفہ سرکار صاحب [illegible] رسول دامت برکاتہم العالیہ نے سرکار [illegible] باسمی لاجواب کتاب "چودھویں صدی [illegible] ہے حقایق ودقایق کی روشنی میں لکھا ہے [illegible] ہیں جسکو تقریری نہیں پڑھی جا [illegible]

فقط۔ غلام رضا فقیر محمد احمد رضا فریدی قادری رضوی نوری خلیفہ مفتی اعظم ہند بریلی شریف

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ رضا نگر گولا لکھیمپور کھیری ۱۵ر محرم ۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح احمد یار خان نعیمی مدرس مدرسہ غوثیہ

تنویر العلوم پالا پوسٹ کھجوریا ضلع بلرام پور۔ یوپی

۲۴ر رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

حضرت علامہ محمد اسلم صاحب نوری، چھتیس گڈھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند پیر طریقت حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ نے اس رسالہ میں سرکار مفتی اعظم ہند کے بارے میں جو جواب مرقوم فرمایا ہے بلاشبہ حق وصحیح ہیں بیشک حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

سگ اعلیٰحضرت محمد اسلم نوری امام مسجد لیدری

سادتھہ جگلہ دلہا نگر کوریا چھتیس گڈھ

حضرت مولانا مفتی محمد معین الدین صاحب برکاتی شاہجہانپور

صدر المدرسین دار العلوم حشمت الرضا حشمت نگر پیلی بھیت شریف یوپی

حضرت قبلہ وکعبہ قاری امانت رسول صاحب خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ وخلیفہ سرکار احسن العلماء وعلیہ الرحمہ کی تصنیف لطیف "پندرہویں صدی کا مجدد" وقت کی ایک ضرورت تھی جو پوری ہوئی۔ یعنی حضور مفتی اعظم ہند کا اپنے تجدیدی کارناموں کی وجہ سے اور مجددیت کے تمام شرائط متحقق ہونیکی وجہ سے مجدد ہونا نفس لامری حقیقت ہے مگر علمائے اسلام کا اس حقیقت

پر جمع کرنے کا شرف حضرت قبلہ قاری امانت رسول صاحب کے حصے میں تھا۔ جو موصول ہوا فقیر برکاتی حرفاً حرفاً اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اعمال وافعال سے اس کی تائید بھی مولائے کریم موصوف کے قلم میں زور بیانی عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلاۃ وانور کی التسلیم فقیر برکاتی محمد معین الدین خان البرکاتی شاہجہاں پور۔

صدر المدرسین دار العلوم حشمت الرضا حشمت نگر

پیلی بھیت شریف یوپی۔ ۲۲؍ ربیع الغوث ۱۴۲۴ھ

حضرت مولانا شیر محمد صاحب ادارۂ شرعیہ اترانچل ردر پور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

دنیائے اسلام کی عبقری شخصیت سرکار حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تجدیدکارناموں پر جو عظیم تحقیقات حضرت مولانا الحاج پیر طریقت قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ نے سپرد قلم فرمائی ہیں یقیناً ہر صاحب ایمان کے لئے قابل رشک ہیں۔ اور تمام عالم اسلام کے لئے نا قابل فراموش حقیقت ہیں۔ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ یقیناً پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

شیر محمد قادری

ادارۂ شرعیہ اترانچل ردر پور

مدرسہ فیض المصطفیٰ نئی بستی کھیڑا ردر پور اودھم سنگھ نگر ۰۵۹۴۴۲۴۲۸۴۳

حضرت مولانا اعجاز احمد خانصاحب
صدر دار العلوم رضائے غوث شہڈول دھنپوری ایم پی

محب گرامی پیر خلوص حضرت علامہ الحاج شاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ پیلی بھیتی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند کا جواب حق وصحیح ہے۔ یقیناً منصب مجددیت پر جلوہ فرما ہیں مفتی اعظم ہند بریلوی علیہ الرحمہ واللہ تعالیٰ اعلم

احقر اعجاز احمد خان رضوی

خلیفہ حضور علامہ توصیف رضا خاں صاحب نائب سجادہ خانقاہ رضویہ صدر دار العلوم رضائے غوث دھنپوری شہڈول ایم پی۔

شیخ الحدیث دار العلوم محبوب سبحانی حضرت علامہ مفتی عبد الرحیم صاحب
ودیگر مدرسین وعلماء ومفتیان کرام دار العلوم محبوب سبحانی کرلا ممبئی وغیرہ

نحمدہ نصلی علی حبیبہ لکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

بحمدہ تعالیٰ میرے مرشد برحق سیدی وسندی آقائی ومولائی ہم شبیہ غوث اعظم افقہ الفقہا امام العلماء شہزادہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ عنہ مارہرہ مقدسہ حضور نوری میاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے فرزند وروحانی ابولبرکات محی الدین جیلانی محمد آل الرحمٰن علامہ الحاج الشاہ مفتی اعظم عالم بلاشبہ مرجع العلماء والفقہا والمفتین، والمحدسین رہے تقویٰ وطہارت کے پیکر مجسم اعلم علمائے عالم جس کو دیکھ کر خدا یاد آئے کی دلیل محکم الولد سر الابیہ کے تحت اپنے والد گرامی مرتبت کے سچے جانشین اور مظہر اتم یقیناً مجدد ابن مجدد تھے۔ اس لئے پاسبان مسلک اعلیٰحضرت علامہ الحاج قاری صوفی محمد امانت رسول صاحب قبلہ

قادری برکاتی رضوی نے روز و شب سفر و حضر میں حضرت کے قریب رہ کر اظہر من الشمس دلائل وشواہد واقعات وحقائق برحق ہیں و نظائر مشاہدات و معاملات فی الدین یہ حق ہے

اور برحق ہے اور للہ ہے من اللہ ہے الی اللہ ہے۔ دیگر اجلہ علماء اہل سنت کے ساتھ ساتھ ہم بھی اس کے معترف ہیں۔ اللہ تعالیٰ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم عبدالرحیم عفی عنہ

خادم دارالعلوم محبوب سبحانی امام احمد رضا چوک نیو میل روڈ کرلا ممبئی ۷۰

امجد علی قادری مصباحی

سراج احمد المصباحی

محمد سلیمان مصباحی

سید شاکر سیفی مصباحی خادم الافتاء والتدریس دارالعلوم محبوب سبحانی کرلا ممبئی

محمد صفاء المصطفیٰ امجدی عفی عنہ

ابن علامہ مفتی شاہ المصطفیٰ امجدی ابن صدر الشریعہ حضور علامہ مفتی محمد امجد علی صاحب مصنف بہار شریعت۔ یکم محرم شریف ۱۴۲۴ھ بمطابق ۴/مارچ ۲۰۰۳ء

ذوالفقار علی المصدق محمد حیدر القادری

مدرس دارلعلوم رضائے مصطفیٰ پیری کراس روڈ باندرہ ویسٹ بمبئی ۵۰

محمد زبیر القادری المصباحی عفی عنہ

خادم الافتاء وتدریس دارلعلوم غوثیہ کمپونڈ باندرہ ویسٹ بمبئی ۱۴ محرم ۱۴۲۴ھ

محمد منظر وسیم مصباحی خادم الافتاء

والتحقیق دارالعلوم غوثیہ ضیاء القرآن عبدالغفور خاں اسٹریٹ کرلا ممبئی

محمد نسیم نوری خادم دارالعلوم امام احمد رضا رتنا گیری کوکن

مجدد کے جملہ شرائط سرکار مفتی اعظم ہند میں بدرجۂ اتم موجود ہیں لہٰذا حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں اس کا انکار وہی کرسکتا ہے جو شرائط مجدد سے ناواقف ہو یا بغض وحسد کے گھناؤنے مرض میں مبتلا ہو۔

عبدالحکیم نوری مصباحی

علامہ فضل حق اکیڈمی پرتاول چوک ضلع مہراج گنج یوپی ۱۱ر صفر مظفر ۱۴۲۴ھ

نور محمد نعیم القادری جنرل سکریٹری تنظیم افکار صدر الافضل ممبئ

۱۴ر محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

محمد شفیق نعیمی خادم دارالعلوم رحمانیہ بچپڑوا ضلع بلرام پور ۱۴ر محرم ۱۴۲۴ھ

حضرت علامہ مفتی حفیظ اللہ صاحب

شیخ الحدیث دارالعلوم فضل رحمانیہ بچپڑوا ضلع بلرام پور

لاریب ان المفتی الاعظم علیہ الرحمۃ والرضوان . مجدد الامۃ لقرن الخامس العشر کتبہ

ابولجیلانی حفیظ اللہ النعیمی. من متبعی الامام احمد رضا و خادم الافتاء دارلعلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا ضلع بلرام پور ۱۴/ محرم ۱۴۲۴ھ

شہزادۂ بدر ملت حضرت علامہ مفتی جمال الدین صاحب

مہتمم دارالعلوم غوث اعظم کھیرناواشی نیو ممبئی

خلیفہ مفتی اعظم ہند مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی پیلی بھیتی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے میرے مرشد برحق حضور مفتی اعظم

ہند علیہ الرحمہ قاری صاحب کی بڑی عزت افزائی فرماتے تھے۔ کبھی فرماتے تھے قاری صاحب قصیدہ بردہ شریف سناؤ اور کم سنی ہی میں حضرت نے چودہ سلاسل کی خلافت بھی قاری صاحب کو عطا فرمائی قاری صاحب نے اپنے مرشد برحق کو پندرہویں صدی کا مجدد حدیث کی روشنی میں ثابت کیا اور کثیر علمائے کرام کی تصدیقات بھی حاصل کیں اس سلسلہ میں پہل کرنے والے قاری صاحب ہی ہیں۔ یہ سہرا قاری صاحب کے سر رہا میں بھی تصدیق کرتا ہوں لاریب میرے مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

فقیر جمال الدین رضوی غفرلہ'

فرزند بدر ملت علیہ الرحمہ

دارالعلوم غوث اعظم کھیرنا واشی ممبئی

۲۸ر شعبان معظم ۱۴۲۴ھ

حضرت مولانا محمد رئیس قادری رضوی صاحب

صدر مدرس شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ غریب نواز ممبرا تھانہ ممبئی

۷۸۶/۹۲

خوش قسمتی سے فقیر کو تعلیم و تدریس سلسلہ میں تین سال بریلی شریف میں قیام کا وقعہ نصیب ہوا اس دوران حضور مفتی اعظم ہند نوراللہ مرقدہٗ میں ایک سال رضا مسجد کا امام خطیب بھی رہا حضرت کو تراویح میں قرآن حکیم سنانے کا شرف ملا۔ بلاشبہ میں نے حضرت کی مجددانہ شان دیکھی کہ لاجواب لومۃ لائم احقاق حق فرماتے اور خلاف شریعت کسی بات کو برداشت نہیں فرماتے، برادر طریقت حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول قبلہ کی رائے سے متفق ہوں اور تصدیق کرتا ہوں۔

فقط محمد رئیس قادری رضوی غفرلہٗ

صدر مدرس شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ غریب نواز ممبرا تھانہ ممبئی

مورخہ ۱۵/ر رجب المرجب ۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح:۔

محمد سمیع اللہ شیخ الحدیث جامعہ کنیزان فاطمہ الزہرا

شیخ الحدیث وخادم دارالافتاء دارالعلوم اشرفیہ غریب نواز ممبرا تھانہ ممبئی

مورخہ ۱۵/ر رجب المرجب ۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح:۔

علی حسن خان قادری برکاتی مدرس جامعۃ المومنات ڈونگری ممبئی

مورخہ ۱۵/ر رجب المرجب ۱۴۲۸ھ

حضرت مفتی محمد عمران صاحب مصباحی

مدرس دارالعلوم غوث اعظم بغدادی چوک کوکنی پورہ ناسک سٹی

مجددشرائط خمسہ سے مشروط ہوتا ہے۔اور ایک مجدد کے لئے جتنے شرائط درکار ہیں وہ سب حضور مفتی اعظم عالم کی ذات بابرکات میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ بلاشبہ آپ حدیث مجدد کے کامل مصداق ہیں کیونکہ آپ کے تحقیقی کارناموں میں مجتہدانہ رنگ وآہنگ ،نظری وفکری تجدید کا عکس غایت درجہ موجود ہے۔حضور مفتی اعظم ہند کے احقاق وابطال باطل،احیاء سنت واتباع سنت سے کون منکر ہوسکتا ہے علاوہ اعدائے دین وحاسدین کے۔

مستند کتابوں میں مرقوم علامات مجدد اور اجلہ علماء اہل سنت کے ساتھ ساتھ فقیر بھی اسکا معترف ہے کہ آپ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔اللہ تعالیٰ حقائق کا ادراک اوران کے تسلیم کرنے

کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند نے جو احادیث مبارکہ اور اقوال ائمہ کی روشنی میں آپ کا مجدد ہونا ثابت فرمایا ہے، صحیح اور درست ہے۔

محمد عمران مصباحی

چیرپرسن المصباح ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی بھیونڈی مدرس دار العلوم غوث اعظم

بغدادی چوک کوکنی پورہ ناسک سٹی

۷/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ مطابق ۳/ مئی ۲۰۰۹ء

حضرت مولانا مفتی مشتاق احمد صاحب امجدی

خادم الافتاء والحدیث جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد ناسک شریف متوطن برکھڑیا بازار ناپارہ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیدنا حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ان والد گرامی کے منصب نیابت پر فائز فرما کر ایسی شان عبقریت وانفرادیت اور ملت اسلامیہ کی بے لوث بے مثل خدمات کی توفیق رفیق عطا فرمائی کہ مجدد ابن مجدد کہلانے کے بجا طور پر حقدار ہوئے گو کہ یہ حقیقت کوئی چھپی ڈھکی نہیں تھی لیکن پھر بھی صاحب فیوضِ کثیرہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند وخلیفہ چہار مشائخ حضرت العلام الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ زید مجدہٗ السامی نے اسی موضوع پر ایک کتاب بنام ”مفتی اعظم، پندرہویں صدی کا مجدد“ تحریر فرما کر مزید عالم آشکارا فرمادیا ہے جس پر حضرتِ موصوف دنیا کے اسلام کی جانب سے ہزاروں تہنیات وتبرکات کے مستحق ہیں۔

موصوف نے اِس سچائی کے ارد گرد درجنوں ممالک صاحبانِ زہد وورع علماء ومشائخ کی مبنی بر حقیقت تصدیقات وتائیدات کا آہنی حصار قائم کر دیا ہے جہاں رد وانکار کے بڑے سے بڑے یاجوج ماجوج پر بھی نہیں مار سکتے،

میری غایتِ سعادت کہ اس تائیدی سلسلہ الذہب میں دیگر مشائخ کے ساتھ ساتھ اپنے مرشدِ طریقت حضور مفتیٔ نانپارہ مفتی رجب علی صاحب قبلہ قادری رضوی علیہ الرحمہ کی حمایت میں اس امر کا اعتراف کرتا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں کہ حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلاشبہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ فللہ الحمد علی ذالک

مشاق احمد قادری عزیزی امجدی

خادم الافتاء والحدیث جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد ناسک شریف متوطن برکھڑیا بازار نانپارہ

حضرت مولانا ذاکر علی قادری مصباحی

دار العلوم غوث اعظم بغدادی چوک کوکنی پورہ ناسک سٹی

مقبول بارگاہ مفتیٔ اعظم ہند پیر طریقت حضرت علامہ الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ النورانی نے شہزادۂ مجدد اعظم مرشد برحق خضر شوارع شریعت حضور سیدنا مصطفے رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے ہونے کے تعلق سے جو سعیٔ بلیغ کو ہے قابل صد رشک ہے سرکار مفتیٔ اعظم عالم یقیناً اپنے علم وفضل، تقویٰ وطہارت، زہد وورع کے لحاظ سے ان عبقری شخصیات میں سے ہیں جنھیں مجدد کہنا برحق ہے۔ کیونکہ ہمارے اسلاف کرام نے مجدد کیلئے جو شرطیں ذکر کی ہیں وہ شرائط سیدی سرکار مفتیٔ اعظم ہند میں بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ اور آپکے تجدیدی کارنامے، اس منصب پر فائز کرنے کیلئے شاہد عدل ہیں۔ آپ واقعی اس صدی کے مجدد ہیں۔

ذاکر علی قادری مصباحی

خادم دارالعلوم غوث اعظم بغدادی چوک کونی پورہ ناسک سٹی

۷؍ جمادی الاولی ۱۴۳۰ھ مطابق ۳؍ مئی ۲۰۰۹ء

حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب مصباحی

صدر مدرس جامعہ اہل سنت صادق العلوم ناسک شریف

پیر طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے جو دلائل وشواہد اور تحقیقات پیش فرمایا ہے۔ ان سے یقیناً یہ ثابت ہوتا ہے کہ تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت افقہ العلماء امام الاتقیاء حضور مفتی اعظم عالم ابوالبرکات محی الدین آل الرحمن الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خان علیہ الرحمہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

اللہ رب العزت تمام اہل سنت کو دارین میں حضور مفتی اعظم ہند کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے اور انکے غلاموں میں ہم سب کو جگہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ نبی الکریم

محمد رحمت اللہ مصباحی

صدر مدرس جامعہ اہل سنت صادق العلوم ناسک شریف

الجواب صحیح:۔

محمد محبوب عالم رضوی، نائب پرنسپل جامعہ اہل سنت صادق العلوم ناسک

الجواب صحیح:۔

محمد واثق رضوی، مدرس جامعہ اہل سنت صادق العلوم ناسک مہاراشٹر

۷؍ جمادی الاولی ۱۴۳۰ھ مطابق ۳؍ مئی ۲۰۰۹ء

حضرت مولانا صدیق صادق صاحب نوری بریلوی

خادم وخلیفہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ، چندوسی ضلع مرادآباد

گرامی قدر عالی وقار برادرِ طریقت رہبر شریعت پیر طریقت خلیفہ مجاز حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ نوری رضوی برکاتی دامت برکاتہم النورانی پیلی بھیت شریف، پہلی بار چندوسی فقیر کے غریب خانہ پر جلوہ افروز ہوئے بے حد خوشی حاصل ہوئی دل باغ باغ ہوگیا فقیر نوری نے حضرت قاری صاحب کو بارگاہ حضور سیدی مفتی اعظم ہند میں بہت قریب سے دیکھا ہے سرکار مفتی اعظم ہند آپکو بہت چاہتے تھے آپ نے جو کتاب بنام،، پندرہویں صدی کا مجدد،، تصنیف فرمائی ہے دیکھکر ایمان تازہ ہوگیا بیشک تاجدار اہل سنت پیشوائے امت حضور آقائی مولائی سیدی مرشدی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے تعلق سے آج ہر حق شناس آپکو مجدد تسلیم کرنے پر مجبور ہے آپکے زندگی کے ہر شعبہ سے مجددیت کی جھلک نظر آتی ہے فقیر نوری اس کی تائید وتصدیق کرتا ہے کہ بلاشبہ مرشد برحق حضور مفتی اعظم عالم نور اللہ مرقدہٗ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

الفقیر محمد صدیق صادق نوری بریلوی

خادم وخلیفہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ، چندوسی ضلع مرادآباد

۲۹؍رجب المرجب ۱۴۳۰ھ یوم جمعرات

حضرت علامہ مولانا نیر احمد صاحب قادری رضوی

دار العلوم شاہ اعلیٰ قدرتیہ جاجمؤ، کانپور

۷۸۶/۹۲

جامع السلاسل پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ العالی والنورانی کی ,, پندرہویں صدی کا مجدد'' کا مطالعہ کیا فقیر تصدیق کرتا ہے کہ ولی ابن ولی حضور مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہٗ پندرہویں صدی کے مجدد ہونے میں کوئی شک ہی نہیں۔

سگِ امام احمد رضا فقیر احمد صاحب قادری رضوی

دار العلوم شاہ اعلیٰ قدرتیہ، جاجموٗ، کانپور

حضرت علامہ مولانا محمد صدیق صاحب نوری

ودیگر علماء کرام واساتذہ جامعہ اہل سنت اشاعت الاسلام بڑھنی بازار سدھارتھ نگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرشد برحق، پیکر زہد وورع، آئینہ صدق وصفا، شبیہ غوث اعظم، تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان احیائے دین، ابطال باطل، احقاق حق کے علاوہ ان تمام اوصاف ومحاسن کے جامع تھے جو ایک مجدد میں ہونی چاہیئے اسلئے ہم تمامی علماء واکابرین اہل سنت کے جملہ تصدیقات حرف بہ حرف تائید کرتے ہوئے قابل صد احترام حضرت مولانا قاری امانت

رسول صاحب قبلہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ وسربراہ اعلیٰ الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر پیلی بھیت شریف کی خدمات میں مبارک باد پیش کرتے ہیں جنہوں نے ,, پندرہویں صدی کا مجدد'' تصنیف فرما کر دنیائے سنیت کو ایک عظیم ومستحکم دستاویز عطا کر کے ذہن وفکر کے وہم کا سد باب کر دیا، کہ ,, پندرہویں صدی کا مجدد کون؟

مولانا محمد صدیق نوری

الجواب صحیح:۔ مولانا بلال احمد قادری

وائس پرنسپل: جامعہ اہل سنت اشاعت الاسلام بڑھنی بازار سدھارتھ نگر (یوپی)

الجواب صحیح:۔ مولانا آفتاب احمد خان مصباحی (استاد جامعہ ھٰذا)

الجواب صحیح:۔ مولانا ارمان علی قادری (استاد جامعہ ھٰذا)

الجواب صحیح:۔ مولانا محمد شفیق اللہ نظامی

استاد جامعہ اہل سنت اشاعت الاسلام بڑھنی بازار سدھارتھ نگر (یوپی)

۱۴ر فروری ۲۰۰۸ء

حضرت علامہ مولانا عبداللہ عارف صاحب صدیقی

ایڈیٹر اسلامی آواز و پرنسپل دار العلوم اہل سنت ضیاء العلوم ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور مفتی اعظم ہند بلا شبہ اس دور کے وہ عظیم پایۂ ناز شخصیت ہیں جن سے سنیت میں عظیم نکھار پیدا ہوا ہے آپکی ذات تمام محاسن وصفات کی حامل ہے جو یقیناً مجدد وقت ہیں اور میں تائید کرتا ہوں کہ حضور مفتی اعظم ہند اس دور کے مجدد ہیں۔

فقط عبداللہ عارف صدیقی

ایڈیٹر اسلامی آواز و پرنسپل دار العلوم اہل سنت ضیاء العلوم ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

۱۴ر فروری ۲۰۰۸ء

حضرت علامہ مولانا سید افروز احمد صاحب

خادم تدریس مدرسہ نوریہ کھمبیلا بازار سدھارتھ نگر (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرکار حضور مفتی اعظم ہند احادیث وفرائض اور اصول وضوابط کے اعتبار سے بلاشبہ حضور مفتی

اعظم ہند پندرہویں صدی کے بلاشبہ مجدد ہیں۔

سید افروز احمد

خادم تدریس مدرسہ نوریہ ٹھیلا بازار سدھارتھ نگر (یوپی)

۱۴؍فروری ۲۰۰۸ء

حضرت علامہ مولانا حضور احمد صاحب منظری

رئیس المدرسین دارالعلوم غوث الوریٰ وخطیب وامام جامع مسجد شاہجہاں پور (یوپی)

۹۲/۸۶ے

پیکر خلوص ومحبت حضرت الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب رضوی زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج اقدس؟

حامل رقعہ جناب ارشاد احمد صاحب کے بدست آپکی کتاب ،،پندرہویں صدی کا مجدد،، موصول ہو کر فردوسِ نظر بنی۔اس کرم فرمائی کا بہت بہت شکریہ! مرشد برحق شہزادۂ اعلیحضرت علامہ الحاج الشاہ مصطفےٰ رضا خاں عرف مفتی اعظم ہند نوراللہ مرقدہ کے پندرہویں صدی کے مجدد ہونے کے ثبوت میں آپ نے جو حقائق وشواہد جمع کئے ہیں۔ان کی روشنی میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان یقیناً پندرہویں صدی کے مجدد تھے۔ اہلسنت وجماعت کے ممتاز مفتیان کرام اور علمائے کرام کے تائیدی اقوال کے ساتھ میں بھی آپکی رائے سے صدفی صد اتفاق کرتا ہوں اور تسلیم کرتا ہوں کہ آپنے جو کچھ اس سلسلے میں تحریر فرمایا ہے وہ حق وصواب پرمبنی ہے۔ جزاک اللہ

فی الدارین خیراً

فقط والسلام مع الاکرام طالب الدعاء

حضور احمد منظری قادری غفرلہٗ

۲۶/فروری ۲۰۰۹ء

حضرت علامہ مولانا مفتی حبیب رضا خاں صاحب قبلہ

کانکرٹولہ بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر نے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی خدمات دینی کو اپنی آنکھوں عرصہ دراز تک دیکھا اور بڑے بڑے علماء کو ان کے علم وتقویٰ اور دینی خدمات کا معترف پایا اس کتاب ,, پندرہویں صدی کا مجدد" کے مطالعہ سے پتہ چلا کہ سینکڑوں علماء مشائخ نے خلیفہ، حضور مفتی اعظم ہند مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب زید مجدہٗ سربراہِ اعلیٰ الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام پیلی بھیت کے خیال کی تائید کی ہے یہ فقیر بھی اس معاملہ میں قاری صاحب کی تائید کرتا ہے اور حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفےٰ رضا خاں علیہ الرحمہ کو پندرہویں صدی کا مجدد مانتا ہوں۔

حبیب رضا رضوی بریلوی غفرلہٗ

کانکرٹولہ بریلی شریف

اوائل رجب ۱۴۳۰ھ

یادگارِ سلف حضرت علامہ مفتی اشفاق حسین صاحب

صدر مدرس دارالعلوم اسحاقیہ جودھپور (راجستھان)

حامداو مصلیاو مسلما امابعد

خلیفۂ حضور مفتی اعظم ھند مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب نے ,,پندرہویں صدی کا مجدد ،، کتاب لکھی میں تصدیق کرتا ہوں بلاشبہ وشک حضرت سیدی ومولائی ومرشدی حضرت علامہ مولانا مصطفےٰ رضا خاں صاحب مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز پندرہویں صدی کے مجدد تھے اور ہیں آپ کی دینی خدمات اطہر من الشمس وابین من الامس ہیں۔

والسلام

محمد اشفاق حسین نعیمی غفرلہٗ

صدر مدرس دارالعلوم اسحاقیہ جودھپور

۱۹ / ربیع النور ۱۴۳۰ھ

حضرت علامہ مولانا محمد نصیر صاحب قادری

باسنی، ضلع ناگور، (راجستھان)

باسمہ تعالیٰ

حضرت شیخ طریقت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قادری برکاتی رضوی سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام پیلی بھیت اسلام علیکم وبرکاتہٗ بعد سلام سنت ورحمت خیریت، مفتی راجستھان مفتی محمد اشفاق حسین صاحب نعیمی کی تصدیق برکتاب ,,پندرہویں صدی کا مجدد،، خدمت اقدس میں ارسال ہے

۔اور ساتھ ہی حضرت مفتی ولی محمد صاحب کا تبصرہ بر کتاب ,,فضیلتِ مدینہ'' بھی ارسال ہے ۔فقیر کے لئے ایک کتاب مذکور، ارسال فرمادیں مشکور رہوں گا۔حضور والا نے باسنی تشریف آوری کی زحمت فرمائی اور فقیر کے گھر قیام فرمایا ہم سب اہل خانہ مشکور وممنون ہیں۔ بریلی شریف عرس رضوی میں ملاقات کرکے خوشی ہوئی ۔یقیناً آپ سے ملکر دل مسرور ہوتا ہے۔آپ جیسے حضرات ہی مسلک اعلیٰحضرت کے سچے ناشر ہیں، مفتی ولی محمد صاحب آپ کے تعلق سے فرماتے ہیں کہ (آپ تو)''فنافی الشیخ ہیں۔فقیر کو خصوصی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

اور خاتمہ بالخیر کیلئے دعا کریں۔حضرت مفتی ولی محمد صاحب اور خادم زادہ مصطفےٰ رضا اسلاعلیکم کہتے ہیں حاجی سلیمان رضوی مولانا خالد رضا بھی سلام عرض کرتے ہیں۔

طالبِ دعا

محمد نصیر احمد رضوی قادری

جامع مسجد باسنی ناگور راجستھان

۲۶ ربیع النور شریف ۱۴۳۰ھ

حضرت مولانا قاری اللہ قادری منوری

ہمت گنج الہ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداو مصلیاو مسلما

حامی سنت ماحی بدعت عامل شریعت شیخ شہزادۂ اعلیٰ حضرت مجدد ابن مجدد دین وملت حضرت مفتیٔ اعظم ہند قدس سرہٗ کی شخصیت پر یہ کتاب بنام ,,پندرہویں صدی کا مجدد'' محب گرامی

حضرت مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند کی انتھک محنت اور کوششوں کا ثمرہ ہے موصوف کی خدمت قابل ستائش ہے۔

اس فقیر سراپا تقصیر کو بھی موصوف نے ایک عدد کتاب دی اور اسکی تصدیق کیلئے تحریری کلمات لکھنے کو فرمایا فقیر نے کتاب کا مطالعہ کیا حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے مجدد ہونے پر علماء اہل سنت کا اجماع پایا الحمد للہ علماء اہلسنت کی کثیر تصدیقات آپکے مجدد ہونے پر ڈالی ہیں حضرت مفتی اعظم ہند کی تجدیدی خدمات یقیناً بے حد و بے شمار ہیں اسلئے آپکی شخصیت پر کچھ لکھنا اور کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ علماء اہلسنت اور قاری صاحب کی تصدیقات و تحقیقات کی میں تائید کرتا ہوں۔

واللہ اعلم بالصواب العبد الفقیر سید محمد فیضان قادری منوری ۲۲/صفر ۱۴۲۹ھ

حضرت علامہ مفتی مجیب اشرف صاحب

بانی الجامعۃ الرضویہ دار العلوم امجدیہ ناگپور، راجستھان

۷۸۶/۹۲

حدیث شریف میں آیا ہے ,,ان اللہ یبعث علیٰ رأس کل مأۃ (الحدیث) اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مجدد مبعوث من اللہ اور محض انتخاب الٰہی ہوتا ہے، تاہم ائمہ اعلام اور علماء عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنی اپنی کتابوں مجدد کی پہچان کے لئے کچھ ضروری باتیں ارشاد فرمائی ہیں، اسی تناظر میں ہر دور کے ارباب نظر اور اہل علم کو مجدد کے مقام و منصب کا اذعان اس کے تجدیدی کارناموں سے ہوتا ہے۔ مجدد اپنے مقام و منصب کے لئے کسی تصدیق کا محتاج نہیں ہوتا، اور نہ ہی عدم تصدیق سے اس کا دامن تجدید داغدار ہوتا ہے، وہ مجدد ہے تو ہے۔ برادر طریقت حضرت والا مرتبت مولانا قاری امانت رسول صاحب رضوی پیلی بھیتی

بخلیفہ حضور سیدی و مرشدی و مولائی سرکار مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب ،، پندرہویں صدی کا مجدد'' کی زیارت کا موقع چند لمحوں کے لئے پہلی بار ملا، بعجلت چند مقامات کو پڑھا اور علمائے اہلسنت کثرھم اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی تصدیقات کی ایک طویل فہرست بھی نظر سے گزری۔ ماشاءاللہ حضرت قاری صاحب موصوف نے کتاب کی تیاری میں جس محنت اور عرق ریزی سے کام لیا ہے رو قابل تحسین ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا، دعا ہے کہ اب کریم اپنے حبیب پاک رؤف ورحیم کے طفیل موصوف کی محنت وکاوش کو بارآور فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیہ والتسلیم،

فقط نیازمند محمد مجیب اشرف غفرلہٗ

بانی الجامعہ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور، راجستھان

مورخہ ۱۳ر صفر المظفر ۱۴۲۹ھ روز پنجشنبہ

حضرت علامہ مولانا اشفاق احمد صاحب

خادم الرضا دارالقرأت امت نگر، ناگپور، راجستھان

بسمہ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

مدتوں سے یہ سوال دل ودماغ کو جھنجوڑتا رہا کہ آخر پندرہویں صدی کا مجدد کون؟ الحمدللہ قاری صاحب کی یہ کتاب میرے اور میرے جیسے ان تمام لوگوں کے سوال کا جواب اور ہمارے دلوں کا چین اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے وہیں ان لوگوں کے لئے محبت ہے جن کے دلوں میں مجدد بننے اور اپنے آپکو مجدد منوانے کے ارمان کروٹیں لے رہے ہیں اور وہ اپنے اس خواب کے عملی جامہ پہنانے کے لئے انتھک کوشش کررہے ہیں۔

(لیکن) ایں سعادت بزور بازو نیست ۔۔ تا نبخشد خدائے بخشندہ

کتاب پڑھنے کے بعد محسوس ہو رہا ہے کہ اس کتاب کو بہت پہلے ہی منظر عام آجانا چاہئے تھا کہ مجدد بناؤ ابھیان چلانے والوں کو اتنی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ آج کے اس افراتفری کے دور میں جہاں ہندو پاک میں جمن خیران کے دل میں یہ شوق مچل رہا ہے اور اپنے مخصوص حلقوں میں اثر رکھنے والے لوگوں کے تعلق سے وقتاً فوقتاً یہ سننے میں آتا ہے فلاں صاحب مجدد ہیں فلاں صاحب مجدد ہیں جسکو بھی میڈیا کے ذریعہ تھوڑی بہت شہرت مل جاتی ہے وہ منصب مجددیت سے نیچے رہنا پسند نہیں کرتا ہے۔ سرکار مفتی اعظم ہند کا یہ بندۂ بیدام قاری صاحب کی بارگاہ میں اس عظیم خدمت پر مبارکباد پیش کرتا ہے قاری صاحب یقیناً آپکا یہ کارنامہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ فقط والسلام

اشفاق احمد خادم الرضا دار القرأت انت نگر، ناگپور، راجستھان

۱۵ر صفر المظفر ۱۴۲۹ھ

حضرت مولانا مون رضا صاحب حشمتی بر کھیڑا

خادم جامعہ اہل سنت رضاء العلوم، قصبہ، برکھیڑا کلاں ضلع، پیلی بھیت شریف (یوپی)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد

انتہائی مسرت ہوئی خلیفہ حضور مفتیٔ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولانا الحاج قاری امانت رسول صاحب پیلی بھیتی نے سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ,, پندرھویں صدی ہجری کا مجدد ہونے سے متعلق کتاب ,, پندرھوں صدی کا مجدد ،، لکھی جس میں حضور مفتیٔ اعظم ہند کو پندرھویں صدی کا مجدد ثابت کیا سبحان اللہ ماشاء اللہ اس میں کوئی شک نہیں حضور مفتی اعظم ہند کی خدمت دین واعلا کلمۃ الحق نیز اپنے دور میں تجدیدی کارنامے اظہر من الشمس ہیں

لاریب حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی ہجری کے مجدد ابن مجدد ہیں۔

راقم السطور

محمد مامون رضا حشمتی

خادم جامعہ اہل سنت رضاء العلوم، قصبہ، برکھیڑا کلاں ضلع، پیلی بھیت شریف (یوپی)

۱۵ر محرم الحرام ۱۴۲۹ھ بروز جمعۃ المبارکہ

حضرت علامہ مولانا اظہار اشرف صاحب اشرفی

ناظم اعلیٰ مدرسہ حامدیہ اشرفیہ سنبھل مراد آباد

حامداو مصلیا

اکابر علماء اہلسنت کی تصدیقات کے مطابق مجدد کا لفظ اس عظیم عالم اہلسنت پر صادق آتا ہے جن میں اسکی شرطیں پائی جائیں شہزادۂ اعلیٰ حضرت ابوالبرکات محمد آل الرحمٰن محی الدین جیلانی شیخ مصطفےٰ رضا خاں قادری برکاتی رضوی کی علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ اور خدمت دین پر ہم نظر ڈالیں تو ولادت باسعادت سے لیکر وفات حسرت آیات تک آپکی زندگی کے لمحات حدیث شریف ،ان اللہ یبعث" الخ اور شروح وتوضیحات کے مصداق نظر آتے ہیں اور مجدد کی ساری علامتیں اور شرطیں واضح طور پر آپکی ذات بابرکات میں پائی جاتی ہیں لہٰذا فقیر اپنے اعتقاد جازم کے ساتھ آپکے مجدد مائۃ حاضرہ ہونے کے اور اور پندرہویں صدی کا مجدد تسلیم کرتا ہے اور تائید کرتا ہے مولیٰ تعالیٰ میرے کرم فرما خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا الحاج قاری امانت رسول صاحب قبلہ کو اجر جزیل عمر طویل عطا فرمائے اور مزید خدمت دین کی توفیق دے (آمین)

(طالب دعاء)

فقیر محمد اظہار اشرف اشرفی، شہزادۂ حضور خطیب الہند حضرت مولانا الحاج

مفتی حبیب اشرف صاحب رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان سنبھلی

ناظم اعلیٰ مدرسہ حامدیہ اشرفیہ سنبھل مرادآباد

۲۶ رمحرم الحرام ۱۴۲۹ھ بروز منگل

حضرت مولانا شفیع صاحب اختری برکھیڑا

خادم مدرسہ اہلسنت جامعۃ البرکات قصبہ برکھیڑا کلاں ضلع پیلی بھیت شریف (یوپی)

الحمد للہ باسمائہ و صفاتہ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ والہ واصحابہ اجمعین۔امابعد

شیخ طریقت عامل شریعت حضرت الحاج مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند کی تالیف کردہ کتاب ,, پندرہویں صدی کا مجدد'' ناچیز نے دیکھی جس میں سرکار مفتی اعظم ہند کو پندرہویں صدی کا مجدد دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے بے شک آپ نے وہ خدمت دین کی ہے جو ایک مجدد کے افعال واقوال سے ظاہر ہوتے ہیں سبحان اللہ آپ پندرہویں صدی کے مجدد ابن مجدد ہیں۔

احقر العباد محمد شفیع قادری اختری غفرلہٗ

خادم مدرسہ اہلسنت جامعۃ البرکات قصبہ برکھیڑا کلاں ضلع پیلی بھیت شریف (یوپی)

۱۵ رمحرم الحرام ۱۴۲۹ھ بروز ہفتہ

حضرت علامہ مولانا مشتاق احمد صاحب رضوی

مدرس دارالعلوم غریب نواز، مرزا غالب روڈ، الہ آباد

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم

بلاشبہ آقائی ومرشدی سرکار حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں، میں بھی دل کی گہرائی سے تصدیق کرتا ہوں کہ آقائی ومرشدی سرکار مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں مجدد ہونے کے جو شرائط آقائی ومولائی ومرشدی سرکار مفتی اعظم ہند میں بدرجۂ اتم موجود ہیں مجدد کے شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ جس صدی کا جو مجدد ہو اس صدی کا کچھ حصہ پالے، اور آقائی ومرشدی سرکار مفتی اعظم ہند نے بفضلہٖ تعالیٰ پندرہویں صدی کا بھی کچھ حصہ پالیا ہے۔

قابل صد مبارکباد ہیں خلیفۂ سرکار حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا الحاج قاری امانت رسول صاحب قبلہ کہ انھوں نے ,,پندرہویں صدی کا مجدد'' لکھ کر بڑا کام انجام دیا اور ہندو پاک اور دیگر ممالک کے علمائے کرام کی اس پر تصدیقات بھی حاصل کیں، جو پیشِ نظر کتاب میں موجود ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ قاری صاحب قبلہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقیر مشتاق احمد رضوی

مدرس دارالعلوم غریب نواز، مرزا غالب روڈ، الہ آباد

۱۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

حضرت علامہ مولانا فضل رسول صاحب

مدرس دار العلوم غریب نواز، مرزا غالب روڈ، الہ آباد

۹۲/۸۶ ∠

پروردگار عالم جل مجدہ کا یہ کرم بے پایاں ہے کہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت خیر کی اصلاح، رشد وہدایت، سر ابھارتے فتنوں کی سرکوبی اور اور تجدیدی کارنامے انجام دینے کے لئے عبقری شخصیتوں اور مجددین کرام کو اس خاکدان گیتی پر جلوہ افروز کرتا جنھوں نے امت محمدیہ علیٰ صاحبہا علیہ الصلوۃ والسلام کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا اور در آئی گمراہی بدعقیدگی کا قلع قمع کیا۔ مجددین کرام کا ایک طویل سلسلہ ہے ماضی قریب کی دو شخصیت سیدنا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی اور سیدنا حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفےٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی علمی جلالت علوم وفنون پر کامل بسترمیں' بندگان خدا کی رشدو

ہدایت اور تجدیدی کارناموں پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو دنیائے تجدید کے آفتاب وماہتاب نظر آتے ہیں۔ چودھویں صدی کے مجدد اعظم اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی بحر ناپیدا کنار سے دنیا ہمیشہ فیضیاب ہوتی رہے گی اور آپکا روحانی فیض ابر نیساں بن کر ہمیشہ برستا رہے گا۔

پندرہویں صدی کے مجدد شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت، قطب زماں سیدنا مفتیِ اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے احیائے سنّت، نت نئے فتنوں کی بیخ کنی اور تجدیدی کارنامے اسقدر چمکتے موتیوں ہوئے کی طرح بکھرے ہوئے پڑے ہیں کہ زبان بے ساختہ مجدد وقت کہنے پر مجبور ہے حضور مرشدی مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ افقہ الفقہاء ہیں مجدد

مآ ۃ حاضرہ ہیں۔ وقت کی دو عظیم شخصیت کے ذریعہ میں اپنی بات کو مدلل کرنا چاہوں گا۔ شہزادۂ سمناں سیدی محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقع پر فرمایا۔

ھذا حکم العالم المطاع وما علینا الا الا تباع۔ اور سرکار مجاہد ملت علامہ الحاج الشاہ حبیب الرحمٰن نور اللہ مرقدہٗ ارشاد فرماتے ہیں" سرکار مفتی اعظم ہند تو اس زمانے کے سب سے بڑے عالم ظاہر و باطن ہیں شہنشاہ اولیاء امام العلماء ہیں فقیر ان کا کفش برادر ہے یہ سنہ چودہ صدی چل رہی ہے ان میں مجدد ہونے کے سب شرائط موجود ہیں بس ایک شرط باقی رہ گئی ہے وہ یہ کہ جس صدی کا جو مجدد ہو اس صدی کا بھی کچھ حصہ پالے۔ الحمد للہ سرکار مفتی اعظم ہند نے پندرہویں صدی کا کامل ایک سال تیرہ دن پایا۔ مجھے بے پناہ خوشی و مسرت حاصل ہو رہی ہے کہ محترم و مکرم شیخ طریقت حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ زید مجدہ العالی نے اس سمت میں قدم اٹھایا اور علماء کبار و مشائخ عظام کی تصدیقات حاصل کیں اور کتاب شکل دیکر ہم غلامانِ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے فردوس نظر کا سامان بہم فرمایا پروردگار عالم جل مجدہ حضرت قاری صاحب قبلہ کے اس بے نظیر کارنامے کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

فضل رسول غفرلہٗ

مدرس دار العلوم غریب نواز، مرزا غالب روڈ، الہ آباد

۱۱ر جمادی الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۷ر مئی ۲۰۰۸ء

حضرت مولانا صغیر احمد صاحب بھرائچ شریف

استاد جامعہ غازیہ فیض العلوم بخشی پورہ درگاہ روڈ بہرائچ شریف (یوپی)

۹۲/ ۶/ ۸

صاحب تصانیف کثیرہ خلیفۂ حضور مفتی اعظم عالم حضرت علامہ الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ قادری برکاتی نے جو رسالہ بنام ,,پندرہویں صدی کا مجدد،، تحریر فرمایا ہے۔ اور اس میں مجدد مأۃ ماضیہ کے خلف رشید مرشد برحق حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کو پندرہویں صدی کا مجدد ثابت کیا ہے۔ میں اس سے بالکلیہ متفق ہوں۔

فقط سگِ بارگاہ غازی

ابوالعرفان صغیر احمد بہرائچی

الجواب صحیح:۔

مولانا محمد ابراہیم عزیزی

استاد جامعہ غازیہ فیض العلوم بخشی پورہ درگاہ روڈ بہرائچ شریف

(یوپی)

حضرت مولانا محمد زاھد رضا صاحب رضوی

ناظم اعلیٰ مرکز اہل سنت مدرسہ جامعہ الحسنات، قاضی شہر ردر پور (اتراکھنڈ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فخر القراء صوفی باصفا پیر طریقت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب، پیلی بھیتی نے پندرہویں صدی کا مجدد شائع کر کے نہ صرف اس دور کی ضرورت کو پورا کیا ہے بلکہ ایسی قد آور شخصیت کے حضور خراج عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل

کی ہے جو زبدۃ الاصفیا بھی ہے اور اہل سنت کا مقتدا بھی جو رمز آشنائے حقیقت بھی ہے اور واقف اسرار شریعت بھی، نامور محدث، مخلصِ عالمِ دین مفتی اعظم، زہد و تقویٰ کے خوگر، خودداری و یکسوی آپکی شان، تواضع وانکساری میں مثال ذہانت وفطانت میں عالی مقام مختلف علوم وفنون سے گہری وابستگی شفقت وخرد نوازی میں ممتاز فائق جسے دنیائے اسلام تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت عارف برحق مرشد کامل علامہ الحاج الشاہ آل الرحمٰن ابوالبرکات محمد مصطفےٰ رضا خاں حضور مفتی اعظم ہند کے نام سے جانتی اور مانتی ہے۔

مفتی اعظم ہند ایک ذات کا نہیں ایک جماعت کا نام ہے، مفتی اعظم ہند عالم کا نہیں علم کا نام ہے، مفتی اعظم ہند متقی کا نہیں تقوے کا نام ہے، مفتی اعظم ہند فردِ واحد کا نہیں تقدیس رسالت کی ایک مکمل تحریک کا نام ہے، مفتی اعظم ہند مردِ مومن کے زندہ ضمیر کا نام ہے، مفتی اعظم ہند عشقِ رسول میں ڈوب کر دھڑ کنے والے دل کا نام ہے، مفتی اعظم ہند بلاشبہ پندرہویں صدی کے مجدد کا نام ہے، اس لئے اب نہ تو حوادثاتِ زمانہ کا جھونکا ان کا نام مٹا سکتا ہے اور نہ ہی سنگِ وحشت کی ٹھوکر ان کا کچھ بگاڑ سکتی ہے۔ میں حضرت قبلہ مولانا قاری امانت رسول صاحب کی تحریر اور شاندار تحریک کی سو فیصد تائید کرتا ہوں۔

فقط والسلام، خادم العلماء: مولانا زاہد رضا رضوی

ناظم اعلیٰ مرکز اہل سنت مدرسہ جامعہ الحسنات، قاضی شہر رد رپور (اتراکھنڈ)

حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب کشمیری ممبئ

(خطیب وامام ہانڈی والی مسجد ممبئ)

۷۸۶/۹۲

میرے علم میں حضور مفتی ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے دور میں نہ کوئی ان کا ثانی تھا نہ آج تک کوئی ان کا ثانی پیدا ہوا ہے تجدید دین میں جو آپ نے خدمتیں انجام دی ہیں وہ اور علماء سے بالاتر ہیں خصوصاً جب حکمرانوں نے نسل کشی کے فتوے حاصل کرنا شروع کئے

اس پر اس وقت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے جو ہندوستان کی حکومت کا مقابلہ کیا اس کا کوئی جواب نہیں، شریعت کے خلاف کوئی کام برداشت نہیں کرتے تھے یہ ایک مجدد ہی کرسکتا ہے، یقیناوہ پندرہویں صدی کے مجدد وقت ہیں،

اللہ تعالیٰ ہم تمام سنی مسلمانوں کو ان کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب زید مجدہ کا رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد دیکھا میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں۔

فقط والسلام

اعجاز احمد قادری

(خطیب وامام ہانڈی والی مسجد، سیفی جبلی اسٹریٹ ممبئی)

۷؍ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

حضرت مولانا شمیم احمد صاحب ساؤتھ افریقہ

خطیب وامام سینٹرل مسجد لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

جامداو مصلیا ومسلما

ایک ایسے وقت میں جبکہ دین کے مختلف گوشوں میں کئی حضرات مجدد رواں صدی بننے کا اشتیاق ظاہر فرمارہے ہیں۔ بلاشبہ خلیفۂ سرکار حضور مفتی اعظم ہند ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ کی یہ مبارک کوششیں قابل تحسین وافتخار ہیں۔

تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم واعلم کے مجدد رواں صدی ہونے کے سلسلے میں قاری صاحب قبلہ نے جدوجہد نہ فرمائی ہوتی تو یقیناً کئی نام نہاد مجدد بن کر دنیا کے اہل سنت کو دھوکہ دے رہے ہوتے۔ اپنے مرشد برحق، رہبر شریعت، قاطع شرک وبدعت، نبیرۂ اعلیٰحضرت قاضی

القضاۃ حضور تاج الشریعہ کی تصدیق پر امنا وصدقنا کہتے ہوئے یہ بندۂ ناچیز بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ ماہتاب رشد وہدایت، آفتاب ولایت، نور چشم اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خاں نوری علیہ الرحمۃ والرضوان لاریب ویقیناً، پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

محمد شمیم قادری

خطیب وامام سینٹرل مسجد لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

۵ر جولائی ۲۰۰۸ء

حضرت مولانا اظہار احمد صاحب ساؤتھ افریقہ

استاد شعبۂ حفظ وقرأت دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

۸۶/۹۲ ے

پیر طریقت مرشد برحق خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند وخلیفۂ حضور احسن العلماء وخلیفۂ حضور مجاہد ملت وخلیفۂ قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین صاحب مدنی قطب مدینہ نے مفتی ابن مفتی مجدد ابن مجدد مظہر سرکار اعلیٰ حضرت شبیہ غوث اعظم سرکار آقائی ومولائی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی مجددیت پر ایک کتاب بنام ,,پندرہویں صدی کا مجدد" تصنیف فرمائی جسمیں بہت سارے اکابرین واسلاف کی تصدیقات وتائیدات حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے پندرہویں صدی کے مجدد ہونے پر شاہد وعدل ہیں خدا حقیر وفقیر بھی تصدیق کرتا ہے کہ آپ لاریب پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

اظہار احمد قادری

استاد شعبۂ حفظ وقرأت دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

۷ جولائی ۲۰۰۸ء

حضرت علامہ مولانا محمد بشیر خان قادری رضوی
24 Lahore road,Ladysmith,3370,Kwa-ZuluNatal
ساؤتھ افریقہ

indeed The illustious

Personality,Mujaddid-e-Deen'o' Millat Huzoor

Mufti-e- Azam Hind Maulana Mustafa Raza Alaihir

rahmh is acknowledged as the 15th Century

Revivalist,

A Humble servant of islam

Slave of My Dada Peer Huzoor Mufti-e- Azam

Hind Co-editor Al-moeen Magazine Teacher of

Darul Uloom Qadria Ghareeb Nawaaz

Muhammed Bashir khan Qadri Razavi Moeeni

24 Lahore road,Ladysmith,3370,Kwa-ZuluNatal

South Africa

/04 August,2008/02 Shabaan 1429 A,H

حضرت علامہ مولانا فتح احمد صاحب مصباحی بستوی
ساؤتھ افریقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین امابعد

حضرت مولانا قاری امانت رسول قادری پیلی بھیتی مدظلہ العالی مایۂ ناز تصنیف تاریخی شاہکار حق وصداقت کا مینار'' پندرہویں صدی کا مجدد'' مطبوعہ انڈیا ۲۰۰۷ء کا سرسری مطالعہ ونظارہ کیا جس میں برادر طریقت وشریعت نے میرے مرشد برحق حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منصب تجدید کے حوالہ سے دنیا بھر کے تقریباً تین سو علماء مشائخ، رہبران شریعت و پیران طریقت، اور ارباب علم ودانش تحقیقات ونگارشات، اقوال وتصدیقات، مستجاب دعاؤں، اور مقبول دعاؤں کی روشنی میں ۱۳۱۰ھ تا ۱۴۲۸ھ یعنی ایک سو اٹھارہ سال کی تاریخی روایاتِ مبشرات سے یہ ثابت وظاہر کیا ہے کہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، فائز قطبیت، مظہر غوثیت، پاسبانِ حنفیت، وارثِ علوم نبوت، نائب شاہِ رسالت، مقبولِ بارگاہِ صمدیت، عالم ابن عالم، مفتی ابن مفتی، ولی ابن ولی، مجدد ابن مجدد، ابوالبرکات آل الرحمٰن محی الدین جیلانی محمد مصطفےٰ رضا خاں بریلوی حنفی قادری برکاتی رضوی تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظمِ عالم اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقیناً الولدسر لابیہ کے مصداق اور'' پندرہویں صدی ہجری کے مجدد ہیں۔

میں بھی اس قول حق اور زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھتے ہوئے اس کی تائید وتوثیق امنا وصدقنا کے ذریعہ کرتے ہوئے سعادت وراحت محسوس کرتا ہوں۔۔فقط

فتح احمد بستوی مصباحی

ساؤتھ افریقہ

۳؍شعبان ۱۴۲۹ھ مطابق ۵؍اگست ۲۰۰۸ء

حضرت علامہ مولانا سید محمد ندیم ظفر صاحب افریقہ

استاد دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

۹۲/۷۸۶

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ پیلی بھیتی زید مجدہ السامی کا رسالہ ,,پندرہویں صدی کا مجدد'' دیکھنے کا اتفاق ہوا جس میں بہت سارے اکابرین اہل سنت اور مقتدائے قوم وملت کی تصدیقات دیکھنے میں آئیں ناچیز اپنے اکابرین اور اسلاف کی اتباع کرتے ہوئے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی مجددیت کی تائید و تصدیق کرتا ہے کہ بلاشبہ آپ پندرہویں صدی کے مجدد برحق ہیں۔

سیّد محمد ندیم ظفر

استاد دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

۵/جولائی ۲۰۰۸ء

حضرت مولانا محمد عمران پٹیل صاحب افریقہ

استاد دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

۹۲/۷۸۶

نحمده ونصلی ونسلم علىٰ رسوله الكريم

امانت اہل ہند و پاک ہیں اس بات کے شاہد ÷ بدل دیتے تھے منٹوں میں حکومت مفتی اعظم

زینت وجدہ و بزم قضا ملتا نہیں ÷ لال یکتائے شاہ احمد رضا ملتا نہیں

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت خلیفہ حضور مفتی اعظم واعلم حضرت مولانا قاری امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی کتاب ,,پندرہویں صدی کا مجدد'' نظر نواز ہوئی۔ کتاب ھذا میں مقتدر علماء

ومشائخ دین کی تصدیقات وآراء یہی ہے کہ غوث الوقت امام الھدیٰ والتقیٰ مجدد ابن مجدد حضور مفتی اعظم واعلم پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ لہٰذا فقیر کو بھی آقائی وملجائی حضور مفتی اعظم واعلم بحیثیت مجدد قبول وتسلیم ہیں۔

عبدہ المذنب محمد عمران پٹیل عفی عنہ

استاد دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ (ساؤتھ افریقہ)

۳؍شعبان ۱۴۲۹ھ مطابق ۴؍اگست ۲۰۰۸ء

حضرت مولانا سیّد عمران حسین صاحب افریقہ

استاد دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ (ساؤتھ افریقہ)

۷۸۶/۹۲

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الكريم صلى الله عليه وسلم

"پندرہویں صدی کا مجدد" رسالہ اس پر شاہد ہے کہ دنیائے اسلام وسنیت کی متعدد عظیم وعبقری شخصیات جن میں سے بعض اساطینِ اسلام بھی ہیں حضور سیدنا سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کے مجدد مأۃ حاضرہ ہونے کو بسر وچشم تسلیم کرتے ہیں۔ خصوصاً حضور تاج الشریعہ جیسے حق گو وخدا ترس نیز حضور امین ملت جیسے جیسے مخلص خادم اسلام وسنیت کے اعتراف وتصدیق فرمادینے کے بعد اب عامۂ علماء ودیگر عوام اہل سنت کو اس حقیقت کے قبول کرنے کے سلسلے میں کسی بھی پس وپیش میں پڑے رہنے کی قطعی حاجت نہیں، لیکن پھر بھی اگر کسی کو واقعی اس سلسلہ میں تحقیق وتفتیش کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو خلیفۂ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ العالی کا ترتیب کردہ رسالہ مطالعہ فرمالیں۔

بہر کیف قادری فقیر یہ تصدیق وتسلیم کرتا ہے کہ حضور شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیدنا سرکار مفتی اعظم

ہند مجدد مأة حاضرہ ہیں، نیز جن علمائے اہل سنت ابھی تک تصدیق نہیں فرمائی ہے ان سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ سے سچی وابستگی وعقیدت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے اپنی تصدیقات روانہ فرمائیں کہ یہ کارِ خیر ہے، "والخیر لا یؤخر" نیز یہ التماس بھی ہے کہ حضرت علامہ قاری امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی ان مساعی جمیلہ کو نہ صرف یہ کہ سراہا جائے بلکہ حتی المقدور ان کا تعاون بھی کیا جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت قاری امانت رسول صاحب خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند کی ان کاوشوں کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمیں حضور مفتی اعظم ہند کا سچا پیروکار بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

سید عمران حسین قادری

استاد دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ (ساؤتھ افریقہ)

۳؍شعبان ۱۴۲۹ھ مطابق ۴؍اگست ۲۰۰۸ء

حضرت علامہ مفتی محمد یونس رضا صاحب امجدی

نزیل دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد

خلیفۂ حضور سرکار مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ کی کتاب "پندرہویں صدی کا مجدد" نظر نواز ہوئی۔ علمائے کرام خصوصاً مرشدِ برحق کی تصدیق میں نے دیکھی، میں قلب کی گہرائیوں کے ساتھ شیخ الاسلام والمسلمین، شبیہ غوث اعظم حضور مفتی اعظم

ہندالشاہ مصطفٰے رضا خاں صاحب قبلہ قدس سرہٗ العزیز کے ،،پندرہویں صدی کے مجدد'' ہونے کی تصدیق کرتا ہوں ۔ اور اپنے پیرو مرشد قاضی القضاۃ الشاہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری کی تصدیق کی تائید کرتا ہوں۔ اپنے علمی، فکری، معاشرتی، تحقیقی، اور تجدیدی کارناموں کے سبب انکی مجددیت نصف نہار کی طرح روشن واضح ہے۔ مولائے کریم انکے فیوض روحانی سے اہل سنت کو شادکام رکھے۔ آمین

محمد یونس رضا قادری امجدی

نزیل دار العلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، (ساؤتھ افریقہ)

۳ر شعبان ۱۴۲۹ھ مطابق ۴ر اگست ۲۰۰۸ء

حضرت مولانا محمد انقلاب صاحب اشرفی نانپارہ

متولی وسجادہ نشین آستانہ سید امیر علی مدنی، اشرفی نانپارہ ضلع بہرائچ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ بعد حمد ونعت کے

واضح ہو کہ ،،پندرہویں صدی کا مجدد'' نامی کتاب نظر نواز ہوئی از ابتدا تا آخر خوب عمدہ بہت آرام سے مطالعہ کیا معتبر ومعتمد علمائے کرام وسجادگان حضرات کا اقرار وتسلیم کا مضمون دیکھکر از خوشی ہوئی جو بیان سے باہر ہے حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیدار وخدمت کا موقعہ خوشا مقدر مجھ فقیر کو بھی ملا لاریب حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ پندرہویں صدی کے مجدد ہی نہیں بلکہ مجدد اعظم ہند ہیں ۔ اللہ تعالیٰ خلیفہٗ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا صوفی قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ کو عمرِ دراز عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین۔

کہ محترم موصوف نے تحقیق وتصدیق کرنے میں وہ عظیم کام دیا ہے جسے کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

فقط

محمد انقلاب صاحب اشرفی

متولی وسجادہ نشین آستانہ سید امیر علی مدنی، اشرفی نانپارہ ضلع بہرائچ شریف

۶/رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

حضرت مولانا محمد تحسین رضا عزیزی صاحب

خادم رضویہ اشاعت العلوم کچھا اتراکھنڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم

نمونۂ سلف سرچشمۂ رشد وہدایت مبلغ ناشر مسلک اعلیٰ حضرت عاشق آل الرحمٰن خلیفۂ ابوالبرکات مصطفےٰ رضا خاں حضرت علامہ قاری امانت رسول صاحب قبلہ متعنا اللہ بطول حیاتہ، کا تحریر کردہ رسالہ ،،پندرہویں صدی کا مجدد،، موصول ہوا فقیر عزیزی نے رسالہ موصوفہ کا منظر عمیق مطالعہ کیا دلائل براہین سے مزین پایا یقیناً خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب زید مجدہ کا یہ اقدام قابل ستائش اور لائق تحسین ہے،، بلا شبہ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ السامی کی ذات اقدس مجدد کے تمام شرائط بہرہ ور تھی آپ اپنے عہد مقدس میں مرجع العلماء والفقہا تھے جمیع علوم وفنون کے لاینحل مسائل پر کامل دسترس رکھتے تھے گدائے حافظ ملت ومفتی اعظم ہند بھی بلا کسی تردد کے اس بات کی تائید وتصدیق کرتا ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ پندرہویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول

صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

محمد تحسین رضا عزیزی

خادم رضویہ اشاعت العلوم کچھا اتراکھنڈ

۲۴ر جمادی الاولی ۱۴۲۹ھ

حضرت مولانا حبیب احمد صاحب خطیبی مصباحی

مدرسہ عربیہ رضویہ اشاعت العلوم، کچھا، اودھم سنگھ نگر (اتراکھنڈ)

لک الحمد یا اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

عزیز القدر مولوی محمد اسلام الدین متعلم مدرسہ رضویہ اشاعت العلوم کے توسل سے ایک کتاب بنام ,,پندرہویں صدی کا مجدد،، نظر سے گزری اول تا آخر پڑھا دل باغ باغ ہوگیا کتاب کو حضور مفتی اعظم ہند کے پندرہویں صدی کے مجدد ہونے پر دلائلِ قاہرہ براہین باہرہ سے مزین کیا گیا ہے اور اس پر ہندو بیرون ہند کے مشائخ عظام وعلماء ذوی الاحترام کی تصدیقات وتحریرات حاصل کر کے مستند ومعتبر بنا دیا گیا ہے، زیر مطالعہ کتاب المحترم المکرم مقبول بارگاہ مرشد الاکرم عامل سنّت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت نور دیدۂ تاجدار اہل سنّت صوفی باصفا ثنا خوان مصطفٰے قاریٔ قصیدۂ بردہ محبوب المشائخ والعلماء بلبلِ باغِ نوری ورضا سراپا عاشق وصحبت یافتۂ مصطفٰے رضا تلمیذ خطیب ملت خلیفۂ مفتی اعظم دین وملت حضرت قبلہ قاری مقری محمد امانت رسول صاحب قادری برکاتی نوری رضوی پیلی بھیتی بانی وسربراہ الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام لازالت شمس فیضکم وکرمکم کی رشحات قلم کا شہکار اور انہیں کی کدوکاوش اور محنتوں کا نتیجہ ہے اس عظیم کاوش جملہ اہل سنن کی طرف قاری صاحب موصوف مبارکباد کے مستحق ہیں۔

فجزاکم اللہ خیرا مجزاء ما دام السائل والمسؤل قاری صاحب

موصوف اور جملہ مشائخ اہل سنت وعلماء ملت کی اطاعت واتباع کرتے ہوئے فقیر نوری بھی تصدیق کرتا ہے

کہ اسلام کا بطل جلیل استقامت کا جبل عظیم دین نبوی کا امین سرکار دو جہاں کا سچا نائب تاجدار اہل سنت آبروئے فقاہت تصدیق حق میں صدیق اکبر کا پرتو باطل کی تفریق میں فاروق اعظم کا مظہر رحم وکرم میں عثمان ذوالنورین کی تصویر باطل شکنی میں حیدری شمشیر امام اعظم کی فکر امام رازی کی حکمت امام غزالی کا تصور مولٰینا رومی کا سوز وگداز سراپا فتویٰ وتقویٰ علم وفضل میں شہرۂ آفاق معقولات میں بحر ذخار منقولات میں دریائے ناپیدا کنار فقہ وروایات میں امیر المومنین سلطنتِ قرآن وحدیث کا مسلم الثبوت وزیر المجتہدین اعدائے رسول کے لئے شعلہ، جوالہ عاشقان حبیب کیلئے شبنمی پھوار اعلم العلماء عند العلماء افقہ الفقہاء عند الفقہاء قطب عالم علی لسان الاولیاء مرجع العلماء فانی اللہ باقی باللہ وارث علوم انبیاء عاشق کامل رسول اللہ شبیہ غوث الوریٰ مولانا الشاہ الحاج محمد ابوالبرکات محی الدین جیلانی مصطفےٰ رضا قادری برکاتی بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان مجددیت کے شرائط اور واضح علامات کی بنیاد پر یقیناً پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔

فقط

حبیب القادری نوری طیبی مصباحی

استاد مدرسہ عربیہ رضویہ اشاعت العلوم، کچھا، اودھم سنگھ نگر (اتراکھنڈ)

۲۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۹ر مئی ۲۰۰۸ء

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب دمکھودا

۷۸۶

تاج اهل السنة وقار الملة، رفیع الدرجة عظیم المرتبة وارث خیر الوری نائب، شبیه الغوث الاعظم، المفتی اعظم العالم، العلامة محمد مصطفیٰ رضا خان علیه الرحمة والرضوان فی دهره، عمل وخدم ما فعل اسلافه الکرام فی احیاء الملة والدین، ونشر سنة نبیه صلی الله علیه وسلم، ولم تزل ذاته مرجع الخلائق ومنبع الفیوض والبرکات، فهذا الحقیر قائل ایضا انه کان مجدا بهذه الاوصاف الجلیلة والصفات الجمیلة فی القرن الخامس عشر، وسعی خلیفته مولنا واولنا صاحب السادة القاری عظیم البرکه محمد امانت رسول المفخم مؤسس الجامعة الرضویة مدینة الاسلام بهدایت نغر فی المدیریة فیلی بیت الشریفة هو احسن با قتضاء هذا الحین، تقبله الله عزوجل وجزاه خیر الجزاء بطفیل حبیبه صلی الله علیه وسلم، آمین یارب العلمین بجاه سید المرسلین، محمد قاسم رضا الثقافی البریلوی خادم الطلبة بالجامعة الرضویه مظهر العلوم کرسهائے کنج بالمدیرة قنوج، من اترابه ویش، بالهند،

۴/ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ یوم الجمة المبارکة

ساحر البیان **حضرت علامہ مفتی عبد الرحیم** خاں صاحب قادری

صدر دار العلوم غوثیہ اشرفیہ ہیرامن کا پوروہ خطیب و امام محمدی مسجد طلاق محل کانپور

(خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ)

رہبرِ عالم نورِ مجسم معلمِ کائنات روحی فداہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

ان اللہ تعالیٰ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مأۃ سنۃ من یجددلھا دینھا (ابوداؤد شریف)

ترجمہ۔ بیشک پروردگار عالم اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں کسی ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو دین کی تجدید فرماتا رہے گا۔ حدیث پاک کی صراحت سے صاف ظاہر ہے کہ خدائے قدیر اپنے بندوں میں سے کسی شخص کو رہبر کامل بنا کر مبعوث فرماتا رہے گا جو دین کی تجدید فرما کر اسے تروتازہ روشن وتابناک بناتے رہیں گے اور وقت و زمانہ کے تقاضوں کے مطابق سعی پیہم کر کے سنت و بدعت، ہدایت و ضلالت کے درمیان خط امتیاز قائم کر کے بدعت و ضلالت کے آہنی قلعوں کو مسمار کر دیں گے نیز اپنی تجدیدی صلاحیتوں کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹتی ہوئی سنتوں کو زندہ و پائندہ فرماتے رہیں گے ضلالت وگمراہی کو مٹا کر ہدایت و رہبری کی ایسی مثال قائم فرمادیں گے کہ صبح قیامت تک دنیا انھیں عقیدت واحترام کے ساتھ یاد کرتی رہے گی وہ اپنے پاکیزہ کردار و عمل اور تحریر و تقریر کے زیر اثر دین کی بھولی بسری باتوں کو یاد دلا کر اللہ و رسول کا اطاعت گزار، سنت و شریعت کا پابند اور دین متین کا وفا شعار بناتے رہیں گے۔ اسی مقدس گروہ میں سے سیدی و مرشدی سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی ایک باوقار ذات گرامی ہے جنکی علمی وجاہت، فقہی بصیرت کا آج بھی

پوری دنیا میں ڈنکا بج رہا ہے آپکے عہد مبارک کے علمائے ربانیین وفقہائے کاملین وقت کے جب کسی بھی پیچیدہ واہم ترین دینی مسائل پر گفتگو فرماتے تو اپنی تمام تر تحقیقات پر سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیق کو فوقیت کا درجہ دیا کرتے تھے اور حضرت ہی کے ارشاد مبارک پر سب کا اتفاق ہوا کرتا تھا گویا کہ آپکے ارشاد مبارک کو حرف آخر سمجھا جاتا تھا۔ طوالت کے خوف سے مضمون کو سمیٹ رہا ہوں ورنہ بہت سی نظیریں پیش کی جاسکتی ہیں جو اہل علم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

شرائط مجددیت۔ عاقل وبالغ ہونے کے ساتھ ساتھ شرائط مجددیت میں سے یہ بھی ہے کہ جس صدی میں اسکی ولادت ہوئی ہو اسی صدی میں اسکے علم وفضل، تفقہ فی الدین، زہد وتقویٰ، عبادت وریاضت، خدمت دین وشریعت کی شہرت ہر چہار طرف عام ہوگئی ہو اور وہ اپنے زمانے کا مشارٌ الیہ یعنی علماء وفقہاء کا مرجع بن چکا ہو نیز آنے والی صدی یعنی جس صدی کا وہ مجدد ہے اسکا بھی کچھ حصہ ملا ہو۔

مجدد کے منصب جلیل پر فائز ہونے کے لئے جس قدر شرعی ودستوری شرائط درکار ہیں سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں اس لئے یقیناً یقیناً آپ پندرہویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔

گزشتہ کئی سال پہلے کی بات ہے کہ برادر طریقت محترم گرامی حضرت الحاج مولانا قاری امانت رسول صاحب قادری رضوی برکاتی پیلی بھیتی خلیفہ حضور احسن العلماء وخلیفہ حضور مفتی اعظم ہند کے پاس استفتاء کی شکل میں ایک سوال آیا تھا جس میں سائل نے سوال کیا تھا کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں کہ نہیں۔

حضرت قاری صاحب موصوف نے دلائل وبراہین کی روشنی میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ

جواب دیتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ بلاشبہ سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پندرہویں صدی کے مجدد اعظم ہیں اور، بنام پندرہویں صدی کا مجدد، رسالہ تحریر فرمایا یہ ایک ایسی زندہ حقیقت ہے کہ ہندوستان اور دیگر ممالک کے کئی سوذمہ دار علماء وفقہاء کرام بھرپور طریقہ سے اس رسالہ کی تصدیق وتائید فرما کر اپنی دلی مسرت کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ رسالہ میرے پیش نظر ہے۔ نومبر ۲۰۰۷ء کے عرس قاسمی برکاتی مارہرہ مطہرہ میں مخدومی سیدی حضور امین ملت سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مدظلہ العالی نے ،رسالہ پندرہویں صدی کا مجدد، کا اپنے مبارک ہاتھوں سے اجرا فرمایا فقیر بھی اسکی مکمل تصدیق وتائید کرتا ہے۔

حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب پیلی بھیتی لائق صد مبارک باد ہیں کہ انھوں نے بلا جھجک اظہار حق فرماتے ہوئے وقت کے ایک اہم قضیہ کو حل فرما کر امت مسلمہ کو یقین و اطمنان کی منزل تک پہنچا دیا ہے۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ موصوف کو دنیاؤ آخرت میں اسکا بہترین اجر وصلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکپائے مفتی اعظم ہند

عبد الرحیم قادری

خطیب وامام محمدی مسجد طلاق محل کانپور

صدر دار العلوم غوثیہ اشرفیہ ہیرامن کا پوروہ

خطیب وامام محمدی مسجد طلاق محل کانپور

۲۹، شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ مطابق یکم ستمبر ۲۰۰۸ء

پیر طریقت حضرت الحاج شاہ اچھے میاں صاحب

سجادہ نشین خانقاہ شیریہ مجددیہ لائن پار محلہ شاہجی نگر بہیڑی

فقیر اچھے میاں قادری شیری نے ،حضرت قاری قاری محمد امانت رسول صاحب خلیفۂ اجل حضور مفتی اعظم عالم علیہ الرحمۃ والرضوان کی مبارک تصنیف ,,پندرہویں صدی کا مجدد،، دیکھی طبیعت باغ باغ ہوئی میں تصدیق کرتا ہوں واقعی حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفےٰ رضا خاں قادری علیہ الرحمہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔اور دعا گو ہوں کہ مولا تعالیٰ حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول کی اس محنت کو قبول فرمائے قاری صاحب کے والد ماجد حاجی محمد ہدایت رسول صاحب تو ولی صفت تھے بڑی خوبیوں کے حامل تھے ہمارے ابا میاں حضور سے انکے بڑے گہرے تعلقات تھے۔آمین

اچھے میاں قادری شیری مجددی

سجادہ نشین خانقاہ شیریہ مجددیہ لائن پار محلہ شاہجی نگر بہیڑی

۱۸/اپریل ۲۰۰۹ء

حضرت مولانا شکیل احمد صاحب نوری بھیلواڑہ

خادم دارالعلوم سلطان الہند ورضا بھیلواڑہ ،راجستھان

عزیز القدر الحافظ سمیر احمد رضوی امانتی حفظہ اللہ نے خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند عزیز القراء حضرت الحاج قاری مقری محمد امانت رسول صاحب قادری برکاتی نوری حفظہ اللہ کی تالیف کردہ ,,پندرہویں صدی کا مجدد،، مطالعہ کیلئے عطا فرمائی بعد مطالعہ احقر نوری عفی عنہ اس نتیجہ پر پہونچا کہ واقعی قطب عالم امام الفقہا سیدی حضور مفتی اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری برکاتی نوری علیہ الرحمہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں اور

علامات مجدد کے کامل مصداق ہیں اور جو شرائطِ مجدد ہیں وہ سب کے سب بدرجۂ اتم پائے جاتے ہیں جیسا کہ اہل علم حضرات پر مخفی ہیں اور علمائے کبار کی تصدیقات وتائیدات اس بات پر دال ہیں کہ آپ مجدد ابن مجدد ہیں چنانچہ سلطان المناظرین فخر العارفین حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے مدینۂ طیبہ میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی مجددیت کے متعلق فرمایا سرکار مفتی اعظم ہند تو اس زمانے کے سب سے بڑے عالم ظاہر و باطن شہنشاہ اولیاء امام العلماء ہیں فقیر ان کا کفش برادر ہے یہ سنہ ۱۴۰۰ھ چل رہی ہے ان میں مجدد ہونے کے شرائط موجود ہیں بس ایک شرط باقی رہ گئی وہ یہ ہے کہ جس صدی کا مجدد ہو اس صدی کا کچھ حصہ پالے اگر انہوں نے پندرہویں صدی کے ایک دو دن بھی پالئے تو بلا شبہ وہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں ۱۴۰۲ھ شب ۱۴ ارمحرم الحرام میں حضور مفتی اعظم ہند نے وصال فرمایا پندرہویں صدی کے ایک دو دن نہیں بلکہ ایک سال تیرہ دن پائے لہٰذا حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے بقول بلا شبہ حضور مفتی اعظم ہند پندرہویں صدی کے مجدد ہیں (کتاب مذکور کا صفحہ ۴۵) دیگر تصدیقات وتائیدات تو الگ ہیں بطور ثبوت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی مجدد پر عالم ربانی حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی بھی ایک تائید احقر کی نظر میں کافی ہے۔ عزیز القراء حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول قبلہ رضوی حفظہ اللہ بہت ہی لائق مبارک باد ہیں کہ موصوف دام ظلہ العالی نے امام الفقہاء علیہ الرحمہ کے مجدد ہونے کے ثبوت میں دلائل کا انبار لگا کر ثابت فرمایا ہے کہ آپ پندرہویں صدی کا مجدد ہیں احقر نوری عفی عنہ پورے طور پر متفق ہے کہ آپ مجدد ابن مجدد ہیں۔

احقر شکیل احمد قادری نوری

خادم دار العلوم سلطان الہند و رضا بھیلواڑہ، راجستھان

۲۱ ر صفر المظفر ۱۴۳۰ھ

شہزادۂ امام النحو حضرت علامہ سید غلام سبحانی

صاحب میرٹھ خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند ابن امام النحو حضرت سید غلام جیلانی میرٹھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ

مورخہ ۲۱ر صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بروز منگل دارالعلوم سلطان الہند و رضا میں حاضر ہوا حضرت مولانا قاری مقری شکیل احمد صاحب نوری صدر المدرسین کے پاس پندرہویں صدی کا مجدد کتاب رکھی دیکھی میں نے اسکا مطالعہ کیا ماشاء اللہ حضرت مؤلف خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب قبلہ دام ظلہ العالی نے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی مجددیت کے ثبوت میں بڑی کاوش اور عرق ریزی کے ساتھ مشائخ عظام وعلمائے کبار کے اقوال اور تصدیقات کو جمع فرما کر آپ کے مجدد ہونے کو ثابت کیا ہے بلاشبہ آپ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں میں آپ کی پورے طور پر تائید کرتا ہوں۔

فقط

والسلام

فقیر سید غلام سبحانی

خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند ابن امام النحو حضرت سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ

۲۱ر صفر المظفر ۱۴۳۰ھ

حکیم اہل سنت حضرت حکیم سید محمد احمد صاحب

بانی و مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ وصابری جامع مسجد غوث نگر، سہارنپور

محترم حضرت مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی برکاتی خلیفہ ومجاز حضور مفتی اعظم ہند، کی مساعی جمیلہ شیریں ثمر ،،پندرہویں صدی کا مجدد‘‘ نظر نواز ہوا حضرت موصوف کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں حضرت موصوف نے اپنی اس موقر تصنیف میں ہندوستان، پاکستان، نیپال، مصر، افریقہ، دوبئی، جدّہ، مدینہ منورہ، عرب اور برطانیہ وغیرہ کے علمائے کرام ومشائخ عظام کی تصدیقات کے ساتھ مثبت دلائل و براہین سے یہ ثابت کیا ہے کہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ، حضرت علامہ شاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب مفتی اعظم ہند وپاک، پندرہویں صدی کے مجدد دین وملت ہیں ۔ لاریب حضور مفتی اعظم ہند میں وہ تمام شرائط، خصائل اور خصائص بدرجۂ اتم موجود ہیں جن کی بنا پر آپ کو پندرہویں صدی کے مجدد قرار دینا درست ہے ۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔

رب العزت اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں ملت اسلامیہ کو ان کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور حضرت موصوف کو اس کاوش کا صلہ دونوں جہاں کی سعادتوں اور نوازشوں کی شکل میں عطا فرمائے ۔ آمین ثم۔

والسلام

الحاج حکیم سید محمد احمد قادری خلیلی

بانی و مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ وصابری جامع مسجد غوث نگر، سہارنپور

۱۱؍اپریل ۲۰۰۹ء

حضرت علامہ مفتی محمد ایوب صاحب نعیمی

صدر مدرس دار العلوم جامعہ نعیمیہ مراد آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم

ملّت بیضاء کے بیاض کو جب بدعقیدگی بدعملی غبار آلود کرنے لگے تو اللہ عزوجل بندوں میں سے اپنے بعض محبوب بندہ کو مبعوث فرماتا ہے جو اس غبار کو دور کر کے بیاض کو نکھارے اور امت مسلمہ پر پیش آنے والے نئے نئے مسائل کا حل بتائے یہی شانِ مجدد ہے جسکا ذکر جمیل حضور رحمۃ للعٰلمین علیہ وعلی الہ الصلوۃ والتسلیم نے حدیث پاک میں فرمایا۔ بلاشبہ یہ شان آقائے نعمت مرشد برحق سیدی ومرشدی حضور مفتی اعظم ہند مصطفےٰ رضا خانصاحب قدس سرہ الاکرم میں موجود تھی جنکے تجدیدی کارنامے میں نے اور دنیاء کے اہلِ سنت نے بارہا دیکھے کہ اظہار حق میں کسی خطرے کو قریب نہ آنے دیا اور ہمیشہ بندگانِ خدا کو صحیح راہ کی رہنمائی فرمائی۔ یقیناً آپ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں۔ یہی میرا حسن عقیدہ ہے۔ میں اپنے برادر گرامی الحاج الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب مدظلہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کہ اس حقیقت کو اجاگر کرنے میں پہل فرمایا۔ مولیٰ تعالیٰ انکو بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے۔ اور تمام اہل سنت کو توفیق دے کہ اپنے اسلاف کی عظمت واقعہ کو دنیا کے سامنے پیش کرتے رہیں۔ یہی طریقہ آقائے نعمت حضرت صدر الافاضل فخر الاماثل علیہ الرحمۃ والرضوان کا تھا اسی میں رب کی رضا اور اہل ملت کے ساتھ وفا ہے۔

اقامنا اللہ سبحانہ تحت رضاۂ دائما آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر محمد ایوب نعیمی غفرلہ

جامعہ نعیمیہ مراد آباد یوپی ۳؍محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب قادری
حضرت مولانا نسیم احمد صاحب مصباحی بھیڑی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فقیر سید محمد میاں کی ملاقات حضرت پیر طریقت علاہ قاری محمد امانت رسول صاحب قادری برکاتی رضوی خلیفۂ سرکار حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ وخلیفۂ حضور احسن العلماء وخلیفہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ سے ہوئی، سرکار حضور مفتی اعظم ہند حضرت قاری صاحب قبلہ سے بے حد محبت فرماتے تھے اکثر نمازیں آپکی اقتدا میں ادا فرماتے تھے، سیدف سرکار حضور مفتی اعظم ہند کی فقاہت اور تقویٰ کا غیروں نے بھی اعتراف کیا ہے، میں نے حضرت بہت قریب سے زیارت کی بلاشبہ وہ اپنے وقت کے نائب غوث اعظم تھے، میرے والد گرامی محسن ملت حضرت علامہ سید مبشر علی میاں علیہ الرحمہ کو حضور مفتی اعظم ہند سے بیعت وخلافت حاصل ہے، اور میرے والد گرامی محسن ملت علیہ الرحمہ کے قاری صاحب قبلہ سے بڑے گہرے مراسم تھے اور بے پناہ محبت فرماتے تھے، ہر مصدقہ تحریرات کی رو سے ہر بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند اس صدی کے مجدد ہیں، قاری صاحب قبلہ کی تصنیف پندرہویں صدی کا مجدد میرے سامنے ہے پڑھ کر دل کی کلیاں کھل گئیں، کتاب کو جگہ جگہ سے دیکھا کتاب دلائل براہین سے پر ہے میں بھی اس کی تصدیق وتائید کرتا ہوں کہ بلا شبہ سرکار حضور مفتی اعظم ہند علیہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں، حضرت قاری صاحب قبلہ قابل مبارکباد ہیں کہ انھوں نے پندرہویں صدی کا مجدد تصنیف خذا پر آٹھ ملکوں کے تقریباً دوسو علماء مشائخ کی تصدیقات بھی حاصل فرمائیں، جو میرے پیش نظر ہیں، مولیٰ تعالیٰ جزائے

خیر عطا فرمائے اور عمر میں برکت عطا فرمائے،

فقیر قادری سید محمد میاں

سجادہ نشین خانقاہ محسن ملت محلہ شیخو پور بہیڑی ضلع بریلی شریف

الجواب صحیح ، مولانا نسیم احمد مصباحی بہیڑی

الجواب صحیح ، سید آل نبی نوری موضع پنڈ یرا بریلی شریف

الجواب صحیح ، سید محمد عاصم میاں ولد سید محمد میاں صاحب

نائب سجادہ نشین خانقاہ محسن ملت محلہ شیخو پور بہیڑی ضلع بریلی شریف ۱۸/اپریل ۲۰۰۹ء

حضرت مولانا مفتی غلام مصطفیٰ صاحب مصباحی

استاد دار العلوم حامدیہ اشرفیہ جامع مسجد روڈ سنبھل مرادآباد

باسمہ تعالیٰ

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام من لانبی بعده وعلى آله الطيبين الذين اوفوا عهده واصحابه المعظمين الذين اكملو اوعده اما بعد فان علماء الاسلام قالوا تحت حديث رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم "ان الله تعالىٰ يبعث لهذه الامة على راس كل ماة سنةمن يجدد لها دينها" ان للمجدد علامات عديدة منها ان يكون فضل وشهرة فى اخير قرن واول قرن آخر ان يكون له صيت بين العلماء الاعلام فى احياء الدين والسنة وازالة الضلالة والبدعة وحل المسائل الدينية وان يكون مرجع العلماء حل الوقعات والنوازل والحوادث بعض عليها با انواجذ

فمن تصريحات العلماء والفضلاء يتضح ان فريد العصر وحيد الدهر حضرة الشيخ العلام آل الرحمن ابا البركات محى الدين الجيلانى محمد مصطفىٰ رضاخان الحنفى القادرى النورى البركاتى المعروف با لمفتى الاعظم با لهند مجدد للقرن الخامس عشر فا انه وجدت فيه العلامات اللتى لا بد منها فى مجدد فانه ولد فى اخير القرن الرابع عشر ۱۳۱۰ھ وتوفى فى اول القرن الخامس عشر ۱۴۰۲ھ و كانت له شهرة عظيمة وفضيلة كبيرة وشوكة عالية ورفعه رفيعة على جميع علماء العصر وجاهدلا حياء الدين المتين ونكاية المفسدين فى جميع حياته المباركة جهادا كبيرا ومأثره العلمية واعماله الدينية متناثرة فى السجلات التاريخة وتصنيفاته الكثيرةفانا اسعد حضرة القارى امانت رسول زاداسنه فضله بشرف القبول واهنئذبهذاالامرالعظيم والخطيب الجسيم تهننة كثيرة ومن الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين والحمد لله رب الغلمين،

غلام مصطفىٰ المصباحى

خادم الافتاء والتدريس لدادارالعلوم الحامديه الاشرفية جامع مسجدروڈ سنبهل مرادآباد

۲۰/محرم الحرام ۱۴۲۹ھ